ربیع الاول شریف کے پُرنور موسم میں عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے لیے ایک عظیم تحفہ

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

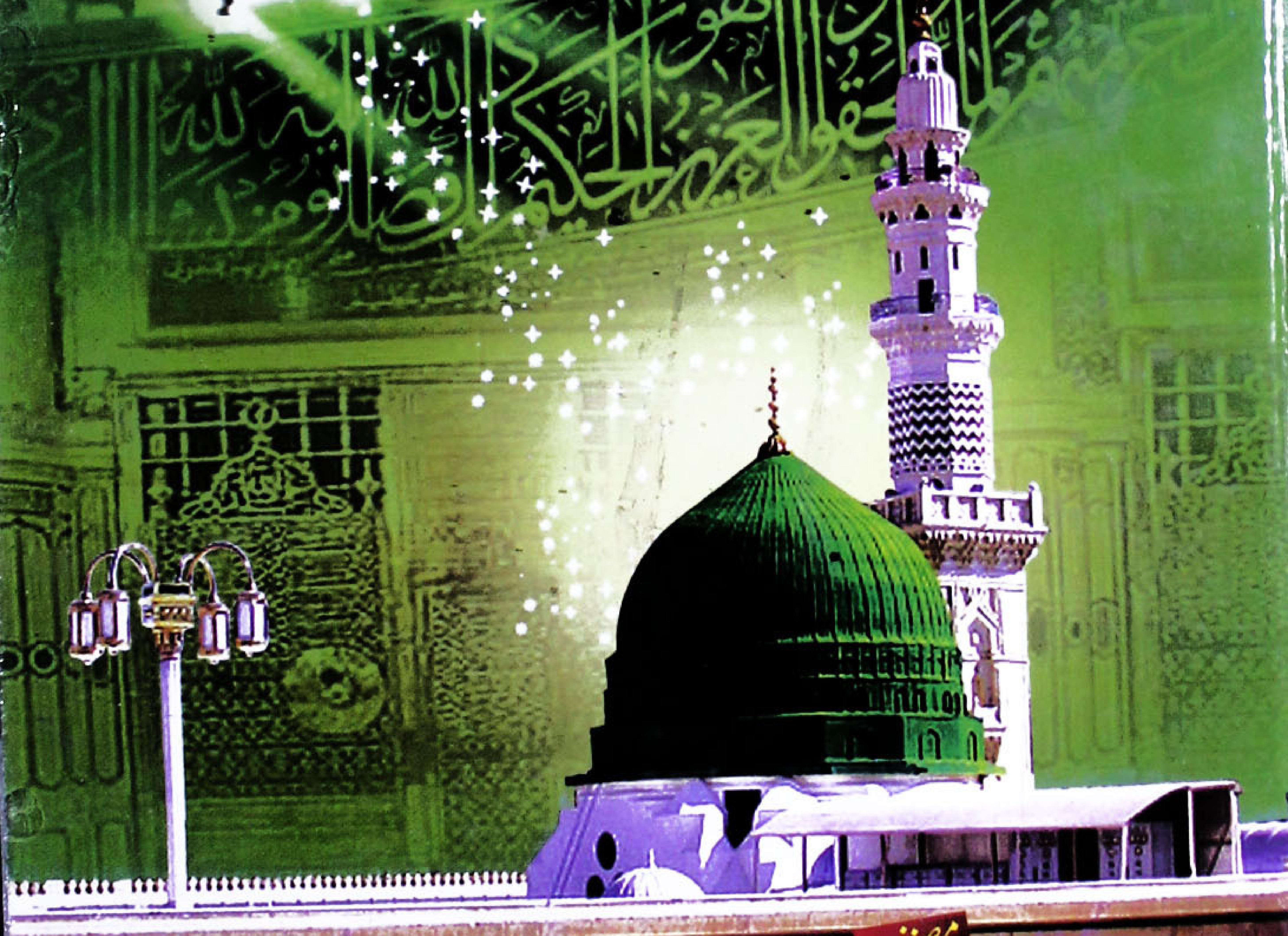

مصنف

علامہ حافظ محمد تنویر قادری وٹالوی

میلاد پبلیکیشنز

ربیع الاوّل شریف کے پُرنور موسم میں عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے لیے ایک عظیم تحفہ

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف

علامہ حافظ محمد تنویر قادری وٹالوی

میلاد پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب ---------- میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

مرتب ---------- علامہ حافظ محمد تنویر قادری ونالوی

سن اشاعت ---------- جنوری 2012ء

تعداد ---------- 1100

صفحات ---------- 200

ہدیہ ---------- 160

ناشر ---------- میلاد پبلیکیشنز

داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور Mob:0333-4503530

ملنے کے پتے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حسن ترتیب

❊❊❊

نغمہ میلاد

حضرت آدم ابھی تھے مٹی و پانی کے مابین
اس وقت بھی جلوہ گر تھا نورِ مصطفیٰ ﷺ

دعائے ابراہیم، بشارتِ عیسیٰ اور سیدہ آمنہ کا راج دلارا
جس سے محلات شام نظر آ گئے وہ نورِ مصطفیٰ ﷺ

جنت کے دروازوں پر لکھا پایا جس کا نام حضرت آدم نے
کتنا پیارا ہے نام نامی محمد مصطفیٰ ﷺ

کوئی خلیل اللہ، کوئی ذبیح اللہ اور کوئی کلیم اللہ
ان سب سے افضل ہیں ہمارے مصطفیٰ ﷺ

حضرت جبریل نے کھنگالا دنیا کے مشرق و مغرب کو
مگر نہیں پایا ایسا شخص جیسے ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ

کر کے عقیقہ خود کا آپ ﷺ نے خود یہ ثابت کر دیا
کہ ہے سنت مصطفیٰ ﷺ منانا میلاد مصطفیٰ ﷺ

حضرت تنویر کے لئے یہ کسی نعمت سے کم نہیں
کہ لکھی ہے انہوں نے کتاب میلاد مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

جماتی پر بھی اللہ کا یہ دائمی کرم ہو جائے
لکھتا رہے وہ ہر وقت نعت مصطفیٰ ﷺ

تحریر: محمد شعیب احمد جماتی
آف [illegible] جماعت

انتساب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین

حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ

رضی اللہ عنہما

کے نام

اس امید پر کہ قیامت کے دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی بارگاہ میں میری سفارش فرمادیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

طلبگارِ شفاعت
محمد تنویر وٹالوی
0300-6182305

نذرانہ عقیدت

فقیر اپنی اس کاوش کو عالمی مبلغ اسلام، پیکر خلوص و محبت، زینت المشائخ، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ پیر

صاحبزادہ **محمد احمد قادری** صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ، ڈھوڈا شریف ضلع گجرات، پاکستان

اور

مناظر اسلام، مصنف کتب کثیرہ، ابروئے اہلسنت، محقق اسلام، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا

ابوالحقائق **پیر غلام مرتضیٰ** ساقی مجددی

قلعہ دیدار مصطفی ﷺ آستانہ عالیہ مجددیہ گوجرانوالہ

کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہوں جن کی علمی و روحانی سرپرستی اور رہنمائی سے فقیر یہ تحفہ عاشقان مصطفی ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہوا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

طلبگار شفاعت

محمد تنویر وٹاوی

0300-6182305

تقریظ

یادگارِ اسلاف، پیکرِ خلوص و محبت، محسنِ اہلسنت

حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب مدظلہ العالی

چیف ایڈیٹر ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللہ ہمارے نوجوان اب تحریری میدان میں کافی فعال ہیں اور اپنے بزرگوں کے تحریری ورثہ کو بحسن وخوبی آگے بڑھا رہے ہیں۔ اسی نوجوان طبقہ کے نمائندہ طالبِ علم حافظ محمد تنویر قادری میرے پاس تشریف لائے اور آتے ہی اس ملاقات میں انہوں نے یہ خوشخبری دی کہ وہ ''میلادِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ'' کے نام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث کی روشنی میں ایک کتاب مرتب کر رہے ہیں۔ مجھے انہوں نے مسودہ بھی دکھایا، میں ان کی محبت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور بڑی مسرت ہوئی کہ موصوف طالب علمی کے دور سے ہی ایسے سنجیدہ اور ذکی ہیں کہ کتاب دوستی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں۔

میری نصیحت ہے کہ جو کام بھی کریں اس میں تحقیقی معیار کو ہر قیمت پر برقرار رکھیں اور کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے تحقیقی مزاج اور ذوق سیراب نہ ہو۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ملت کے نوجوانوں کو تنویر قادری کی طرح باذوق بنائے اور علمی، ادبی خدمات انجام دینے کے قابل بنائے۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ لاہور

تقریظ

مناظرِ اسلام، ترجمانِ اہلِ حق، مصنفِ کتبِ کثیرہ، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

حضرت علامہ پیر ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی حفظہ اللہ تعالیٰ

آستانہ عالیہ مجددیہ گوجرانوالہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد!

زیرِ نظر کتاب فاضل نوجوان، صاحبِ عزمِ صمیم حضرت مولانا حافظ محمد تنویر القادری طولعمرہٗ کی محبت بھری کاوش ہے۔ جس میں رسول کریم ﷺ کے "میلاد شریف" سے تعلق رکھنے والی تمام روایات کو مختلف حوالہ جات سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اور اپنے آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں بامید شفاعت ایک ہدیہ محبت پیش کیا گیا ہے۔

راقم نے اسے سرسری طور پر دیکھا۔ وہ روایات جو فردا فردا اہلسنت کی کتب میں موجود تھیں مرتب نے بڑی محنت کے ساتھ ان موتیوں کو ایک ہی لڑی میں پرو دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کاوش پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ اور ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بحرمۃ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا گو

ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

16 محرم 1432ھ 23 دسمبر 2010ء

تقریظ

فاضل جلیل، مصنف کتب کثیرہ، پیکر خلوص ومحبت

حضرت علامہ **محمد اقبال قادری** صاحب مدظلہ العالی

پرنسپل دار العلوم جامعہ صفیہ عطاریہ للبنات، پکی کوٹلی سیالکوٹ

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اس وقت عالمِ اسلام جس نازک دور سے گزر رہا ہے اس کا تقاضا ہے کہ مسلمانِ عالم کے دلوں میں حضور پرنور، شافع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوابیدہ محبت کو بیدار کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ دنیائے انسانیت کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم شخصیت کی طرف متوجہ کیا جائے۔

قرآن مجید نے نوع انسانی کے سامنے تاجدارِ کائنات، فخرِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس شخصیت کا تاریخی نقطہ نظر سے تعارف کراتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد آمد کا ذکر موجود ہے۔

تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دنیا کے تمام بڑے مذاہب کی مذہبی کتابوں میں حضور شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکرِ خیر موجود ہے۔ یہ بھی ہر رسول نے اپنی امت کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کی خوشخبری سنائی اور سب امتیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے چشم براہ ہیں۔ یہ کائناتی اور عالمی حقیقت ہے۔ جس کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی گئی اس قرآنی نقطہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عالمِ نبیل، فاضلِ جلیل، مصنف کتبِ کثیرہ حضرت علامہ مولانا حافظ تنویر احمد قادری ناظم اعلیٰ تحریک صوت الاسلام انٹرنیشنل نے دنیائے اسلام کے تمام مسلمانوں کے لئے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر کتاب تحریر کی ہے۔ جو بڑی معنی خیز، مدلل اور بحوالہ

تحریر ہے۔ میں نے مولانا موصوف کی دیگر تصالیف کو مثلاً

1 شرح اربعین قادری

2 سنی تحفۃ العروس

3 جنت کے حسین مناظر

4 بکھرے موتی

5 جنت کی نعمتیں

6 ہمارے سچے عقائد

7 موت کے مناظر

8 دعوت و تبلیغ کے بنیادی اصول وغیرہ

کو ملاحظہ کیا یہ تمام کتب بھی مصنف موصوف کی مدلل اور باحوالہ ہیں۔ تقریر اور تحریر کا فیض دائمی ہے۔ جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہی فیض مولانا موصوف تحریر و تصانیف کے ذریعے عامۃ الناس اور عوام و خواص کو دے رہے ہیں۔ آخر میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ناچیز دعا گو ہے کہ اللہ عزوجل حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق سے علامہ حافظ محمد تنویر قادری مدظلہ العالی صاحب کے علم و عمل، سوز و گداز اور زندگی میں برکتیں و رحمتیں عطا فرمائے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے تنویر قادری تیری تصانیف کی دھوم مچی ہو

محمد اقبال قادری عطاری

مدرس جامعہ غوثیہ عطاریہ فیضان سنت ([illegible])

نزد قبرستان پکی کوٹلی [illegible] سیالکوٹ

تقریظ

حضرت علامہ مولانا شبیر احمد رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

خطیبِ اعظم سمبڑیال، سیالکوٹ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مولانا محمد تنویر صاحب کی کتاب ''میلادِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ'' دیکھنے کا موقع ملا۔ ماشاء اللہ فقیر رضوی نے اُسے انتہائی مفید پایا۔

میرے خیال میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالہ سے بہترین کتاب ہے۔ مولانا محمد تنویر صاحب کی بعض دوسری کتابیں بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ ماشاء اللہ مولانا صاحب کی کتابیں کافی مواد کے ساتھ ہوتی ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا کو مزید قلمی جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی کتابوں کو ہر خاص وعام کے لئے مفید بنائے

شبیر احمد رضوی
خطیب جامع مسجد حنفی بریلوی منڈیر خورد
متصل ساہووالا اڈا، سمبڑیال، سیالکوٹ
0321_6183860

تقریظ

پیکرِ اخلاص و محبت حضرت علامہ

پیر سید عابد حسین شاہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

آستانہ عالیہ ٹھیکواں شریف، ضلع پاکپتن

علامہ حافظ تنویر قادری حفظہ اللہ تعالیٰ اس لحاظ سے بھی خوش نصیب ہیں کہ آستانہ عالیہ قادریہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات سے وابستہ ہیں۔ تاجدارِ ڈھوڈا شریف علامہ پیر محمد احمد شاہ مدظلہ العالی کی ذاتِ گرامی جہاں ظاہری اور باطنی علوم کا سرچشمہ ہے وہاں عطاء و سخا فیوض و برکات مہر و مروت اور خلق و محبت کا ایک ایسا پیکر ہے جسے دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

اس آستانہ عالیہ سے وابستگی اور حضور قبلہ علامہ پیر محمد احمد شاہ مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ کا فیضان و کرم ہے جو قادری صاحب تصنیف و تالیف کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ پیشِ نظر کتاب جس کا نام "میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ" ہے۔ اس میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر کثیر احادیث جمع کی گئی ہیں۔ جناب علامہ محمد تنویر قادری وٹالوی صاحب نے اپنی اس کتاب میں بیان کردہ احادیث کو کثیر حوالہ جات سے مزین کر کے کتاب کی زینت کو دوبالا کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے مصنف کو دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ اور اس تصنیف کو اپنی بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

دعاگو

سید عابد حسین شاہ بخاری

آستانہ عالیہ ٹھیکواں شریف

تحصیل عارف والا ضلع پاکپتن شریف

تقریظ

معروف صحافی، کالم نگار، شاعر

محترم محمد صلاح الدین سعیدی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

ڈائریکٹر تاریخِ اسلام فاؤنڈیشن، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز القدر حافظ محمد تنویر قادری ابھرتے ہوئے اور مطالعہ کا ذوق رکھنے والے متحرک نوجوان ہیں، آپ کے قلم سے شرح اربعین قادری اور سُنی تحفۃ العروس کے نام سے اُن کی مستند اور مدلل کتابیں قارئین تک پہنچ چکی ہیں۔

اب موصوف نے اپنے اشہبِ قلم کا رخ میلاد شریف کے بابرکت مضمون کی طرف موڑا ہے اور ''میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم'' کے نام سے ایک خوبصورت کتاب تیار کر رہے ہیں۔ جس میں قرآنی استدلال حدیث پاک کے ماخذوں سے خوشہ چینی اور تفسیری نکات کی چاشنی کے ساتھ ساتھ اکابرِ ملت کے کلام سے روشنی حاصل کر کے اپنے قارئین کے دامن مالا مال کر رہے ہیں۔ میلاد شریف پر تحریری کام پچھلی آٹھ صدیوں سے باقاعدہ ہو رہا ہے۔ یا کانِ امت اور مشاہیر امت نے اپنے اپنے قلم سے میلاد کے خوب خوب پھول کھلائے ہیں اور امت کے مشام جان مہکائے ہیں۔ یہ مبارک سلسلہ جاری ہے، اور جاری رہے گا اور حضرت مولانا محمد تنویر قادری کی کتاب اس مبارک سلسلے کی ایک مبارک کڑی ہے۔

امید ہے یہ کتاب ''میلادی لٹریچر'' میں ایک خوشنما اضافہ ثابت ہوگی اور عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے راحتِ جان بن کر اُن میں جذباتِ محبت کو فراواں کرے گی۔

ان شاء اللہ

صلاح الدین سعیدی

ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن، لاہور

تقریظ

مولانا محمد حسان قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

بن خطیب پاکستان حضرت علامہ حافظ خان محمد قادری

پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ داتا نگر، بادامی باغ، لاہور

جیسا کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے واضح ہے کہ ایمان کے تین درجات ہیں، آج کے دور میں مسلمانوں کی اکثریت ایمان کے تیسرے درجے پر متمکن ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کفر کی ہوائیں اتنی تیز ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں جلنے والے چراغوں کو نہایت مدھم کر دیا ہے کہ دور سے دیکھنے والا انہیں بجھا ہوا ہی تصور کرتا ہے۔ پر الحمد للہ یہ در کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے کہ ہمارے دلوں میں اب بھی ایمان کے نیم روشن چراغ موجود ہیں۔

کفر کی ان ہواؤں کے ساتھ ساتھ چند ''اپنے'' بھی ہم سے برسرِ پیکار ہونے کو تیار ہیں اور یہ وہی اپنے ہیں جو غیروں سے بھی خطرناک ہیں۔ انہیں اپنوں نے ہماری ناؤ ڈبونے میں اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔ انہیں ''اپنوں'' نے ہمارے ایمان کو مسخ کر دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری طرح کلمہ بھی پڑھتے ہیں، ہم سے زیادہ ہی نمازیں بھی پڑھتے ہیں، ہم سے بڑی داڑھیاں بھی رکھتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے ہیں مگر نہ ہی انہیں ہماری طرح یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگانا نصیب ہوتا ہے اور نہ ہی نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دل و مہکانا نصیب ہوتا ہے اور نہ ہی ہماری طرح میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سجانا نصیب ہوتا ہے۔

ان اپنوں اور پرایوں نے بدعقیدگی اور بدنیتی کی چھری سے اقبال کے مرغ حرم کو ذبح کر دیا ہے۔ ہم جیسے پہلے درجے کے مسلمان اس بات کے منتظر ہیں کہ کب ظہور مہدی علیہ السلام ہو جو حکمِ الٰہی سے اور اپنے امام کا ساتھ دے کر اس کو ویسے ہی زندہ کریں جس طرح ماضی بعید میں دوسرے جانوروں کو کیا کرتے تھے۔

ہمارے بھائی حافظ محمد تنویر قادری نے میلاد شریف کے سلسلہ میں جو کام کیا ہے آپ کے سامنے ہے، مجھ ناچیز نے بھی چند لمحے اس کتاب کے مطالعہ میں صرف کیے ہیں ان کی جتنی بھی حوصلہ افزائی کی جائے کم ہے۔ انہوں نے تھوڑی سی عمر میں اتنی مفصل اور جامع کتب تحریر کی ہیں جن میں ہر موضوع پر باحوالہ گفتگو کی گئی ہے۔ ایک نئے رائٹر کے لئے اس طرح سے تصنیف کرنا بہت مشکل ہے۔

ایک خوشی تو اس بات پر ہے کہ کوئی شخص تو ہے جو ہمارے بزرگوں کے علمی ورثے کی حفاظت میں لگا ہوا ہے۔ امید ہے کہ اور بھی بہت سے دلوں میں ایسے چراغ روشن ہوں گے اور دوسری خوشی اس بات پر ہے کہ نئی نسل میں دوسرے درجے کے مسلمان بھی پیدا ہورہے ہیں۔ جو اپنی زبان اور قلم سے نہ صرف ان ''اپنوں'' بلکہ پرایوں سے برسرِ پیکار ہوں گے۔

فکرمندی اس بات پر ہے کہ ان اپنوں کو سدھارنے کے لئے یہ لوگ کافی نہیں کیونکہ جب کوئی شخص دین کی چابی سے دنیا کو کھولتا ہے اور اس کی بہاروں میں کھو جاتا ہے تو اس کے لئے واپس آ کر اعمال کی چابی سے جنت کے دروازے کھولنا بہت مشکل ہے۔ اور جو دین کا لبادہ اوڑھ کر دنیا میں گم ہو تو اس کا واپس آنا بہت مشکل ہے۔ اور وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق دین سے اس طرح نکلتا ہے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

آپ میرا اشارہ سمجھ ہی گئے ہوں گے یہ بات یاد رکھیں اسلام تلوار سے نہیں پھیلا مگر اس کی بقاء کی خاطر تلوار اٹھانے کی ضرورت ہے۔ خواہ اس کے دشمن اپنے ہوں یا پرائے۔ اس مقصد کے لئے پہلے درجے کے مسلمانوں کی ضرورت ہے جنہیں ''عرفِ عام'' میں ابوبکر و عمر و عثمان و علی و حسنین وخالد رضی اللہ عنہم یا نورالدین، صلاح الدین، ٹیپو سلطان رحمۃ اللہ علیہم کہہ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تنویر بھائی پر اپنا خصوصی کرم کیا ہے جو اتنی کم عمر میں انہیں اتنا علم عطا کیا ہے۔ اللہ انہیں اور ہمیں مزید باعمل بنائے اور ان کے اور ہمارے نیک کاموں میں برکت فرمائے اور ساتھ ہی ساتھ وقت ضرورت انہیں اور ہمیں دوسرے درجہ میں ترقی دے۔ آمین

دعا گو

محمد حسان قادری، لاہور

111372

تقریظ

فاضل جلیل حضرت علامہ طیب کفیل چشتی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

جامعہ ازہر شریف، مصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو احمد رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا، وجود لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفل کن فکان نہ ہوتی جو وہ امام امم نہ ہوتا
زمین نہ ہوتی، فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

مرحبا! یا مصطفیٰ ﷺ اے دو جہاں کے والی! مرحبا! اے مہ ربیع الاول مرحبا! قابلِ رشک و ستائش ہے تیرا نصیب! جو سب ڈھونڈتے رہے وہ تو نے پا لیا۔ یہ اللہ کی دین ہے جس کو چاہے نواز دے۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء۔

آج تو انہی کی برکت سے فرخندہ ہے۔ ان کی شوکت سے درخشندہ ہے۔ ان ہی کی عظمت سے تابندہ ہے۔ ان ہی کی نسبت سے تو پائندہ ہے۔ ہاں نسبت کی بھی کیا شان ہے۔ کہیں عشق کی جان ہے۔ کہیں روحِ ایمان ہے۔ کہیں عظمت کا نشان ہے عشق کی پہچان ہے۔ تجھے مبارک ہو تیری نسبت عظیم الشان ہے۔

سو رحمت خداوندی کے پیش نظر وہ جسے چاہتا ہے اپنے محبوب کے ذکر سے مشرف فرماتا ہے اور قاعدہ یہ ہے جس کو خاص کیا جائے اس کے اندر مطلوب خصوصیت بدرجہ اتم ہوتی ہیں۔ اللہ جل وعلا نے میرے فاضل دوست حضرت علامہ حافظ محمد تنویر قادری کو بیشمار خصوصیات سے نوازا ہوا ہے۔ ان کی کتاب ''میلاد مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ'' کا میں نے مطالعہ کیا۔ بیشمار خوبیوں کی حامل پائی۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس کے انعقاد کا مقصد کیا ہے؟ یہ بات ذہن نشین رہے کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں دلائل قاطعہ موجود ہیں اور اس کے انعقاد سے

بیشمار فوائد وثمرات بھی ہیں۔ جن کی تفصیل آپ کو اس کتاب میں ملے گی۔

چونکہ میرے فاضل دوست نے اپنی کتاب کا نام ''میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم'' رکھا ہے اس حوالہ سے صرف ایک روایت ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور (سیدنا) ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے پاس اپنے اپنے میلاد کا تذکرہ کیا۔

(طبرانی کبیر، جلد 1 صفحہ 58، مجمع الزوائد جلد 9، صفحہ 23)

احکامِ حدیث:

اس حدیث مبارکہ سے یہ چند باتیں واضح ہوگئیں۔

1. نبی یا ولی کی ولادت کا ذکر کرنا، سنتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور سنتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔
2. میلاد کا ذکر اکٹھے بیٹھ کر کرنا، سنتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور سنتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔
3. ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا میلاد ذکر سننا۔ ثابت کرتا ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سننا، سنتِ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔

مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا، میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر، مجلس سماعت جائز بلکہ سنتِ محبوبانِ خدا ہے۔ اسی طرح بے شمار روایات ہیں جو آپ کو کتاب ہٰذا سے حاصل ہو جائیں گی۔

کتاب میں درج کردہ تمام دلائل سے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کا ذکر، میلاد بیان کرنے کے لئے باقاعدہ محفل، مجلس کا انتظام، سماعت کرنا اظہر من الشمس ہے اللہ تعالیٰ ہمارا ذکرِ محبوب کرنا اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نثار تیری چہل پہل پے ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

خیر اندیش
حافظ محمد طیب کفیل
جامعۃ الازھر، مصر

تقدیم

مناظرِ اسلام ابوالحقائق علامہ پیر **غلام مرتضیٰ ساقی** مجددی حفظہ اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جشنِ میلاد، جلوسِ میلاد اور محفلِ میلاد کا مفہوم:

یہ جاننا ضروری ہے کہ جشنِ میلاد، جلوسِ میلاد اور محفلِ میلاد کا مفہوم کیا ہے۔ تاکہ مسئلہ کی حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے اور دریں باب غلط فہمیوں سے جو تنقیدات اور غیر متعلقہ اعتراضات و شکوک و شبہات کا قلع قمع ہو۔

سو واضح رہے کہ ہم اہلسنت و جماعت کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی خلقت، ولادت، بعثت، آباؤ اجداد، امہات و جدات، خاندان، قبیلہ اور آپ ﷺ کی ذات، صفات، درجات، مقامات، مدارج و معارج کا ذکر کرنا "ذکرِ میلاد" ہے اور جس محفل میں آمدِ مصطفیٰ ﷺ اور ولادت نبوی کا ذکر چھڑ جائے، خواہ باقاعدہ ہو یا بغیر تداعی و بلاوے کے، مسجد میں یا معبد میں، گھر میں یا بازار میں، شہر میں، قصبہ و گاؤں میں، فرش یا عرش پر، سامعین تھوڑے ہوں یا زیادہ، ذاکرین بندے ہوں یا فرشتے، سامعین امتی ہوں یا نبی، حتیٰ کہ مخلوق کے رب یا خدا تعالیٰ، ربیع الاول شریف میں ہو یا کسی دوسرے ماہ میں، اسے "محفلِ میلاد" کہتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے میلاد پاک اور آمد پر خوشی، مسرت، فرحت، شادمانی و خوش دلی کا اظہار کرنا "جشنِ میلاد" کہلاتا ہے۔ یہ اظہارِ خوشی کسی بھی شرعاً جائز اور مستحسن طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کیلئے کوئی ایک طریقہ مخصوص نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہلسنت

وجماعت کے ہاں بھی اس خوشی کے اظہار کیلئے مختلف طرق موجود ہیں۔ مثلاً نفلی نماز، نفلی روزہ، صدقہ وخیرات، تقسیم تبرک ولنگر، محفل وبزم، اہتمام جلوس وجلسہ اور دیگر تمام امور جو شرعی طور پر محمود وپسندیدہ ہیں۔

توضیحی عبارات:

یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں، تاہم دستاویز کے طور پر علماء امت کی چند عبارات بھی پیشِ خدمت ہیں تاکہ حقیقت بے نقاب ہوجائے'' منصف مزاج حضرات اس کا سراغ لگا سکیں اور منکرین کے بلاوجہ پیدا کیئے گئے شکوک وشبہات سے دامن بچا کر صراط مستقیم پر گامزن رہیں۔ وباالله التوفیق۔

☆ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) لکھتے ہیں۔

عندی ان اصل عمل المولد الذی ھو اجتماع الناس وقراۃ ماتیسر من القرآن وروایۃ الاخبار الواردۃ فی مبدأ امر النبی ﷺ وماوقع فی مولدہ من الایات۔ الخ۔

(الحاوی للفتاوی جلد 1، صفحہ 189)

ترجمہ: ''میرے نزدیک میلاد شریف دراصل ایک ایسی تقریب (مسرت) ہے جس میں لوگ جمع ہوکر بقدر سہولت قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (کی ولادت مقدسہ) کے ابتدائی امور کے متعلق جو احادیث وآثار وارد ہیں اور جو (عظیم) نشانیاں ظاہر ہوئیں، انہیں بیان کرتے ہیں۔''

☆ علامہ محمد یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 942ھ) بیان کرتے ہیں:

''مناسب تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن کو ہی ذکرِ میلاد کیلئے منتخب کیا جائے تاکہ عاشورہ (دس محرم) کے واقعہ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام (کی طرح) مطابقت ہوجائے، اور بعض حضرات نے اس چیز کو ملحوظ نہیں رکھا، بلکہ ان کے نزدیک مہینے کے کسی بھی دن میں ذکرِ میلاد درست ہے، بلکہ ایک

قوم سے یہاں تک منقول ہے کہ انہوں نے پورے سال کے تمام دنوں میں اس کی وسعت دی ہے۔ (ہم بھی پورے سال میں میلاد کی محفل منعقد کرتے ہیں۔ ساقی) پس یہ وہ بات ہے جس کا تعلق ذکرِ میلاد کی حقیقت کے ساتھ ہے (کہ وہ تمام اوقات میں جائز ہے) اور جو امور اس میں سرانجام دینے چاہئیں وہ صرف یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے، اس کا ذکر کرتے ہوئے تلاوت ہو، لوگوں کو کھانا کھلایا جائے، صدقہ ہو، آپ ﷺ کی تعریف پر مشتمل زہد و تقویٰ سے معمور اشعار (نعت خوانی) ہو، جن سے دلوں میں نیکی کی رغبت اور آخرت کے لئے اعمال کا جذبہ پیدا ہو۔"

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 1 صفحہ 366)

☆ علامہ ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1014ھ) تحریر فرماتے ہیں:

"میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "لقد جاءکم رسول" الآیۃ میں آپ ﷺ کے نعمتِ عظمیٰ (بہت بڑی نعمت) ہونے کی طرف رہنمائی ہے اور آپ کی تشریف آوری کے مخصوص وقت کی تعظیم کی طرف اشارہ ہے۔ اگر یہ (امور) مباح ہوں (اشعار وغیرہ) کہ اس کی مناسبت کی وجہ سے ان سے خوشی و مسرت حاصل ہوتی ہو تو میلاد شریف میں انہیں شامل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (پس) ربیع الاول شریف کے تمام دنوں اور راتوں میں محفلِ میلاد مستحسن و پسندیدہ ہے۔ (محفلِ میلاد میں) تلاوتِ قرآن، کھانا کھلانا، صدقہ کرنا، ایسے اشعار پڑھنا جن میں آپ کے محاسن ہوں جو زہد و تقویٰ کی نشاندہی کرتے ہوں، جن سے اچھے اعمال کی رغبت ملے اور آخرت کا جذبہ پیدا ہو اور صاحبِ میلاد ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام پر اکتفا کرنا چاہئے۔"

(المورد الروی فی المولد النبوی صفحہ 33-34 مع تحقیقات [illegible])

☆ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1321ھ) کے والد گرامی امام المتکلمین علامہ نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1297ھ) ارقام پذیر ہیں۔

"محفلِ میلاد کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص یا چند آدمی شریک ہوکر خلوص عقیدت ومحبت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ اقدس کی خوشی اور اس نعمتِ عظمیٰ اعظم نعم الٰہیہ کے شکر میں ذکر شریف کیلئے مجلس منعقد کریں اور حالات ولادتِ باسعادت ورضاعت وکیفیت نزولِ وحی وحصولِ مرتبہ رسالت واحوال معراج وہجرت وریاضات ومعجزات واخلاق وعادات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضور کی بڑائی اور عظمت جو خدا تعالیٰ نے عنایت فرمائی اور حضور کی تعظیم وتوقیر کی تاکید اور وہ خاص معاملات وفضائل وکمالات جن سے حضرت احدیت جل جلالہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخصوص اور تمام مخلوق سے ممتاز فرمایا اور اسی قسم کے حالات وواقعات احادیث وآثارِ صحابہ وکتب معتبرہ سے مجمع میں بیان کیے جائیں۔ الخ۔"

(اذاقۃ الاثام لمانعی عمل المولد والقیام، صفحہ 39)

☆ علامہ محمد بن علوی بن عباس المالکی الحسنی نے لکھا ہے:

"بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلاد شریف کی محفل کا انعقاد آپ (کی آمد) پر سرور اور فرحت کا اظہار ہے۔" (مقدمہ علی المورد الروی، صفحہ 11)

☆ ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ بن مانع الحمیری آف دبئی لکھتے ہیں:

المولد معناه اللغوی: وقت الولادة أومكانها واما فی اصطلاح الائمة فهواجتماع الناس وقراة ماتيسرمن القرآن الكريم ورواية الاخبار الواردة فی ولادة بنی من الانبياء أوولی من الاولياء ومدحهم بافعالهم وأقولهم۔(

(اعانۃ الطالبین جلد 3، صفحہ 361)

أن الاحتفال به يشتمل على ذكر مولده الكريم ومعجزاته وسيرته والتعريف به ﷺ۔

(بلوغ المامول فی الاحتفاء والاحتفال بمولد الرسول ﷺ، صفحہ 17-16)

ترجمہ: "یعنی مولد کا لغوی معنی وقت ولادت یا مکان پیدائش ہے اور ائمہ اسلام کے نزدیک اس کا مطلب لوگوں کا جمع ہوکر بقدرِ سہولت قرآن کی تلاوت اور انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کی یا ولی کی ولادت کے متعلق وارد ہونے والی روایات کو پڑھنا، ان کے افعال واقوال کو بیان کرتے ہوئے ان کی تعریف کرنا ہے۔"

☆ علامہ غلام رسول سعیدی نے لکھا ہے:

"اہل سنت وجماعت کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی منانا اور سال کے تمام ایام عموماً اور ماہ ربیع الاول میں خصوصاً آپ کی ولادت کا ذکر کرنا، آپ کے فضائل ومناقب اور آپ کے شمائل وخصائل کو مجالس اور محافل میں بیان کرنا جائز اور مستحب ہے"

(شرح صحیح مسلم، جلد 3، صفحہ 169)

☆ علاوہ ازیں شارح مکتوبات امام ربانی ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1423ھ) نے

"اسلام میں عید میلاد النبی ﷺ کی حیثیت صفحہ 31" پر

☆ علامہ مفتی محمد رضوان الرحمن فاروقی نے "مسائل صفحہ 20" پر

مفتی محمد خان قادری نے "محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ صفحہ 19، 18، 17" پر

علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1404ھ) نے "برکات میلاد صفحہ [illegible]" پر

مفتی عبدالعزیز حنفی نے "جشن میلاد النبی ﷺ صفحہ 1" پر اور دیگر حضرات نے متعدد مقامات پر اہلسنت وجماعت کا یہی موقف لکھا ہے۔ جس کا ماحصل یہی ہے کہ "حضور اکرم ﷺ کی ولادت مقدسہ کی خوشی منانا جشن میلاد ہے اور جس محفل میں آپ ﷺ کی آمد کا ذکر چھیڑا جائے وہی محفل میلاد ہے۔"

عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ
وَكُلٌّ اِلٰی ذَالِكَ الْجَمَالُ يُشِيْرُ

اندازِ بیاں مختلف ہے لیکن مقصود و مدعا سب کا یہی ایک ہے۔

مخالفین کی کج روی:

مخالفینِ اہلسنت نے جہاں دیگر معمولاتِ اہلسنت پر عوام الناس کو نہایت قبیح اور غلط تاثرات دیئے ہیں' ایسے ہی مسئلہ جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی انہوں نے اپنی کج روی' الٹی سوچ اور ٹیڑھی ذہنیت کا ثبوت دیتے ہوئے برملا یہ شور و غوغا کر رکھا ہے کہ سنیوں نے غیر شرعی حرکات' خرافات' مرد و زن کے اختلاط' رقص اور ڈانس' ناچ گانے اور ڈھول ڈھمکے کا نام میلاد رکھا ہوا ہے۔

حالانکہ ہمارے ہاں نہ ان چیزوں کا تصور' نہ ان کیلئے کوئی نرم گوشہ' اور نہ ہی ہمیں ان چیزوں کی کوئی ضرورت ہے۔ بلکہ ان خرافات کی تردید میں ہمیشہ علماء اہلسنت زبان و قلم سے جہاد کرتے رہے ہیں۔ اوپر پیش کی گئیں کتب میں بھی ان حرکات پر کڑی تنقید موجود ہے' اور عموماً ہمارے بانیانِ محفل اور منتظمینِ جلوس کے اشتہارات میں بھی ان غیر شرعی امور سے اجتناب اور پرہیز کی تلقین کے سلسلہ میں ''خصوصی نوٹ'' شائع ہوتے رہتے ہیں۔

لیکن حیرت ہے مخالفین کی ذہنی پستی اور اخلاقی گراوٹ پر کہ انہیں غیر ذمہ دار لوگوں کی حرکاتِ بد تو دکھائی دیتی ہیں' ذمہ دار حضرات کی یہ وضاحت اور امور شرعی کی پابندی نظر کیوں نہیں آتی۔ اور پھر کیا انہیں یہ خلافِ شرح حرکات صرف میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض پروگراموں میں ہی نظر آتی ہیں۔ کیا ان کے جلسوں میں' محفلوں میں' جمعہ کے اجتماعات میں بھی ایسی نازیبا حرکات موجود نہیں ہوتیں؟

تو پھر وہ ہمت کریں' ذکرِ میلاد کو بند کرنے کے مطالبہ سے پہلے اپنے ان ''آمدنی کے ذرائع'' کو روکیں' مدارس کو تالے لگوا دیں' مساجد کو سیل کروا دیں اور جلسے و جلوس رکوا دیں

کیونکہ وہ غیر شرعی حرکات سے محفوظ نہیں ہوتے۔ اگر وہ ہمت کر ڈالیں تو انہیں آٹے اور دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا۔

پھر تو وہ حج بیت اللہ سے بھی توبہ کر لیں گے' کیونکہ وہاں بھی غیر ذمہ دار لوگ غلط حرکات کا ارتکاب کرتے ہیں' ممکن ہے کل کلاں یہ خود ساختہ مفتی قرآن مجید کی اشاعت و تقسیم پر بھی پابندی لگوانے کا سوچ ڈالیں کہ قرآن مجید کے اوراق زمین پر گر جاتے ہیں' جن سے قرآن کی بے حرمتی اور گناہ لازم آتا ہے۔ اگر وہ اپنی رائے میں مخلص ہیں تو یہ امور بھی ضرور سر انجام دیں' جب ان سے فارغ ہو جائیں تو پھر ہمیں اطلاع کر دیں ہم کچھ اور ڈیوٹیاں ان کے ذمے لگا دیں گے' امید ہے کہ انہیں مسئلہ سمجھ آ جائے گا۔

بات کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ ہر اچھے کام میں بعض دنیا دار لوگ برے پہلو نکال لیتے ہیں مثلاً عیدین کے موقع پر نماز ذکر و فکر کی تعلیم ہے اور مناسب طریقہ سے خوشی کا اظہار درست ہے، مگر آج کل اس تصور کو دھندلا دیا گیا ہے، ایسے ہی نکاح کا مقصد ایک سنت پر عمل تھا، لیکن آج کل نکاح کے موقع پر کیا کچھ نہیں ہوتا' ایسے ہی حج بیت اللہ پر ڈاکے چوریاں' قتل جیسے امور رونما ہوتے ہیں' تو کیا اس سے ان امور کو بند کر دینا چاہئے؟

نہیں! بلکہ اصل عمل کو قائم رکھ کر خرافات کا قلع قمع کرنا چاہئے۔ کیونکہ ناک پر مکھی بیٹھنے سے مکھی اڑاتے ہیں ناک نہیں کاٹتے۔ بچھونے میں پسو پڑ جائیں تو انہیں جھاڑتے ہیں بستر کو نہیں جلاتے' پاؤں پر گندگی آ گئی تو اسے دور ہٹاتے ہیں' پاؤں نہیں کٹواتے۔ ایسے ہی کسی بھی درست عمل میں اگر کوئی غیر شرعی حرکت کا ارتکاب ہو تو اسے دور کرتے ہیں' اصل عمل کا انکار کرنا نادانی ہے۔

انداز بدلتے ہیں:

مخالفین کے پاس جب "ذکر میلاد" اور "محفل میلاد" یا "جشن میلاد" کے خلاف قرآن وحدیث کی کوئی دلیل نہیں رہتی کہ جس میں اس عمل خیر کو ناجائز کہا گیا ہو تو وہ اس بات

پر اتر آتے ہیں کہ ہمیں بھی میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بڑی خوشی ہے' اور کون مسلمان ہے جسے یہ خوشی نہ ہو' اصل بات یہ ہے کہ اس طریقہ سے میلاد منانا قرآن وحدیث اور عملِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔ لہٰذا اس کے بدعت اور غلط ہونے میں شک نہیں۔

جواباً گذارش ہے کہ ہمارے نزدیک کسی بھی جائز طریقہ سے ذکرِ میلاد کرنا درست ہے' مروجہ طریقہ کو کسی بھی ذمہ دار عالم نے ضروری قرار نہیں دیا۔ اگر مخالفین اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو صرف ایک فتویٰ ایسا دکھا دیں جس میں موجودہ' مروجہ انداز نہ اپنانے والے کو بدعتی' جہنمی' بدمذہب وغیرہ قرار دیا گیا ہو۔ اعتراض صرف ان لوگوں پر ہے جو مطلقاً محفلِ میلاد اور ذکرِ میلاد کو حرام' ناجائز اور غلط کہتے ہیں۔ مثلاً

مخالفین کے ایک گروہ کے قطب الارشاد رشید گنگوہی نے لکھا ہے:

''انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے''

(فتاویٰ رشیدیہ' صفحہ 130 مطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی)

مخالفین کے ایک گروہ کے شیخ الحدیث اسماعیل سلفی نے جشنِ میلاد کو لعنت قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ سلفیہ' صفحہ 19)(استغفر اللہ)

مخالفین کے ایک گروہ کے مفسر صلاح الدین یوسف نے عید میلاد کو ''یہ سارا انداز غیر اسلامی'' لکھا ہے۔ (عید میلاد' صفحہ 5)

مخالفین کے ایک گروہ کے امیر حمزہ نے اسے ''بڑی ہی خطرناک اور ایمان شکن حرکت'' لکھا ہے۔ (شاہراہ بہشت' صفحہ 131)

لہٰذا ایسے لوگوں کا اس ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بند کرنے کیلئے ایسے ایسے ایمان شکن باطل پرور اور دین سوز فتوے یقیناً ابولہب' ابوجہل اور مشرکین مکہ کی گندی ذہنیت سے بھی کہیں بدتر ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے:

مٹ گئے' مٹتے ہیں' مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے' نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

منکرین کے خودساختہ امور:

اگر ان تیرہ بختوں کو ذکرِ میلاد کے موجود انداز پر اعتراض ہے تو یہ بھی ان کی اندرونی بغاوت اور قلبی شقاوت کا آئینہ دار ہے، کیونکہ کتنے ہی ایسے دینی امور ہیں جنہیں یہ لوگ سینے سے لگائے بیٹھے ہیں۔ جبکہ وہ اس انداز میں قرآن وحدیث اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہرگز ثابت نہیں۔ تو کیا پھر بھی ان لوگوں کا ذکرِ میلاد پر اعتراض ان کی رسول دشمنی یا ذکرِ رسول ﷺ سے چڑ اور عداوت کی روشن دلیل نہیں؟ بتائیے!

(1) کیا تبلیغ، تدریس، تقریر، تحریر، تنظیم کا موجودہ انداز ظاہری دورِ رسالت میں موجود تھا؟

(2) کیا آپ ﷺ نے موجودہ انداز کے مدارس، مساجد، عمارات میں نماز، عبادات، تعلیم وتربیت کا کوئی عمل اپنایا؟

(3) کیا تعلیم وتربیت کیلئے مروجہ انداز میں حضور اکرم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کتب، رسائل، کتابچے اور اشتہارات واسٹیکرز وغیرہ شائع کیے؟

(4) کیا تبلیغ دین کیلئے کسی قسم کی کوئی تنظیم سازی جو امیر، نائب امیر ودیگر عہدہ جات پر مشتمل ہو فرمائی؟

(5) کیا تبلیغ اور حج بیت اللہ کیلئے مروجہ سفر اختیار فرمایا؟

(6) زکوۃ کیلئے مروجہ سکہ ادا کیا؟

(7) کیا قرونِ ثلاثہ میں دیوبند کا اجتماع، مرید کے کا سالانہ اجتماع، اہل حدیث کانفرنس، سیرت النبی ﷺ کانفرنس، شہداء اہل حدیث کانفرنس، جشن صد سالہ دیوبند، مدارس کے سالانہ، ماہانہ، ہفتہ وار دورے وغیرہ کوئی اتہ پتہ ملتا ہے؟

(8) کیا قرن اول میں بھوک ہڑتالیں، احتجاجی جلسے، جلوس ہوئے تھے؟

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

اگر سچے ہو تو دلیل لاؤ! اور اگر یہ کہو کہ ان پروگراموں کا مقصد "تبلیغ دین" اور "عظمت رسالت" کا اظہار ہے، ان کی اصل پہلے زمانوں میں موجود تھی، آج صرف طریقہ بدل گیا ہے۔

تو ہم بھی یہی کہیں گے کہ آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکرِ ولادت، جشنِ میلاد کی اصل قرآن و حدیث اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود ہے یہی محفلِ میلاد اور جشنِ میلاد کا مقصد ہے، صرف انداز بدل گیا، حقیقت وہی ہے، کیونکہ انداز بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی۔

جس طرح ظاہری زمانہ رسالت مین تیروں، نیزوں، بھالوں اور تلواروں سے جنگ ہوتی تھی اور آج جدید آلات سے ہو رہی ہے، ایسے ہی آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوشی اس وقت بھی تھی اور آج بھی جدید انداز میں موجود ہے۔ اسے بھی کوئی صاحب غلط نہیں کہہ سکتا۔

غواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے؟

میلاد منانے کے فوائد:

میلاد منانے کے درج ذیل فوائد ہیں:

اس سے شرک کی نفی ہوتی ہے اور توحید الٰہی کا اعلان، کیونکہ خدا کا میلاد نہیں ہوا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد ہوا ہے اخدا کی شان: لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝۳ ہے۔ لہٰذا میلاد منا کر ہم بتا دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا نہیں بلکہ محبوبِ خدا (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منا کر خدا تعالیٰ کی سب سے عظیم نعمت کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

میلاد منا کر دنیا والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و شوکت اور رفعت و منزلت سے آگاہ کرتے ہیں کہ

جیسے ہمارے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

میلاد منا کر ختمِ نبوت کا اعلان عام کرتے ہوئے ہم بتا دیتے ہیں کہ ہم آج بھی دامنِ

مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں۔

میلاد منانے سے محبتِ رسول ﷺ میں اضافہ اور آپ ﷺ کی سیرتِ مقدسہ کو سن کر آپ ﷺ کی پیروی کا جذبہ ابھرتا ہے اور یہی جذبہ مومن کیلئے سرمایہ حیات ہے۔

محبان رسول ﷺ کو ہماری دعوت ہے کہ آئندہ صفحات میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ مستند کتب کے حوالہ جات سے پڑھیں اور پھر آؤ ہم سب مل کر میلاد منائیں۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے	ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں	چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں	ذکر آیاتِ ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل	یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح وشام	جان کافر پر قیامت کیجئے

خیر اندیش

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محفلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تذکرہ میلاد:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی محفل میں اپنا میلاد پڑھ کر اپنا میلاد منایا چنانچہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم باول امری انا دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وقد خرج لھا نور اضاء لھا منہ قصور الشام۔

ترجمہ: ''بیشک میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخری نبی لکھا ہوا تھا جب آدم علیہ السلام اپنی خمیر میں لوٹ رہے تھے، میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں میں دعائے ابراہیم (علیہ السلام) ہوں اور بشارتِ عیسیٰ (علیہ السلام) ہوں اور اپنی ماں کا وہ نظارہ ہوں جو انہوں نے میرے میلاد کے وقت دیکھا کہ ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا جس سے ان کیلئے شام کے محلات روشن ہو گئے۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 127۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 513۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 18، صفحہ 252۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 6، صفحہ 89-90۔ دلائل النبوۃ، جلد 18، صفحہ 130۔ صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 313۔ رقم الحدیث 6404۔ تاریخ کبیر للبخاری، جلد 5، صفحہ 346، رقم الحدیث 1736 / 7857۔ مسند طیالسی، صفحہ 155، رقم الحدیث 1145۔ مسند الفردوس، جلد 1 صفحہ 46، رقم الحدیث 113۔ السیرۃ النبوۃ لابن عساکر، جلد 1 صفحہ 127۔ البدایہ والنھایہ، جلد 2، صفحہ 275۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 222۔ خصائص الحبیب للسیوطی، جلد 1، صفحہ 79۔ المنتظم فی تاریخ الامم والملوک لابن جوزی، جلد 2، صفحہ 248۔ مسند الشامیین لطبرانی، جلد 2، صفحہ 4020، رقم الحدیث 1582)

☆ حافظ ہیثمی فرماتے ہیں کہ ''اس حدیث کی سند حسن ہے''۔

(مجمع الزوائد' جلد 8' صفحہ 332)

سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور تذکرہ میلاد:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس اپنے میلاد کا تذکرہ کیا۔ چنانچہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

تذاکر رسول ﷺ وابوبکر رضی اللہ عنہ میلادھما عندی

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق h نے میرے پاس اپنے اپنے میلاد کا تذکرہ کیا۔''
(مجمع الزوائد' جلد 9' صفحہ 63۔ المعجم للطبرانی' جلد 1' صفحہ 58)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوموار کا روزہ رکھ کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان رسول اللہ ﷺ سئل عن صوم الاثنین، قال: ذاک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت او انزل علی فیہ۔

ترجمہ: ''بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن میری بعثت ہوئی اور اسی دن میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا۔''

(صحیح مسلم' جلد 1 صفحہ 368۔ سنن کبریٰ للنسائی' جلد 2 رقم الحدیث 38182۔ سنن کبریٰ للبیہقی' جلد 4' صفحہ 286' رقم الحدیث' صفحہ 179۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 296 -297۔ مشکوٰۃ المصابیح' صفحہ 179۔ مصنف عبدالرزاق' جلد 4' صفحہ 296۔ مسند ابویعلیٰ موصلی' جلد 1' صفحہ 134' رقم الحدیث 44)۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ضیافت میلاد:

☆ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد شریف مناتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا

شکرادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں بکرے ذبح کرکے ضیافت کا اہتمام کیا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان النبی ﷺ عق عن نفسه بعد النبوه

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔''

(سنن کبریٰ للبیہقی' جلد 9' صفحہ 300' رقم الحدیث 43۔ فتح الباری' جلد 9' صفحہ 595۔ تہذیب الاسماء واللغات' جلد 2' صفحہ 557' رقم الحدیث 962۔ تہذیب التہذیب' جلد 5' صفحہ 340' رقم الحدیث 661۔ تہذیب الاکمال' جلد 16' صفحہ 32)

☆ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 911ھ اس حدیث مبارکہ سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوشی کا اظہار کرنے پر استدلال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

''یومِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کے حوالہ سے ایک اور دلیل مجھ پر ظاہر ہوئی ہے جسے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلانِ نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا، باوجود اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبدالمطلب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے ساتویں روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیقہ کرچکے تھے۔ اور عقیقہ دوبار نہیں کیا جاتا۔ پس یہ واقعہ اسی پر محمول کیا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آپ کو اللہ کی طرف سے رحمۃ للعالمین اور اپنی امت کے مشرف ہونے کی وجہ سے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کے لئے خود عقیقہ کیا۔ اسی طرح ہمارے لیے بھی مستحب ہے کہ ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یومِ میلاد پر خوشی کا اظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات بجالائیں اور خوشی کا اظہار کریں۔''

(حسن المقصد فی عمل المولد' صفحہ 65' 64)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا اعزاز بیان کرکے اپنا میلاد

منایا:

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کرامتی عند ربی ولدت مختوما مسرورا۔

ترجمہ: ''میرے رب کے ہاں میری یہ بھی کرامت (اعزاز) ہے کہ میں ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوا''۔

(مجمع الزوائد' جلد 8' صفحہ 391۔ المعجم الکبیر الطبرانی' جلد 2' صفحہ 59۔ دلائل النبوۃ' جلد 1' صفحہ 100 لابی نعیم۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' جلد 1 صفحہ 54)

☆ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اول ما خلق اللہ نوری

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا''

(زرقانی شرح مواہب لدنیہ جلد 1' صفحہ 48۔ مدارج النبوۃ' جلد 2' صفحہ 2۔ مرقات المفاتیح' جلد 1' صفحہ 167۔ مطالع المسرات' صفحہ 129۔ تفسیر روح المعانی' جلد 5' جزء 8' صفحہ 71۔ مکتوبات امام ربانی' دفتر سوم' مکتوب نمبر 122)

تذکرہ پیدائش و بعثت اور محفلِ میلاد:

☆ حضور نبی کریم علیہ السلام نے اپنی پیدائش اور بعثت کا تذکرہ کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیدائش اور بعثت سے متعلق ارشاد فرمایا:

کنت اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث

ترجمہ: ''میں پیدائش میں تمام انبیاء علیہم السلام سے اول ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں''۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم' جلد 1' صفحہ 6۔ خصائص کبریٰ' جلد 1۔ در منثور' جلد 5' صفحہ 185۔ تفسیر ابن کثیر' جلد 3' صفحہ 469)

تذکرہ نورانیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محفلِ میلاد:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نورانیت بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔" اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کون سی چیز پیدا کی؟"

تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرما کر اس میں ہر خیر پیدا کی' اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی اور جب اس نور کو پیدا فرمایا تو اسے بارہ ہزار سال تک مقام قرب پر اپنے سامنے فائز رکھا۔

پھر اس کے چار حصے کیے' ایک حصہ سے عرش و کرسی، دوسرے حصہ سے حاملین عرش، اور (تیسرے حصے) خازنین کرسی پیدا کیے' پھر چوتھے حصہ کو مقامِ محبت پر بارہ ہزار سال قائم رکھا۔

پھر اسے چار میں تقسیم کیا ایک سے قلم' دوسرے سے لوح' تیسرے سے جنت بنائی' پھر چوتھے کو مقامِ خوف پر بارہ ہزار سال رکھا۔

پھر اس کے چار اجزا کیے ایک جز سے فرشتے' دوسرے سے سورج، تیسرے سے چاند اور ستارے بنائے۔ پھر چوتھے جز کو مقامِ رجاء پر بارہ ہزار سال تک رکھا۔

پھر اس کے چار اجزاء بنائے ایک سے عقل' دوسرے سے علم و حکمت، تیسرے سے عصمت و توفیق بنائی۔ پھر چوتھے کو بارہ ہزار سال تک مقامِ حیاء پر رکھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر نظرِ کرم فرمائی تو اس نور کو پسینہ آیا' جس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے جھڑے تو اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبی کی روح یا رسول کی روح پیدا کی۔

پھر ارواح انبیاء نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سانسوں سے تا قیامت اولیاء شہداء سعادت مندوں اور فرمانبرداروں کو پسند فرمایا۔ پس عرش و کرسی میرے

نور سے' کروبیوں میرے نور سے' روحانیوں میرے نور سے' فرشتے میرے نور سے' جنت اور اس کی تمام نعمتیں میرے نور سے، ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے' سورج و چاند اور ستارے میرے نور سے، عقل و توفیق میرے نور سے، شہداء سعادت مند اور صالحین میرے نور کے فیض سے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار پردے پیدا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے نور کے چوتھے جز کو ہر پردہ میں ہزار سال رکھا اور یہ مقامات عبودیت سکینہ صبر اور صدق یقین تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ہزار سال تک اس پردہ میں غوطہ زن رکھا۔ جب اسے ان پردوں سے نکالا اور اسے زمین پر متمکن کیا تو اس سے مشرق و مغرب یوں روشن ہوئے جیسے تاریک رات میں چراغ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین سے پیدا کیا تو ان کی پیشانی میں نور رکھا۔ پھر اسے شیث علیہ السلام کی طرف منتقل کیا، پھر وہ طاہر سے طیب اور طیب سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا ہوا عبداللہ بن عبدالمطلب کی پشت میں اور حضرت آمنہ بنت وہب کے شکم میں آیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں پیدا فرما کر رسولوں کا سردار آخری نبی رحمۃ للعالمین اور روشن اعضاء والوں کا قائد بنایا۔ اے جابر! یوں تیرے نبی کی تخلیق کی ابتدا ہوئی۔"

(الجزء المفقود من منصف عبدالرزاق' رقم الحدیث 18۔ المواہب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 71-72۔ شرح شفاء للقاری' جلد 2 صفحہ 416۔ مولد الروی فی المولد النبوی' صفحہ 42 تا 45۔ حقیقت محمدیہ باب فی تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ تفسیر روح المعانی' جلد 17 صفحہ 105۔ کشف الخفاء ص 311 اور 312۔ عقد الجواہر الثمین میں نمبر۔ الفضل المبین صفحہ 337 تا 343۔ السیرۃ الحلبیہ جلد 1 ص 30۔ تاریخ الخمیس جلد 1 صفحہ 19'20۔ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات صفحہ 129' 221 اور 264۔ فیض الحرمین مترجم صفحہ 98۔ سر الاسرار صفحہ 12۔ فتاویٰ حدیثیہ صفحہ 51'52۔ الحدیقۃ الندیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ ص 375 جلد 2۔ تواریخ حبیب الہ باب اول فصل اول صفحہ 9۔ صلاۃ الصفا صفحہ 38 تا 40۔ شواہد النبوۃ اردو ترجمہ صفحہ 6۔ نظم المتناثر من الحدیث المتواتر صفحہ 111۔ الانوار المحمدیہ صفحہ 371۔ خیر البیان فی مولد سید الانس والجان صفحہ 45۔46۔ مدارج النبوۃ جلد 5 صفحہ 125۔ تفسیر نیشاپوری

جلد 8 صفحہ 58۔تفسیر عرائس البیان جلد 1 صفحہ 238۔الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 20۔شرف المصطفیٰ جلد 1 صفحہ 703للخرکوشی۔ تلقیح المفہوم رقم الحدیث 128)۔

اس کے علاوہ اس حدیث مبارکہ کو مخالفین اہلِ سنت میں سے دیوبندی فرقہ کے امام اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''نشر الطیب'' میں نہ صرف نقل کیا ہے بلکہ اس پر پورا باب باندھا ہے۔پہلی فصل ''نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے بیان میں۔اور مولوی ذکریا مصنف ''فضائل اعمال'' نے ''العطور المجموعہ'' صفحہ 41 پر نقل کیا ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام کے سامنے تذکرہ میلاد:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کے سامنے اپنی نورانیت کا تذکرہ کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أن رسول الله ﷺ سال جبریل فقال یاجبریل کم عمرت من السنین؟ فقال یارسول لست اعلم غیر ان فی الحجاب الرابع نجما یطلع فی کل یسبعین الف سنة مرة رأیته اثنین الف مرة فقال: یاجبریل وعزة وبی جل جلاله انا ذلك الکواکب۔

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریلِ امین علیہ السلام سے پوچھا: ''اے جبریل! بتاؤ تمہاری عمر کتنی ہے؟''

جبریل نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عمر کا تو مجھے کوئی اندازہ ہی نہیں بس اتنا یاد ہے کہ (کائنات بننے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حجابات عظمت میں سے) چوتھے پردہ عظمت میں ایک (نورانی) ستارہ ستر ہزار (70000) سال کے بعد ایک مرتبہ چمکا کرتا تھا، اور میں نے وہ ستارہ بہتر ہزار (72000) مرتبہ دیکھا ہے۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مسکرا کر) فرمایا: ''مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم اے جبریل! وہ ستارہ تو میں ہی تھا۔'' (السیرۃ الحلبیہ' جلد 1' صفحہ 47)

اک ستارہ عرش کی تعمیر سے پہلے بھی تھا
کملی والا خاک کی تعمیر سے پہلے بھی تھا

اور

فرشتے تھے نہ آدم تھا نہ ظاہر تھا خدا پہلے
بنے ساری خدائی سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے

☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والدِ گرامی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

ان النبی ﷺ قال کنت نورا بین یدی ربی قبل خلق آدم علیہ السلام باربعة عشر الف عام۔

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کی بارگاہ میں نوری صورت میں موجود تھا۔''
(السیرۃ الحلبیہ جلد 1 صفحہ 47)

فائدہ: اس روایت کو مخالفینِ میلاد کے ایک گروہ کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی اپنی کتاب ''نشر الطیب'' صفحہ 17 پر نقل کیا ہے۔

ایک ضروری وضاحت:

بظاہر تو اس روایت اور اس سے دوسری روایت میں ٹکراؤ نظر آتا ہے کہ پہلی روایت کے لحاظ سے مدت زیادہ بنتی ہے اور دوسری روایت میں صرف چودہ ہزار سال بنتی ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ:

''چودہ ہزار والی روایت میں کم کی نفی ہے زیادہ کی نفی نہیں لہٰذا شبہ نہ رہا۔ رہی یہ بات کہ تخصیص کیوں فرمائی گئی تو ممکن ہے جس مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا اس میں کوئی تذکرہ ہی ایسا چل رہا ہو یعنی کسی حوالہ سے چودہ سال کی مدت کا ذکر یا سوال ہوا ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ضمن میں جواب ارشاد

فرمایا ہو۔"

(نشر الطیب، صفحہ 17)

تذکارِ اسمِ محمد ﷺ اور محفلِ میلاد:

☆ حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا:

"یارسول اللہ ﷺ! آپ کب سے شرفِ نبوت کے ساتھ مشرف ہو چکے تھے؟" تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کی طرف قصد فرمایا اور ان کو سات طبقات کی صورت میں تخلیق فرمایا اور عرش کو ان سے پہلے بنایا تو عرش کے پائے پر محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء لکھا، اور جنت کو پیدا فرمایا جس میں بعد ازاں حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو ٹھہرایا تو میرا نامِ نامی جنت کے دروازوں پر، اس کے درختوں کے پتوں اور اہلِ جنت کے خیموں پر لکھا، حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام کے روح وجسم کا باہمی تعلق نہیں ہوا تھا پس جب ان کی روح کو جسم میں داخل فرمایا اور زندگی عطا فرمائی تو تب انہوں نے عرش معظم کی طرف نگاہ اٹھائی تو میرے نام کو عرش پر لکھا ہوا دیکھا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ "یہ تمہاری اولاد کے سردار ہیں۔" جب ان کو شیطان نے دھوکہ دیا تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں توبہ کی اور میرے نام سے ہی شفاعت طلب کی۔"

(الوفاء باحوال المصطفیٰ، جلد 1، صفحہ 33)

☆ امام احمد بن محمد بن قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ:

انه لما خلق الله تعالیٰ آدم الهمه ان قال یارب لم کنیتنی ابا محمد قال الله تعالیٰ یاآدم ارفع رأسك فرفع رأسه فرای نور محمد ﷺ فی سرادق العرش فقال یارب ماهذا النور قال هذا نور نبی من ذریتك اسمه فی السماء احمد وفی الارض محمد

لولاہ ما خلقتك ولا خلقت سماء ولا ارضا۔

ترجمہ: ''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو آپ علیہ السلام کو نامِ محمد کے ساتھ ابومحمد کی کنیت سے بلایا۔ آپ نے عرض کیا: ''باری تعالیٰ! میری یہ کنیت کیسے ہے؟''

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اپنا سر اٹھاؤ''

آپ نے اوپر دیکھا تو عرش پر نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: ''باری تعالیٰ! یہ نور کس کا ہے؟''

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نور ہے، یہ تیری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا نام آسمانوں میں احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور زمین پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، اگر میں اسے پیدا نہ کرتا تو نہ تمہیں پیدا کرتا اور نہ زمین اور آسمان کو پیدا کرتا۔''

(المواہب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 19)

☆ علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ نے اس حدیث کی کیا خوب ترجمانی کی۔

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
ہو نہ یہ ساقی تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہوں تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

☆ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''جب اللہ تعالیٰ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکرِ بشری کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم دیا کہ ''ایسی مٹی میرے پاس لے آؤ جو

میرے محبوبِ پاک کے جسمِ اقدس اور جسدِ اطہر کی تخلیق کے لائق ہو"۔

تو وہ سفید مٹی کی ایک مٹھی روضہ اطہر والی جگہ سے لے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئے تو امرِ خداوندی سے اس کو تسنیم کے پانی سے گوندھا گیا۔ پھر نورِ نبوت اس میں رکھ کر اس کو عرش و کرسی لوح و قلم اور آسمانوں اور زمینوں میں ہر جگہ پھرایا گیا تا کہ ہر شے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شرف و کمال کو پہچان لے۔"

آپ ہی سے مروی ہے کہ "تخلیقِ آدم علیہ السلام کے بعد نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو ان کی پشت میں ودیعت کیا گیا جو کہ آدم علیہ السلام کی پیشانی سے جھلکنے والے انوار سے محسوس ہوتا تھا۔ اور ان سے کہا گیا "اے آدم علیہ السلام! یہ تیری نسل میں پیدا ہونے والے انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں۔"

جب حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر میں حضرت شیث علیہ السلام منتقل ہوئے تو وہ نور بھی حضرت حواء کے بطنِ اقدس کی طرف منتقل ہو گیا، وہ ہر دفعہ دو جڑواں بچوں کو جنم دیتی تھیں ماسوائے حضرت شیث علیہ السلام کے، کیوں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبی جدِ امجد ہونے کی برکت سے تنہا پیدا ہوئے اور سب بھائیوں سے مرتبہ و کمال کے لحاظ سے یکتا ہیں۔ نبی الانبیاء علیہ السلام کا نورِ انور یکے بعد دیگرے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں منتقل کیا تا آنکہ آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔"

اور ایک روایت میں ہے کہ "حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ "تمہاری پشت میں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نورِ مبارک ہے اسے پاکیزہ رحم میں منتقل کرنا سوائے پاک عورتوں کے کسی کا رحم اس نور کا مسکن اور ٹھکانہ نہیں بن سکے گا۔"

سو یہ وصیت نسلاً بعد نسلاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نسب مبارک کا ہر فرد اپنے بیٹے کو کرتا رہا تا آنکہ یہ نور تمام زمانوں میں پاکیزہ پشتوں اور پاکیزہ رحموں سے منتقل ہوتا ہوا

حضرت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت مبارک تک آن پہنچا۔"
(المواہب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 23۔الوفاء با حوال المصطفیٰ جلد 1 صفحہ 34:35)

اللہ نے اپنے نور کا جلوہ دکھا دیا
سب نور کو ملا کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا دیا

ولادتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت نور کی بارش:

☆ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان سے بیان کیا کہ:

شهدت آمنة لما ولد رسول الله ﷺ فلما ضربها المخاض نظرت لنجوم تدلى حتى انى لاقول: انها لتقعن علىّ فلما ولدت خرج منها نورا ضاء له البيت الذى نحن فيه والدار فلما شيء انظر اليه الانور

ترجمہ: "جب ولادتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت آیا تو میں سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے پاس تھی میں دیکھ رہی تھی کہ ستارے آسمان سے نیچے ڈھلک کر قریب ہو رہے ہیں یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ وہ میرے اوپر گر پڑیں گے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا سے ایسا نور نکلا جس سے پورا گھر جس میں ہم تھے اور حویلی جگمگ کرنے لگی اور مجھے ہر ایک چیز میں نور ہی نور نظر آیا۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 25 صفحہ 147۔186 رقم الحدیث 355۔457۔ اعلام النبوۃ جلد [illegible] صفحہ 247۔ تاریخ الامم والملوک للطبری جلد 1 صفحہ 454۔ الآحاد والمثانی صفحہ [illegible] رقم الحدیث 1094)

☆ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا خود اپنے اس عظیم بیٹے کی ولادت کے واقعات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں:

لما فصل منى خرج معه نورا ضاء له مابين المشرق الى

المغرب۔

ترجمہ: ''جب سرورِ دو عالم ﷺ کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا جس سے مشرق تا مغرب سب آفاق روشن ہو گئے۔''

(السیرۃ النبویہ لابن عساکر' جلد 3' صفحہ 46۔ صفوۃ الصفوہ' جلد 1 صفحہ 52۔ طبقات ابن سعد' جلد 1' صفحہ 102۔ البدایہ والنہایہ' جلد 2' صفحہ 264۔ کفایۃ الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب' جلد 1' صفحہ 79۔ سیرت حلبیہ' جلد 1 صفحہ 83۔ لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف' لابن رجب حنبلی' صفحہ 172)

☆ ایک دوسری روایت میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

''وقتِ ولادت مجھ سے ایک ایسا نور خارج ہوا جس کی ضوء پاشیوں سے میری نگاہوں میں شام اور بصریٰ کے محلات اور بازار روشن ہو گئے یہاں تک کہ میں نے بصریٰ میں چلنے والے اونٹوں کی گردنیں بھی دیکھ لیں۔''

(صحیح ابن حبان' جلد 14' صفحہ 313۔ رقم الحدیث 6454۔ مصنف عبد الرزاق' جلد 5' صفحہ 318۔ سنن دارمی' جلد 1' صفحہ 25' رقم الحدیث 13۔ طبقات ابن سعد' جلد 1' صفحہ 152۔ المعجم الکبیر لطبرانی' جلد 24' صفحہ 214' رقم الحدیث 545۔ الاحاد والمثانی للشیبانی جلد 3 صفحہ 54 رقم الحدیث 545۔ الاحاد والمثانی للشیبانی' جلد 6' صفحہ 397 رقم الحدیث 2446۔ مستدرک حاکم' جلد 2' صفحہ 673' رقم الحدیث 4230۔ مجمع الزوائد' جلد 8 صفحہ 222۔ موارد الظمآن' صفحہ 512' رقم الحدیث 2093۔ السیرۃ النبویہ لابن اسحاق' جلد 1' صفحہ 97۔ الکامل فی التاریخ لابن اثیر' جلد 1' صفحہ 459۔ تاریخ الامم والملوک جلد 1' صفحہ 455۔ تاریخ دمشق الکبیر' جلد 3' صفحہ 466۔ تاریخ دمشق الکبیر' جلد 1 صفحہ 171۔ 172۔ السیرۃ النبویہ لابن عساکر' جلد 3' صفحہ 42۔ البدایہ والنہایہ' جلد 2' صفحہ 275۔ السیرۃ النبویہ لاحمد بن زینی دحلان' جلد 1' صفحہ 46۔ سیرت حلبیہ' جلد 1' صفحہ 83۔ کفایہ الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب' جلد 1' صفحہ 78۔ لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف' صفحہ 173)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانے کی فضیلت بیان کرکے اپنا میلاد منایا

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بعثت من خیر قرون بنی اٰدم قرنا فقرنا حتی کنت من القراٰن الذی کنت منه

ترجمہ: ''میں ہر زمانے میں بنو آدم کے بہترین لوگوں میں بھیجا گیا ہوں حتی کہ جس زمانے میں، میں ہوں۔''

(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 503۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 373۔ مشکوۃ المصابیح صفحہ 511)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قبیلے اور نسب کی فضیلت و شرافت بیان کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے، گویا انہوں نے (آپ کے نسب کے متعلق کچھ سنا تھا) پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

من انا فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا فانا خیرھم وخیرھم بیتا۔

ترجمہ: ''میں کون ہوں؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ''آپ پر سلامتی ہو، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے سب سے بہتر گروہ میں رکھا پھر جب قبائل پیدا کیے تو مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا، جب جانیں پیدا کیں تو مجھے سب سے بہتر جان میں رکھا، پھر جب گھر پیدا کیے تو مجھے سب سے بہتر گھر میں

رکھا۔ پس میرا گھر بھی سب سے بہتر اور میری جان بھی سب سے بہتر ہے۔''

(جامع ترمذی' جلد 2' صفحہ 251۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 1' صفحہ 210۔ دلائل النبوۃ للبیہقی' جلد 1' صفحہ 167۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم' جلد 1' رقم الحدیث 16۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 513۔ مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 276۔ مصنف ابن ابی شیبہ' جلد 7' صفحہ 409)

☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ اصطفیٰ من ولد ابراھیم اسماعیل واصطفیٰ ولد اسمعیل بنی کنانہ واصطفیٰ قریشا من کنانہ واصطفیٰ من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم میں سے اسماعیل کو چنا اور اولاد اسماعیل میں سے کنانہ کو چنا' بنو کنانہ سے قریش کو چنا' قریش سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم سے مجھے چنا۔''

(صحیح مسلم' جلد 2' صفحہ 245۔ جامع ترمذی' جلد 2' صفحہ 201۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 4' صفحہ 107۔ مشکوٰۃ المصابیح' صفحہ 511۔ جامع ترمذی' کتاب المناقب۔ طبقات کبریٰ' جلد 1 صفحہ 7۔ دلائل النبوۃ للبیہقی' جلد 1 صفحہ 165)

☆ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم الارض نصفین فجعلنی فی خیرھما' ثم قسم النصف علی ثلاثۃ فکنت فی خیر ثلث منھا' ثم اختار العرب من الناس' ثم اختار قریشا من العرب' ثم اختار بنی ھاشم من قریش' ثم اختار بنی عبدالمطلب من بنی ھاشم' ثم اختارنی من بنی عبدالمطلب۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے زمین کے دو حصے کیے اور مجھے ان میں سے سب سے اچھے حصے میں رکھا' پھر اس نصف کے تین حصے کیے اور مجھے ان میں سے تیسرے حصہ میں رکھا جو سب سے بہتر اچھا اور افضل تھا۔ پھر لوگوں میں سے عرب کو چنا' پھر

عرب سے قریش کو چنا، پھر قریش سے بنو ہاشم کو چنا' پھر بنو ہاشم سے (حضرت) عبدالمطلب کو چنا، پھر (حضرت) عبدالمطلب کی اولاد میں سے مجھے چنا۔''

(طبقات ابن سعد جلد 1' صفحہ 8۔ کنز العمال' رقم الحدیث 22321۔ جمع الجوامع' رقم الحدیث 15307)

☆ حضرت سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الله عزوجل خلق السموت سبعا فاختار العليا منها فا سكنها من شاء من خلقه ثم خلق الخلق فاختار من الخلق آدم واختار من بني آدم العرب واختار من العرب مضر واختار من مضر قريشاً واختار من قريش بني هاشم واختارني من بني هاشم فانا من خيار الى خيار فمن احب العرب فبحبي احبهم ومن ابغض العرب فببغضي ابغضهم

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اور ان میں سے اوپر والے آسمان کو فضیلت دی اور ان میں جس مخلوق کو چاہا رکھا۔ اور سات زمینوں کو پیدا کیا اور ان میں اوپر والی زمین کو فضیلت اور اس میں جس مخلوق کو چاہا رکھا۔ مخلوق کو پیدا کیا تو اس میں بنو آدم کو سب مخلوق پر فضیلت دی اور بنو آدم میں سے عرب کو چن لیا اور عرب میں مضر کو چن لیا' مضر سے قریش کو چن لیا' قریش سے بنو ہاشم کو چن لیا اور بنو ہاشم سے مجھے چن لیا' جس نے عربوں سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے عربوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔''

(دلائل النبوۃ لابی نعیم' جلد 1' صفحہ 58-59' رقم الحدیث 18۔ المعجم الکبیر' رقم الحدیث 365۔ مجمع الزوائد جلد 8' صفحہ 615۔ مستدرک حاکم' جلد 4' صفحہ 73۔ دلائل النبوۃ للبیہقی' جلد 1' صفحہ 171-172۔ البدایہ والنہایہ جلد 2' صفحہ 211)۔

☆ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن کعب بن لوی بن غالب بن مہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں۔ جب بھی لوگوں کے دوگروہ ہوئے مجھے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے سب سے بہتر گروہ میں رکھا، پس میرا اپنے باپ سے ظہور ہوا (میلاد ہوا) تو مجھے زمانہ جاہلیت کی بدکاریوں میں سے کسی چیز نے نہیں چھوا اور میں نکاح کے ذریعے پیدا ہوا اور میں بدکاری کے ذریعے پیدا نہیں ہوا۔ حتی کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر میں اپنے ماں باپ تک پہنچا۔ پس میں بھی تم سے خیر اور بہتر ہوں اور میرے باپ بھی تم سے خیر اور بہتر ہیں۔''

(دلائل النبوۃ للبیہقی' جلد 1 صفحہ 174-175۔ تاریخ دمشق الکبیر جلد 3' صفحہ 29-30 رقم الحدیث 557۔ البدایہ والنہایہ جلد 2' صفحہ 208)

☆ حضرت سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ

''انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''ہم آپ کی قوم سے یہ سنتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال ایسی ہے جیسے کچرا کنڈی (گھوالے) میں کھجور کا درخت اگ گیا ہو۔''

تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔''

راوی نے کہا ہے کہ ''ہم نے اس سے پہلے آپ کو ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں سنا تھا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سنو! بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا پھر اس کے دوگروہ کیے اور مجھ کو ان میں سے سب سے افضل اور سب سے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے قبائل بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کے گھر بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر

گھر میں رکھا۔ پس میرا گھرانا سب سے افضل اور سب سے بہتر ہے اور میں خودسب سے افضل اور سب سے بہتر ہوں۔''

(مسند امام احمد بن حنبل' جلد 4' صفحہ 165-166۔ سنن ابن ماجہ' رقم الحدیث 140۔ جامع ترمذی' جلد 2' صفحہ 201' رقم الحدیث 3758' قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح۔ المعجم الکبیر' جلد 20' صفحہ 286' رقم الحدیث 13864۔ دلائل النبوۃ للبیہقی' جلد 1' صفحہ 168-169)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے آباؤ اجداد کی پاکیزگی اور شرافت بیان کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے (یعنی میرے نور) کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا۔ اس کے بعد مجھے حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں رکھا۔ جب ان کی کشتی کنارے لگ رہی تھی میں ان کے ساتھ تھا' پھر مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں رکھا گیا' اس طرح میں پاک پشتوں سے ہوتا ہوا پاک شکموں میں منتقل ہوا اور اپنے والدین کے ہاں آ گیا۔''

(کتاب الشفاء' جلد 1 صفحہ 48۔ الخصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 39۔ الوفا' جلد 1 صفحہ 35)

☆ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں' آدم علیہ السلام سے لے کر حتیٰ کہ میں اپنی ماں سے پیدا ہوا زنا سے پیدا نہیں ہوا۔''

(المعجم الاوسط الطبرانی' رقم الحدیث 4725۔ دلائل النبوۃ جلد 1' رقم الحدیث 14۔ [illegible] جلد 1' صفحہ 174۔ مجمع الزوائد' جلد 8' صفحہ 217)

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے ماں باپ کبھی زنا سے نہیں ملے اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ سے پاکیزہ پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل فرماتا رہا در آں حالیکہ وہ صاف اور

مہذب تھے اور جب بھی دو شاخیں نکلیں میں ان میں سے سب سے بہتر شاخ میں تھا۔"

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، جلد 1، صفحہ 57۔ الخصائص الکبریٰ جلد 1، صفحہ 64۔ تہذیب تاریخ دمشق، جلد 1، صفحہ 349)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب بھی لوگوں کے دو فرقے (حصے) ہوئے اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے بہتر فرقہ میں رکھا۔ پس مجھے اپنے والدین سے اس حال میں نکالا (پیدا کیا) گیا کہ مجھے زمانہ جاہلیت کی کوئی چیز نہیں پہنچی تھی اور میں نکاح سے نکالا (پیدا کیا) گیا۔ اور حضرت آدم سے لے کر میرے ماں، باپ تک میں زنا سے نہیں نکالا گیا، پس میں خود اور میرے آباؤ اجداد تم میں سب سے خیر اور افضل ہیں۔"

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 1، صفحہ 174۔ تاریخ دمشق کبیر، جلد 3 صفحہ 29 رقم الحدیث 555)

تذکرہ سفرِ نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا:"

آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو آپ اس وقت کہاں تھے؟"

تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا: "میں آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا اور جب مجھے کشتی میں سوار کرایا گیا تو میں اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں تھا، اور جب مجھے (آگ میں) ڈالا گیا تو میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھا، میرے والدین کبھی بدکاری پر جمع نہیں ہوئے اور اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ معزز پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا۔ میری صفت مہدی ہے، اور جب بھی دو شاخیں ملیں میں سب سے بہتر شاخوں میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے نبوت کا میثاق اور اسلام کا عہد لیا اور تورات وانجیل میں میرا ذکر پھیلایا گیا،

اور ہر نبی نے میری صفت بیان کی اور زمین میرے نور سے چمک اٹھی، اور بادل میرے چہرے سے برستا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا، اور آسمانوں میں میرے شرف کو زیادہ کیا، اور اپنے ناموں سے میرا نام بنایا' پس عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں۔'' (البدایہ والنھایہ جلد 2 صفحہ 211)

اسی مضمون کی حدیث مبارکہ امام ابن حجر عسقلانی نے ''المطالب العالیہ جلد 4 صفحہ 177'' اور امام جلال الدین السیوطی نے ''درمنثور جلد 6 صفحہ 298'' پر نقل کی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں تمام انبیاء علیہم السلام پر اپنی افضلیت بیان کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''ایک مرتبہ صحابہ کرام انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت وشان کے بارے میں تذکرہ فرمارہے تھے، کسی صحابی نے کہا کہ'' بیشک ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا''

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا ﴿۱۲۵﴾

ایک نے کہا'' حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا''

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا ﴿۱۶۴﴾

ایک نے کہا'' عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں'' (النساء: 171)

اور ایک صحابی نے فرمایا کہ'' آدم علیہ السلام کو اللہ نے چن لیا''

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا

اتنے میں سرورِ کائنات ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہاری گفتگو سنی اور (انبیاء کرام کی عظمت وشان سے متعلق) تمہارا تعجب کرنا بھی ملاحظہ کیا، یقیناً جیسا تم کہہ رہے تھے وہ (انبیاء کرام علیہم السلام) ایسے ہی تھے۔ مگر سنو! میں اللہ کا محبوب ہوں اور فخر سے نہیں کہتا میں ہی

قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ (ساری مخلوق ہوگی) فخر سے نہیں کہتا میں ہی سب سے پہلے جنت کا زنجیر (دروازہ) کھٹکھٹاؤں گا اور (کسی اور کیلئے نہیں بلکہ صرف) میرے لئے ہی جنت کے دروازے کھولے جائیں گے، پس اللہ مجھے جنت میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقراء و مومنین ہوں گے۔ میں (یہ بات) فخر سے نہیں کہتا۔ میں ہی اگلوں اور پچھلوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا ہوں اور میں (یہ بات) فخر سے نہیں کہتا۔"

(جامع ترمذی، رقم الحدیث 3616۔ سنن دارمی جلد 1، صفحہ 39 مشکوٰۃ شریف، صفحہ 13)

سبحان اللہ! وہ کتنا سہانا منظر ہوگا جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی محفل میں اپنے فضائل بیان کر رہے تھے۔ الحمد للہ ہماری اہلِ سنت کی محفلِ میلاد میں بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان ہوتے ہیں، معلوم ہوا کہ محفل سجانا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور محفل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کرنا بھی خود سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ (جیسا کہ اس حدیث مبارکہ اور اس سے پہلے والی احادیث سے ظاہر ہے)۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت کا افتتاح ہمارے پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔ آج کل ہمارے دفتروں کا افتتاح وزراء کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہی ہے اور جنت کا افتتاح بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی فرمائیں گے۔ اور جس کو بھی جنت ملے گی وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہی ملے گی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود تو فرما رہے ہیں کہ جنت میرے لیے ہی کھولی جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں کیسا انصاف والا کلام فرمایا کہ کسی کی شان کا انکار نہیں، لمحہ فکر یہ ہے کہ موجودہ دور کے نام نہاد توحید پرست لوگوں کیلئے جو سب کی شانوں کا انکار کر کے صرف اللہ اللہ کہہ رہے ہیں معلوم نہیں یہ کس توحید کی بات کرتے ہیں۔ جب کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب کی شانوں کا اظہار فرما رہے ہیں۔ کیونکہ میرے آقا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو آئے ہی سب کی شانوں کو ظاہر کرنے کے لئے ہیں۔

کسی نے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے یہ مصرعہ پڑھا:

شانِ یوسفی بھی گھٹی تو اسی در پہ گھٹی

آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی شان گھٹانے کے لئے نہیں آئے، بلکہ سب کی شانوں کو بڑھانے کے لئے آئے ہیں، البذا یہ مصرعہ اس طرح پڑھنا چاہئے:

شانِ یوسفی بھی بڑھی تو اسی در سے بڑھی

ایک نکتہ:

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "ولا فخر" بار بار کیوں فرمایا؟

علماء کرام نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک نکتہ بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میں فخر کیوں کروں، فخر تو وہ کریں جن کو میری سیادت و امامت ملی میں موسیٰ و عیسیٰ وسلیمان علیہم السلام یہ بھلا کیوں فخر کروں فخر تو وہ کریں جن کو میرے جیسا امام مل گیا اور پھر وہ کہتے پھریں:

مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہئے

جیسے ہر دن کا مالک اللہ تعالیٰ ہے لیکن بالخصوص فرمایا: مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ کیوں کہ آج اگرچہ کوئی انکار کر بھی سکتا ہے، لیکن قیامت کے دن تو کوئی انکار نہیں کر سکے گا، جب اعلان ہوگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۔ (القرآن) مگر وہاں ماننے کا ان کو فائدہ نہ ہوگا ایسے ہی آج کئی عظمت و رسالت کا انکار کرتے ہیں اس دن جب اپنی آنکھوں سے سارا کچھ دیکھ لیں گے تو انکار کی گنجائش تو نہیں ہوگی مگر وہاں کا ماننا فائدہ نہ دے گا لہذا آج امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان مان لو:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

حدیث مبارکہ کے آخری جملے کا ترجمہ کرتے ہوئے آپ نے اپنے مشہور زمانہ سلام

''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' میں کیا خوب فرمایا:

جس کے زیر لواء آدم ومن سوا
اس سزائے سعادت پہ لاکھوں سلام

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک کتاب لیکر حاضر ہوئے جو انہیں کچھ یہود نے دی تھی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو پڑھ کر غصے میں آ گئے اور ارشاد فرمایا:

''اے ابن خطاب! کیا تم یہود ونصاریٰ کی طرح اس میں حیران ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت لایا ہوں، ان سے کچھ مت پوچھو کہ کبھی ایسا ہوگا کہ وہ تمہیں حق بتائیں گے اور تم اس کو جھٹلا دو گے اور کبھی ایسا بھی ہوگا کہ وہ تمہیں ناحق بتائیں گے اور تم تصدیق کر بیٹھو گے۔ قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔''

(سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 116۔ فتاویٰ رضویہ جلد 9، حصہ اول، صفحہ 24۔ جامع الاحادیث، جلد 5، صفحہ 16)

☆ حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اتانی جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام فقال ان اللہ تعالیٰ یقول: لولاك خلقت الجنۃ ولولاك خلقت النار۔

ترجمہ: ''میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہوکر عرض کی: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اگر تم نہ ہوتے تو میں جنت کو نہ بناتا، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں دوزخ کو نہ بناتا''

(کنز العمال، جلد 11، صفحہ 431۔ جامع الاحادیث، جلد 5، صفحہ 19)

تشریح وتوضیح:

☆ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

''یعنی آدم وعالم سب تمہارے طفیل ہیں، تم نہ ہوتے تو مطیع وعاصی کوئی نہ ہوتا

جنت و نار کس کے لئے ہوتیں' اور جنت و نار اجزائے عالم سے ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔"

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

(تجلی الیقین' صفحہ 72)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب میں حسب ارشادِ الٰہی سیر سمٰوٰت سے فارغ ہوا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی:

"اے میرے رب! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے ابراہیم علیہ السلام کو تو نے خلیل بنایا' موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا' داؤد علیہ السلام کے لیے پہاڑ مسخر کیے' سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا اور شیاطین مسخر کیے' عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مردے جلائے' میرے لیے کیا کیا؟"

ارشاد ہوا: "کیا میں نے تجھے ان سے افضل و بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔"

(البدایہ والنھایہ' جلد 6' صفحہ 321۔ جامع الاحادیث' جلد 5' صفحہ 21)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا وموسیٰ نجیا واتخذنی حبیبا ثم قال: وعزتی وجلالی لاوثر علی خلیلی ونجی

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر فرمایا: "مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! بے شک اپنے پیارے کو اپنے خلیل و نجی پر فضیلت دوں گا۔"

(کنز العمال' جلد 11' صفحہ 406' رقم الحدیث 31893۔ درمنثور' جلد 2' صفحہ 231۔ تنزیہ الشریعہ لابن عراق' جلد 1' صفحہ 333۔ اللآلی المصنوعہ للسیوطی' جلد 1' صفحہ 141)

☆ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

قال لی جبرئیل علیہ السلام: قلبت الارض مشارقھا ومغاربھا فلم اجد رجلا افضل من محمد ولم اجد بنی اب افضل من بنی ھاشم۔

ترجمہ: ''حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے عرض کیا کہ میں نے زمین کے مشارق ومغارب الٹ پلٹ کر دیکھے مگر کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل نہ پایا نہ کوئی خاندان' مجھے خاندانِ بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا''

(مواہب لدینہ جلد' صفحہ۔ کنز العمال' جلد 12 'صفحہ 431 'رقم الحدیث 35499)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اعطیت خمسا ولم یعطھن احد من قبلی۔

ترجمہ'' مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے وہ کسی کو نہ ملیں''

(صحیح بخاری' جلد 1 'صفحہ 947۔ صحیح مسلم' جلد 1 'صفحہ 199۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 3' صفحہ 304۔ سنن کبریٰ للبیہقی' جلد 1 'صفحہ 212۔ مجمع الزوائد جلد 8 'صفحہ 59۔ حلیۃ الاولیاء' جلد 8' صفحہ 316۔ درمنثور' جلد 5 'صفحہ 237۔ البدایہ والنھایہ' جلد 6' صفحہ 291)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فضلت علی الانبیاء بخصلتین۔

ترجمہ'' مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر دو باتوں میں فضیلت دی گئی''

(مجمع الزوائد' جلد 8 'صفحہ 225۔ فتح الباری' جلد 1 'صفحہ 439)

☆ حضرت عبادہ بنت صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان جبرئیل بشرنی بعشر لم یوتھن نبی قبلی۔

ترجمہ: ''جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی' جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں''۔ (مجمع الزوائد' جلد 10 'صفحہ 160۔ فتح الباری' جلد 11 'صفحہ 263)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

☆ آپ ان احادیث مبارکہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:

''ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں، کسی میں کچھ فضائل شمار کئے گئے، کسی میں کچھ، کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائیں گی، یا دو یا دس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلتیں منحصر، ماشا اللہ ان تمام انبیاء و مرسلین و خلق اللہ اجمعین پر تفصیل نام و عام مطلق ہے، کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں ملا، اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔''

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا؟ کس کے ہاتھ سے ملا؟ کس کے طفیل میں ملا؟ کس کے پرتو سے ملا؟ اسی اصل پر فضل و منبع پر جود و سرا ایجاد و تخم وجود سے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(فتاویٰ رضویہ قدیم جلد 9 حصہ اول صفحہ 117)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعثت کا ایک اہم مقصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لقد جاء کم رسول الیکم لیس بوھن ولا کسل لیحیی قلوبا غلفا ویفتح اعینا عمیا ویسمع اذانا صما ویقسم السنة عوجا حتی یقال لا الہ الا اللہ وحدہ۔

ترجمہ: ''بیشک تشریف لایا تمہارے پاس وہ رسول تمہاری طرف بھیجا ہوا، ضعف و کاہلی سے پاک ہے تاکہ وہ رسول زندہ فرمادے غلاف چڑھے (یعنی غافل) دل۔ اور وہ رسول کھول دے اندھی آنکھیں اور وہ رسول شنوا کردے بہرے کانوں کو اور وہ رسول سیدھی کردے ٹیڑھی زبانوں کو یہاں تک کہ لوگ کہہ دیں کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں۔'' (سنن دارمی جلد 1 صفحہ 6)

نبی کریم ﷺ نے اپنے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہونے کا واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب آدم علیہ السلام سے (اجتہادی) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے کہا: ''اے رب! میں تجھ سے محمد ﷺ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری بخشش فرمادے''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے آدم! تم نے محمد ﷺ کو کیسے جانا حالانکہ میں نے ابھی ان کو پیدا نہیں کیا''۔

حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: ''کیونکہ اے رب! جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور تو نے مجھ میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ پس میں نے جان لیا کہ تو نے جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے وہ تجھ کو تمام مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہوگا''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے آدم! تم نے سچ کہا وہ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور کیونکہ تم نے ان کے وسیلہ سے سوال کیا ہے اس لیے میں نے تم کو بخش دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ فرماتا''۔

(المعجم الصغیر للطبرانی' جلد 2' صفحہ 82-83۔ الوفا باحوال المصطفیٰ' جلد 1' صفحہ 33۔ دلائل النبوۃ' جلد 5' صفحہ 489 مجمع الزوائد' جلد 8' صفحہ 353۔ المعجم الاوسط للطبرانی' جلد 6' صفحہ 313' رقم الحدیث 6502۔ جامع الاحادیث للسیوطی' جلد 11' صفحہ 94)

فائدہ: اس روایت کو تمام مخالفین کے مشترکہ امام ابنِ تیمیہ نے ''فتاویٰ ابنِ تیمیہ' جلد 2' صفحہ 151'' پر۔ مخالفین کے ایک گروہ کے ماضی قریب کے محقق ناصر الدین البانی

نے اپنی کتاب ''التوسل' صفحہ 106 '' پر۔ مخالفین کے ایک گروہ کے حکیم لامت مولوی اشرف علی تھانوی نے ''نشر الطیب' صفحہ 171 '' پر۔ اور اُن کے شیخ الحدیث زکریا سہارنپوری نے ''فضائلِ اعمال' صفحہ 542 '' پر نقل کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث مبارکہ کو محقق اسلام' مفسر قرآن' شارح صحیح بخاری و صحیح مسلم شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

''اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم ایک ضعیف راوی ہے لیکن فضائل میں حدیث ضعیف معتبر ہوتی ہے۔''

(شرح صحیح مسلم' جلد 7' صفحہ 59' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ایک قضیہ کا تصفیہ:

مخالفینِ اہلسنت کا یہ معمول ہے کہ وہ جس حدیث مبارکہ کو اپنے غلط موقف کے خلاف دیکھتے ہیں فوراً اس پر ضعیف ہونے کا فتویٰ صادر کر کے اس کو رد کر دیتے ہیں۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ضعیف حدیث کے متعلق مختصر گفتگو کر لی جائے تاکہ عوام اہلسنت ان کے دھوکے سے محفوظ رہیں۔

ضعیف حدیث کا حکم:

محدثینِ عظام رحمہم اللہ کے نزدیک ضعیف حدیث فضائل اعمال میں معتبر ہوتی ہے اس پر عمل کرنا جائز ہے اور اس سے استحباب ثابت ہوتا ہے۔ ہمارے اس موقف کی تائید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ماجاء کم عن من خیر قلته اولم اقله فانی اقوله وما جاء کم عن من شر فانی الااقول شر۔

ترجمہ: ''تمہیں جس بھلائی کی خبر پہنچے خواہ وہ میں نے فرمائی ہو یا نہ فرمائی ہو میں اسے فرماتا ہوں اور اگر تمہیں بری بات پہنچے تو میں بری بات نہیں فرماتا۔''

(مسند امام احمد بن حنبل' جلد 2' صفحہ 365)

☆ ایک دوسری حدیث مبارکہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من بلغه عن الله شي فيه فضيلة فاخذبه ورجا ثوابه واعطاء الله ذلك وان لم يكن كذلك۔

ترجمہ: ''جس کو اللہ تعالیٰ سے فضیلت کی کوئی خبر پہنچے وہ اپنے یقین اور اس کے ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمائے گا اگرچہ وہ خبر درست نہ ہو'' (کنز العمال' جلد 15' صفحہ 791)

حدیث ضعیف اکابر محدثین کی نظر میں:

☆ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''ہمارے آئمہ فقہاء' اصولیین اور حفاظ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بے شک ضعیف حدیث فضائل میں حجت ہوتی ہے۔'' (تطہیر الجنان واللسان' صفحہ 13)

☆ امام الجرح والتعدیل خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور محدث جلیل امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

''محدثین وغیرھم علماء کے نزدیک ضعیف اسناد میں تساہل اور بے اظہار ضعف موضوع کے علاوہ ہر قسم کی روایت اور اس پر عمل فضائل اعمال وغیرہ امور میں جائز ہے۔'' (تدریب الراوی' صفحہ 298)(الکفایہ فی علم الراویہ' صفحہ 133)

☆ امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''محدثین کرام' فقہائے عظام اور علماء کرام نے فرمایا ہے کہ فضائل اور ترغیب وترھیب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا مستحب ہے۔'' (کتاب الاذکار' صفحہ 5)

☆ امام ابنِ کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''موضوع کے سوا احادیث کو ترغیب وترھیب' قصص ومواعظ اور دیگر امور میں

بیان کرنا جائز ہے"۔ (اختصار علوم الحدیث' صفحہ 72)

☆ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے"

☆ امام نووی نے کہا کہ "احتیاط مواقع پر بھی ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے"۔

☆ امام نووی نے کئی کتب میں لکھا ہے کہ "محدثین کا اس بات پر اجماع ہے کہ فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔"

(فتح المغیث' صفحہ 332-334' جلد 1)

☆ سند الہند حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"رجب کے مہینوں کی فضیلتوں میں حدیثیں ضعیف سندوں سے آئی ہیں ان پر عمل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں پس اگر اپنی جان میں قوت پائے تو ان پر عمل کرے۔"

(الانتباہ فی سلاسل اولیاء' صفحہ 26)

اس کے علاوہ اور بھی متعدد محدثین عظام نے اس بات کی وضاحت کی ہے اختصار کے پیشِ نظر صرف چند ایک عبارتیں نقل کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

حدیث ضعیف مخالفینِ میلاد کے اکابرین کی نظر میں:

فضائل میں ضعیف حدیث کے معتبر ہونے پر اکابر محدثین کے ارشادات نقل کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کے اکابر سے بھی اس کا ثبوت مہیا کیا جائے تاکہ ان کے باطل دعوے کا رد اور ہمارے صحیح دعوے کی تائید ان کے گھر سے ہی ہو جائے۔

کیا خوب جو غیر پردہ کھولے

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

☆ مخالفین میلاد کے مجدد و محدث اعظم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

"احادیث ضعیفہ در فضائل و اعمال معمول بہا است"

ترجمہ: "فضائل و اعمال میں ضعیف احادیث پر عمل کرنا جائز ہے۔"

(مسک الختام جلد 1 صفحہ 572)

☆ مخالفین میلاد کے مفسر اعظم مولوی عبدالستار لکھتے ہیں کہ:

''ضعیف حدیث بھی قابل عمل ہوتی ہے۔'' (فتاویٰ ستاریہ' جلد 4' صفحہ 37)

☆ مخالفین میلاد کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے:

''ضعیف حدیث فضائل میں مقبول ہے'' (فتاویٰ نذیریہ' جلد 1 صفحہ 303)

☆ مخالفین میلاد کے سردار اہلحدیث' ثناء اللہ امرتسری شب برأت کی عبادت کے متعلق لکھتے ہیں:

''اس رات کے متعلق ضعیف روایتیں ہیں اس دن کوئی کار خیر کرنا بدعت نہیں ہے بلکہ بحکم ''انما الاعمال بالنیات ''موجب ثواب ہے''

(فتاویٰ ثنائیہ' جلد 1 'صفحہ 656)

☆ مخالفین میلاد وہابی مولوی عبدالغفور اثری نے امام سخاوی سے نقل کیا ہے کہ

''ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے'' (احسن الکلام' صفحہ 44)

☆ مخالفین میلاد کے شیخ الکل مولوی نذیر حسین دہلوی کے شاگرد مولوی غلام رسول آف قلعہ میہاں سنگھ نے تو تمام دنیائے مخالفین میلاد پر حجت ہی اتمام کردی' چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

''جواز برحدیث ضعیف مجمع علیہ آئمہ اسلام است درفضائل''

ترجمہ: ''آئمہ اسلام کا اجماع واتفاق ہے کہ فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔'' (رسالہ تراویح' صفحہ 24)

☆ مخالفین میلاد کے ایک معتبر مولوی بشیر الرحمن سلفی نے تو ضعیف حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی خوب گوشمالی کی ہے' ان کے چند جملے نقل کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''بعض مدعیان علم ضعیف حدیث کو تن مردہ سے تشبیہہ دے کر اسے بالکل نظر انداز کرنے کے قائل ہیں ان کا کہنا ہے کہ مردے بیس بھی جمع ہو جائیں تو

ایک زندہ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ بات غلط ہے ضعیف کو مردہ نہیں کمزور کہنا چاہئے' یہی ضعیف کا مفہوم ہے۔ ضعیف اور موضوع حدیث میں زمین وآسمان کا فرق ہے' حق یہ ہے کہ دو کمزور مرد ایک طاقتور کا مقابلہ کرنے کی سکت رکھتے ہیں۔''

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

''کسی ضعیف حدیث کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہ لازماً قابل عمل ہے احادیث شریف کو ضعیف کہہ کر انہوں نے اپنے خبث باطن کا اظہار اور دل کا غبار اتار لیا ہے۔۔۔۔ نہ جانے کس ملحد وزندیق نے ضعیف احادیث کے بارے میں یہ زہر افشانی کرکے دین کے اکثر وبیشتر حصے کو ناقابل عمل بنانے کی مذموم ونامشکور کوشش کی ہے۔ احادیث اگر اس احمقانہ انداز سے ناقابل اعتبار ہو جائیں تو حافظ حجر بلوغ المرام میں مسلک محدثین کے ثبوت میں بہت سے مقامات پر ضعیف احادیث سے استدلال نہ کرتے' امام بخاری اپنی صحیح میں ضعیف احادیث کو ترجمۃ الباب میں تائید کے لئے پیش نہ فرماتے۔''

''حق یہ ہے کہ تمام آئمہ حدی نے احادیث ضعف کو معرض استدلال میں دلیل بنایا ہے۔'' (... صفحہ 72)

☆ دور حاضر کے مخالفین میلاد محدث زبیر علی زئی کے نزدیک بھی ضعیف حدیث بعض شرائط کے ساتھ فضائل میں معتبر ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

''ضعیف حدیث کا بیان کرنا ترغیب کے لئے جائز ہے'' (... صفحہ 29 ...)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے خصوصی فضائل بیان کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اعطیت خمسالم یعطھن احد قبلی نصرت باالرعب مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض مسجدو طھورا فایھارجل من امتی ادرکتہ الصلوٰۃ فلیصل واحلت لی المغانم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ بعثت الی الناس عامۃ۔

ترجمہ ''مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں'

(1) ایک کی مسافت تک میرے مخالفوں کے دل میں میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی۔

(2) میرے لئے پوری زمین نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی' میری امت کے شخص پر جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔

(3) میرے لئے اموال غنیمت حلال کر دیے گئے۔

(4) مجھے شفاعت (کبریٰ) عطا کی گئی۔

(5) پہلے نبی خاص اس کی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں''

(صحیح مسلم' جلد 1 'صفحہ 199، صحیح بخاری' جلد 1 'صفحہ 48۔ جامع ترمذی' جلد 1 ' صفحہ 188، سنن نسائی' جلد 1 'صفحہ 73-74۔ مشکوٰۃ المصابیح' صفحہ 512)

تذکرہ بعثت رحمت دو جھاں بزبان سلطان دو جھاں صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہونے کا تذکرہ کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ

ترجمہ: ''پہلے ہر نبی کو خاص اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کے

مجھے تمام کی طرف مبعوث کیا گیا ہے''

(صحیح بخاری' کتاب التیمم' رقم الحدیث 328۔ صحیح ابن حبان' جلد 14' صفحہ 308 الحدیث 6398۔ مصنف ابن ابی شیبہ' جلد 6' صفحہ 303' رقم الحدیث 31۔ سنن کبریٰ للبیہقی' جلد 2' صفحہ 433' رقم الحدیث 4062)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بعثت الی الناس کافة الاحمر والاسود

ترجمہ: ''میں سرخ اور سیاہ لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں''

(مسند امام احمد بن حنبل' جلد 1' صفحہ 217' رقم الحدیث 240۔ المعجم الاوسط للطبرانی' جلد 8' صفحہ 233' رقم الحدیث 7931)

☆ حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فارسلت الی الناس کلهم عامة وکان من قبلی انما یرسل الی قومه۔

ترجمہ: ''میں تمام لوگوں کی طرف عمومی طور پر رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھ سے پہلے رسول کو اس کی قوم کی طرف ہی مبعوث کیا جاتا تھا''

(مسند امام احمد بن حنبل' جلد 2' صفحہ 222' رقم الحدیث 7068۔ الترغیب والترہیب للمنذری' جلد 4' صفحہ 233' رقم الحدیث 5498۔ کنز العمال' جلد 11' صفحہ 439' رقم الحدیث 31885)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بعثت الی کل ابیض واسود

ترجمہ: ''میں ہر سفید اور سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں''

(مجمع الزوائد' جلد 8' صفحہ 259۔ کنز العمال' جلد 11' صفحہ 440)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بعثت الی الناس کافة الاحمر والاسود وانما کان یبعث کل

نبی الی قریتہ۔

ترجمہ ''میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور (مجھ سے پہلے) نبی محض اپنی بستی کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا''

(المعجم الکبیر للطبرانی' جلد 12 ' صفحہ 413 ' رقم الحدیث 13522 ۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد و جلد 8 ' صفحہ 259)

☆ حضرت زمل بن عمرو العذری رضی اللہ عنہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یامعشر العرب! انی رسول اللہ الی الانام کافۃ

ترجمہ ''اے گروہ عرب! میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر لایا گیا ہوں''

(کنزالعمال' جلد 1 ' صفحہ 147 ' رقم الحدیث 358)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا رسول من ادرکت حیا ومن یولد بعدی

ترجمہ ''میں (ہر اس شخص کا) رسول ہوں۔ جسے زندہ پاؤں گا اور جو میرے بعد ہوگا۔''

(طبقات ابن سعد' جلد 1 ' صفحہ 101 ۔ کنزالعمال' جلد 11 ' صفحہ 404 ' رقم الحدیث 31885)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا تمام جہانوں کیلئے رحمت ہونا بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ عزوجل بعثنی رحمۃ للعلمین وھدی للعالمین

ترجمہ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کیلئے رحمت اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا ہے''

(مسند امام احمد بن حنبل' جلد 5 ' صفحہ 468-437)(رقم الحدیث: 22361-23757)

☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

ان اللہ عزوجل بعثنی رحمۃ للناس کافۃ

ترجمہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام لوگوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے“

(المعجم الکبیر جلد 20، صفحہ 8، رقم الحدیث 12۔ مجمع الزوائد جلد 5، صفحہ 305 صفحہ 634)

معراج کی شب انبیاء کرام علیہم السلام کی محفل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد پڑھا:

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ۔۔۔

”یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اپنے گھوڑے کو چٹان کے ساتھ باندھ دیا، پھر ملائکہ کے ساتھ نماز ادا فرمائی، جب نماز ادا کر لی گئی تو ملائکہ نے سوال کیا: اے جبرئیل! آپ کے ساتھ کون ہیں؟“

تو جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا: ”یہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبیوں کے خاتم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں“۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے ارشاد ہوا ہے کہ میں نے تمہیں اپنا محبوب بنایا ہے اور توریت میں بھی لکھا ہوا ہے کہ محمد اللہ کے محبوب ہیں، اور ہم نے تمہیں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی امت کو اولین و آخرین بنایا اور میں نے آپ کی امت میں ایسے لوگ دیکھا ہے کہ ان جیسے کوئی خطبہ جائز نہیں جب تک کہ وہ گواہی نہ دیں کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں اور میں نے آپ کو باعتبار اصل خلقت کے سب سے اول اور باعتبار بعثت کے سب سے آخر بنایا ہے اور آپ کو سبع (سورۃ فاتحہ) دی ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی اور آپ کو آخر سورہ بقرہ کی آیتیں دی ہیں اس خزانہ سے جو عرش کے نیچے ہے اور آپ

سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی ہیں اور آپ کو فاتح اور خاتم بنایا۔''

(مجمع الزوائد' جلد 1' صفحہ 68-72)

تذکرہ اسمائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنے خصوصی اسماء بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لی خمسة اسماء: انا محمد واحمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب۔

ترجمہ ''میرے پانچ نام ہیں میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہوں' میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹا دے گا۔ اور میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی میں ہی (روز محشر) جمع ہو جائیں گے۔ اور میں عاقب ہوں (یعنی سب سے آخر میں آنے والا ہوں)۔''

(صحیح بخاری' جلد 2' صفحہ 727۔ صحیح مسلم' جلد 2' صفحہ 261۔ جامع ترمذی' رقم الحدیث 2845۔ مشکوۃ المصابیح' صفحہ 515۔ کبریٰ للنسائی' جلد 6' صفحہ 489' رقم الحدیث 11590۔ موطا امام' کتاب اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 4' صفحہ 830۔ سنن دارمی' جلد 2' صفحہ 209' رقم الحدیث 2775۔ صحیح' جلد 14' صفحہ 219' رقم الحدیث 6313۔ المعجم الاوسط للطبرانی' جلد 4' رقم الحدیث 3570۔ المعجم الکبیر لطبرانی' جلد 2' صفحہ 120' رقم الحدیث 1520 ومسند ابو یعلیٰ موصلی' جلد 3' صفحہ 388' رقم الحدیث 7390۔ شعب الایمان' جلد 2' صفحہ 140' رقم الحدیث 1397۔ طبقات ابن سعد' جلد 1' صفحہ 105۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد' جلد 8' صفحہ 284)۔

☆ حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحی بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی

ترجمہ: ''میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے ہر کفر کو مٹایا جائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (یعنی کوئی بھی میرے اور قیامت کے درمیان نہیں آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نہ ہو۔''

(صحیح مسلم' کتاب الفضائل' باب فی اسماءہ صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث 354۔ مصنف عبدالرزاق' جلد 10' صفحہ 80' رقم الحدیث 16780۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 4' صفحہ 84 رقم الحدیث 16817۔ مسند ابویعلی موصلی' جلد 13' صفحہ 320' رقم الحدیث 7395۔ صحیح ابن حبان' جلد 14' صفحہ 219' رقم الحدیث 6313۔ المعجم الکبیر للطبرانی' جلد 2' صفحہ 20 رقم الحدیث 1520۔ مسند حمیدی' جلد 1' صفحہ 253 رقم الحدیث 555۔ مسند ابی عوانہ' جلد 4' صفحہ 409' رقم الحدیث 7126۔ شعب الایمان جلد 1' صفحہ 141' رقم الحدیث 1397۔ الشمائل المحمدیہ للترمذی جلد 1' صفحہ 305' رقم الحدیث 367)

☆ حضرت نافع بن جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا محمد واحمد والمقفی والحاشر والخاتم والعاقب

ترجمہ: ''میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی (آخری نبی) ہوں اور حاشر ہوں اور خاتم ہوں اور عاقب ہوں۔''

(مستدرک حاکم' جلد 2' صفحہ 665' رقم الحدیث 4186۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 4' رقم الحدیث 16794۔ المعجم الکبیر للطبرانی' جلد 2' صفحہ 133' رقم الحدیث 1563۔ طبقات ابن سعد' جلد 1' صفحہ 154)

☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فواللہ انی انا الحاشر وانا العاقب وانا المقفی

ترجمہ: ''اللہ کی قسم! بے شک میں ہی حاشر ہوں اور میں ہی عاقب ہوں اور میں ہی مقفی ہوں۔''

(مستدرک حاکم' جلد 3' صفحہ 469 رقم الحدیث 5756۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 18' صفحہ 46' رقم الحدیث 83۔ کنزالعمال' جلد 2' صفحہ 608)

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے (یعنی ہمارے سامنے) اپنے متعدد اسمائے گرامی بیان فرمائے جن میں سے کچھ ہمیں یاد رہے اور کچھ بھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا محمد وانا احمد والمقفی والحاشر ونبی التوبة والملحمة

ترجمہ: ''میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور نبی الملحمۃ ہوں۔''

(مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 659، رقم الحدیث 4185۔ مسند بزار، جلد 7، صفحہ 212، رقم الحدیث 9212)

☆ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أنا محمد وأنا احمد والفاتح والخاتم وأبوالقاسم والحاشر والعاقب والماحی وطه ويسٓ.

ترجمہ: ''میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور فاتح ہوں اور خاتم ہوں اور ابوالقاسم ہوں اور حاشر ہوں اور عاقب ہوں اور ماحی ہوں اور طہ اور یس ہوں۔''

(الفردوس بماثور الخطاب، جلد 1، صفحہ 42، رقم الحدیث 97) (تنویر الحوالک للسیوطی، جلد 1، صفحہ 263)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنی اہم خصوصیات بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''سب سے پہلے میں (اپنی قبرِ انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا، میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے

جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں گا جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں اور میرے اردگرد اس دن ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔"

(جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ، رقم الحدیث 3610۔ سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 39، رقم الحدیث 48۔ مسند الفردوس، جلد 1، صفحہ 47، رقم الحدیث 117)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر۔

ترجمہ: "میں رسولوں کا قائد ہوں اور (مجھے اس پر) فخر نہیں، اور میں خاتم النبیین ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔"

(سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 40، رقم الحدیث 49۔ معجم اوسط طبرانی، جلد 1، صفحہ 61، رقم الحدیث 170۔ کتاب الاعتقاد بیہقی، جلد 1، صفحہ 192۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 254۔ [illegible] جلد 1، صفحہ 223۔ فیض القدیر، جلد 3، صفحہ 73)۔

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "میں قیامت کے دن (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے (اس پر) کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ اور میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں"۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے''۔

پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: ''پھر لوگ میرے پاس آئیں گے۔ (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کیلئے) چلوں گا''۔

ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا' پوچھا جائے گا۔ ''کون؟''

جواب دیا جائے گا: ''حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم''

چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ میں (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: ''سر اٹھایئے! مانگیے عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی' اور کہئے آپ کی سنی جائے گی''

(آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا''

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

☆ اور امام ابن ماجہ نے بھی ان سے ہی روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر بھی فخر نہیں' قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اس پر بھی فخر نہیں' سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی اس پر بھی فخر نہیں اور حمد باری تعالیٰ کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں ہو گا اور اس پر بھی فخر نہیں''

(جامع ترمذی' کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم' باب ومن سورۃ بنی اسرائیل' رقم الحدیث 3148' سنن ابن ماجہ' کتاب الزھد' باب ذکر الشفاعۃ رقم الحدیث 4308، مسند امام احمد بن حنبل' جلد 3' صفحہ 2' رقم الحدیث 11000۔ اعتقاد اہل السنۃ' جلد 4' صفحہ 788' رقم الحدیث 1455۔

الترغیب والترہیب للمنذری' جلد 4' صفحہ 238' رقم الحدیث 5509)۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا سید ولد آدم یوم القیمة واول من ینشق عنه القبر واول شافع واول مشفع

ترجمہ: ''میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں سب سے پہلا شخص ہوں جس کی قبر شق ہوگی اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں گا اور سب سے پہلا شخص بھی میں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی''

(صحیح مسلم' کتاب الفضائل' باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق' رقم الحدیث 2278۔ سنن ابوداؤد' کتاب السنۃ' باب فی التخییر بین الانبیاء علیہم السلام' رقم الحدیث 4673۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 2' صفحہ 540' رقم الحدیث 10985۔ مصنف ابن ابی شیبہ' جلد 7' صفحہ 257' رقم الحدیث 35849۔ صحیح ابن حبان' جلد 14' صفحہ 398' رقم الحدیث 6478۔ مسند ابویعلیٰ' جلد 13' صفحہ 480' رقم الحدیث 7493۔ السنۃ لابن ابی عاصم' جلد 2' صفحہ 369' رقم الحدیث 792۔ دلائل النبوۃ' جلد 4' صفحہ 788' رقم الحدیث 1453۔ سنن کبریٰ للبیہقی' جلد 9' صفحہ 4۔ شعب الایمان' جلد 2' صفحہ 179' رقم الحدیث 1484)۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک خاص اعزاز ''شفاعت کبریٰ'' اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دعوت میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت پیش کیا گیا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت مرغوب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کاٹ کاٹ کر کھانے لگے اور فرمایا:

ترجمہ: ''میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا۔ تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیوں فرمائے گا'

تا کہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت اور سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آجائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں گے: "کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو؟ کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟

بعض لوگ کہیں گے: "تم سب کے باپ تو آدم علیہ السلام ہیں۔"

پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: "اے سیدنا آدم علیہ السلام! آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا ہے اور آپ میں اپنی روح پھونکی ہے اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی' کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں؟"

وہ فرمائیں گے: "میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا غضب پہلے فرمایا، نہ آئندہ فرمائے گا۔ مجھے اس نے ایک درخت (کا میوہ کھانے) سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ"۔

لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: "اے نوح علیہ السلام! آپ اہلِ زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام "عبداً شکوراً" (یعنی شکر گذار بندہ) رکھا ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟"

وہ فرمائیں گے: "میرے رب نے آج غصے کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا

اظہار فرمایا تھا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ (باقی حدیث مختصر کر کے فرمایا) سو تم نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ"۔ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: یا محمد! اپنا سر اٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔"

(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ انا ارسلنا نوحا الی قومہ، رقم الحدیث 3162۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ فیھا رقم الحدیث 194۔ جامع ترمذی، صفۃ القیمۃ، باب ما جاء فی الشفاعۃ رقم الحدیث 9621۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 307، رقم الحدیث 31674۔ مسند ابی عوانہ جلد 1، صفحہ 147، رقم الحدیث 437۔ السنۃ لابن ابی عاصم، جلد 2، صفحہ 379 رقم الحدیث 811۔ الترغیب والترھیب للمنذری جلد 4، صفحہ 239، رقم الحدیث 551)۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں کو جمع کرے گا۔ پس وہ کہیں گے" چلو ہم اپنے رب کی بارگاہ میں کوئی شفاعت کرنے والا ڈھونڈیں تاکہ وہ ہمیں اس حالت سے نجات عطا کرے۔"

چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: "اے آدم! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس حال میں ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے، آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے ہیں لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجئے تاکہ وہ ہمیں ہماری اس حالت سے نجات عطا فرمائے"۔

آدم علیہ السلام فرمائیں گے: "میں اس کے لائق نہیں" پھر وہ اپنی لغزش کا ان کے سامنے ذکر کریں گے" البتہ تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر بھیجا تھا"۔

چنانچہ سب نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی فرمائیں گے: "میں اس کا

اہل نہیں ہوں'' اور اپنی وہ لغزش یاد کریں گے جو ان سے ہوئی تھیں، حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے ''تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔''

سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے۔ ''میں اس کا اہل نہیں ہوں'' اور اپنی لغزشوں کا ذکر کریں گے'' البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں توریت دی تھی، اور ان سے کلام کیا تھا''۔

سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: ''میں اس کا اہل نہیں ہوں'' اور ان کے سامنے اپنی لغزش کا ذکر کریں گے تو وہ فرمائیں گے ''البتہ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اس کے رسول اور اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں''۔

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: ''میں اس کا اہل نہیں ہوں تم سب لوگ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں کہ ان کے سبب سے ان کی امت کی اگلی اور پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی گئی ہیں''۔

چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ چلوں گا اور اپنے رب کو دیکھتے ہی اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا اسی حالت میں مجھے رہنے دے گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا: ''محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! اٹھو کہو تمہاری سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی''۔

پس میں اپنے رب کی تعریف ان کلمات حمد کے ساتھ کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کی جائے گی لہٰذا میں لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔

پھر میں دوسری بار لوٹوں گا اور اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا،

اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رکھے گا۔ پھر کہا جائے گا' ''محمد! اٹھو کہو' تمہاری سنی جائے گی' مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا' شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی''۔

پھر میں اپنے رب کی حمد ان کلمات حمدیہ سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کردی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔

پھر تیسری بار لوٹوں گا تو اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اسی حالت پر مجھے برقرار رکھے گا' پھر کہا جائے گا: ''اٹھو محمد! آپ کہیے آپ کی سنی جائے گی' سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا' شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی''۔

تو میں اپنے رب کی ان کلمات حمدیہ سے تعریف کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا' پھر میں حد کے اندر رہتے ہوئے شفاعت کروں گا' میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر لوٹ کر عرض کروں گا: ''اے رب! اب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا سوائے ان کے جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے اور انہیں ہمیشہ ہی وہاں رہنا ہے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں گیہوں کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ بھی نکلے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہوگی''

(صحیح بخاری' کتاب التوحید' باب قول اللہ لما خلقت بیدی' رقم الحدیث 6975۔ صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب ادنیٰ اھل الجنۃ منزلۃ فیھا' رقم الحدیث 193۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 3' صفحہ 116' رقم الحدیث 12153)۔

کیا ہی ذوق افزاء ہے شفاعت تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

(حدائق بخشش)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"(قیامت کے دن) تمام انبیاء کے لئے سونے کے منبر (لگے) ہوں گے' وہ ان پر جلوہ افروز ہوں گے جب کے میرا منبر (خالی) رہے گا' میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت بھیج دیا جائے اور میرے بعد میری امت (بے یارومددگار) رہ جائے۔

چنانچہ میں بارگاہِ خداوندی میں عرض کروں گا: "میری امت! میری امت!"

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "اے (پیارے) محمد! آپ کی مرضی کیا ہے؟ آپ کی امت کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟"

میں عرض کروں گا: میرے پروردگار! ان (میری امت) کا حساب جلد فرما دے۔"

پس انہیں بلایا جائے گا' ان کا حساب ہوگا ان میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور کچھ میری شفاعت سے' میں مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں اپنی امت کے ان افراد کی رہائی کا پروانہ بھی حاصل کرلوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجنے کا فیصلہ ہو چکا ہوگا"۔

جہنم کا داروغہ عرض کرے گا: "یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اپنی تمام امت کو جہنم کی آگ اور عذابِ الٰہی سے بچالیا ہے۔"

(مستدرک حاکم' جلد 1' صفحہ 135' رقم الحدیث 220۔المعجم الاوسط للطبرانی' جلد 3' صفحہ 200' رقم الحدیث 2937۔المعجم الکبیر للطبرانی' جلد 1' صفحہ 317' رقم الحدیث 10771۔الترغیب والترھیب للمنذری' جلد 4' صفحہ 241' رقم الحدیث 5515)۔

☆ اعلیٰحضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ رحمۃ اللہ نے کیا خوب فرمایا:

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائے گے

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کی قبولیت کا یہ وسیع اختیار عطا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کیلئے ہوگا' کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝

ترجمہ: ''اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، سورہ والضحیٰ، آیت 5)

گویا کہ قیامت کے دن بھی جو قانون لاگو ہوگا وہ عطائے خداعزوجل مبنی بر رضائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد
بہم عہد باندھے ہیں وصل ابد کا
رضائے خدا اور رضائے محمد
عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدائے محمد برائے محمد (جل جلالہ، صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لیدخلن الجنۃ من امتی سبعون الفا اوسبع مائۃ الف شک
فی احدھما متماسکین اخذ بعضھم ببعض حتی یدخل

اولهم وآخرهم الجنة ووجوههم على ضوء القمر ليلة البدر۔

ترجمہ: ''میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے (راوی کو دونوں میں سے ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو تھامے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پہلا اور آخری شخص جنت میں داخل ہو جائے گا اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔''

(صحیح بخاری' کتاب الرقاق' باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب رقم الحدیث' 6177' کتاب بدء الخلق' باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ وانھا مخلوقۃ' رقم الحدیث 3075' کتاب الرقاق' باب صفۃ الجنۃ والنار' رقم الحدیث 6187۔ صحیح مسلم کتاب الایمان' باب الدلیل علی دخول ۔۔۔الخ' رقم الحدیث 219۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 5' صفحہ 335 رقم الحدیث 22839)۔

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

وعدني ربي ان يدخل الجنة من امتي سبعين الفا لا حساب عليهم ولا عذاب مع كل الف سبعون الفا وثلاث حثيات من حثياته۔

ترجمہ: ''میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار (70000) افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان میں سے ہر ستر ہزار کے ساتھ ستر ہزار (70000) کو داخل کرے گا اور اللہ تعالیٰ (اپنے حسب حال) اپنے چلوؤں سے تین چلو (جنمیوں سے بھر کر) بھی جنت میں ڈالے گا''

(جامع ترمذی' ابواب صفۃ القیمۃ والرقاق والورع' باب فی الشفاعۃ رقم الحدیث 2437۔ سنن ابن ماجہ' کتاب الزھد' باب صفۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' رقم الحدیث 4286۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 5' صفحہ 268' رقم الحدیث 22303۔ مصنف ابن ابی شیبہ' جلد 6' صفحہ 315' رقم الحدیث 31714۔ السنۃ لابن ابی عاصم' جلد 1' صفحہ 261-260' رقم الحدیث 589-588)۔

حشر کے روز ہنسائے گا خطاکاروں کو
میرے غمخوار دل شب میں یہ رونا تیرا
اے مدینے کی ہوا دل میرا افسردہ ہے
سوکھی کلیوں کو کھلا جاتا ہے جھونکا تیرا

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اعطیت سبعین الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب وجوھھم کالقمر لیلۃ البدر وقلوبھم علی قلب رجل واحد فاستزدت ربی عزوجل فزادنی مع کل واحد سبعین الفا۔

ترجمہ: ''مجھے ستر ہزار افراد ایسے عطا کیے گئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے' ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل ایک شخص کے دل کے مطابق ہوں گے۔ پس میں نے اپنے رب عزوجل سے زیادہ چاہا تو اس نے ستر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار (70000) کا میرے لیے اضافہ فرما دیا۔''

(مسند امام احمد بن حنبل' جلد 1' صفحہ 6' رقم الحدیث 22۔ مسند ابویعلی موصلی جلد 1' صفحہ 104' رقم الحدیث 112۔ تفسیر القرآن العظیم ابن کثیر' جلد 1' صفحہ 393)۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ستر ہزار افراد میں سے ہر ایک فرد کے ساتھ ستر ہزار افراد بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

☆ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

دمِ حشر عاصی مزے لے رہے ہیں
شفاعت کسی کی حمایت کسی کی
ہمارا بھروسہ ہمارا سہارا
شفاعت کسی کی حمایت کسی کی

اور

اوڑھ کر کالی کملی وہ آجائیں گے
سارے محشر کا نقشہ بدل جائے گا

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یخرج قوم من النار من اهل الایمان بشفاعة محمد ﷺ

ترجمہ: ''اہلِ ایمان میں سے ایک قوم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے ذریعے دوزخ سے نکالا جائے گا''

(مسند امام ابی حنیفہ' جلد 1' صفحہ 260۔ تفسیر ابن کثیر' جلد 2' صفحہ 55۔ تفسیر روح المعانی' جلد 6' صفحہ 131)

تذکرہ مقامِ محمود اور محفلِ میلاد:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خاص مقام ''مقامِ محمود'' کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں تذکرہ کر کے اپنا میلاد منایا چنانچہ رحمت دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا كان يوم القيامة مد الله الارض مد الاديم حتى لا يكون لبشر من الناس الا موضع قدميه فاكون اول من يدعى وجبريل عن يميس الرحمن تبارك وتعالىٰ والله ماراه قبلها۔ فاقول: اى رب! ان هذا اخبرنى انك ارسلته الى فيقول الله: صدق ثم اشفع فاقول: يارب! ان هذا اخبرنى انك ارسلته الى فيقول الله: صدق۔ ثم اشفع فاقول! عبادك عبدوك فى اطراف الارض وهو المقام المحمود۔

ترجمہ: ''جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سطح زمین کو اتنا کم کر دے گا کہ آدمی کے لئے فقط اپنے پاؤں رکھنے کیلئے جگہ باقی بچے گی' سو میں پہلا آدمی ہوں گا جس

کو بلایا جائے گا اور جبریل امین اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف ہوں گے۔ اللہ کی قسم میں نے جبریل کو ایسی حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پس میں کہوں گا: ''اے میرے رب! وہ ہے جس نے مجھے خبر دی کہ تو نے اس کو میری طرف بھیجا تھا۔''

پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''اس نے سچ کہا۔''

پھر میں شفاعت کروں گا اور عرض کروں گا: ''اے میرے رب! تیرے بندے زمین میں ہر جگہ تیری عبادت کرتے تھے اور وہ مقام (جہاں کھڑا ہو کر میں شفاعت کروں گا) وہ مقام محمود ہے۔''

(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال' جلد 14 'صفحہ 407' رقم الحدیث 39094)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن سورج لوگوں کے اس قدر قریب ہوگا۔ (اس کی تپش کی وجہ سے) لوگوں کا پسینہ ان کے کانوں تک پہنچ چکا ہوگا۔ اس حال میں وہ حضرت آدم علیہ السلام سے (اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کیلئے) مدد طلب کریں گے لیکن وہ فرمائیں گے: ''آج میں اس کا مالک نہیں''۔

پھر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے۔ پھر لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شفاعت فرمائیں گے۔ پس لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلیں گے اور بڑھ کر جنت کا دروازہ پکڑ لیں گے۔ اس روز اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔ اس روز تمام اہل محشر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کریں گے۔''

(المعجم الاوسط للطبرانی' جلد 8'311' رقم الحدیث 8725۔ مسند الفردوس' جلد 2' صفحہ 377' رقم الحدیث 3677)

☆ حضرت ابووائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ اتخذ ابراھیم خلیلا وان صاحبکم خلیل اللہ واکرم الخلق علی ثم قرأ : عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا قال: یجلسہ علی العرش وعن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال: یقعدہ علی الکرسی۔

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا ہے جب کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست بھی ہیں اور تمام مخلوق سے افضل بھی ہیں پھر انہوں نے یہ تلاوت کی: ''یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا'' اور فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا''۔

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''اللہ رب العزت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرسی پر بٹھائے گا۔''

(معالم التنزیل' جلد 3' صفحہ 132۔ تفسیر مظہری' جلد 5' صفحہ 317)

☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یبعث الناس یوم القیامۃ فاکون انا وامتی علی تل فیکسونی ربی حلۃ خضراء ثم یوذن لی فاقول ماشاء اللہ ان اقول فذاك فذاك المقام المحمود۔

ترجمہ: ''قیامت کے دن لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو اس وقت میں اور میرے امتی ایک ٹیلے پر جمع ہوں گے۔ پس میرا پروردگار مجھے سبز رنگ کا لباس فاخرہ پہنائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے اذن کلام دے گا اس مقام پر میں اللہ رب العزت کی منشاء کے مطابق حمد وثناء کروں گا اور یہی مقام محمود ہے۔''

(مسند امام احمد بن حنبل' جلد 3' صفحہ 456' رقم الحدیث 15821۔ صحیح ابن حبان' جلد 3' صفحہ 456' رقم الحدیث 6479۔ مستدرک حاکم' جلد 2' صفحہ 395' رقم الحدیث 3384۔ طبرانی اوسط' جلد 8' صفحہ 336' رقم الحدیث 8797)۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی لا اقوم المقام المحمود یوم القیامة فقال الانصاری: وماذاك المقام المحمود؟ قال: ذاك اذا جئی بکم عراة حفاة غرلا فیکون اول من یکسی ابراهیم علیہ السلام یقول: اکسوا خلیلی فیوتی بریطتین بیضا وبن فلیلبسهما ثم یقعد فیستقبل العرش ثم اوتی بکوسوتی فالبسها فاقوم عن یمینه مقاما لایقومه احد غیری یغبطنی به الاولون والآخرون۔

ترجمہ: ''میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا''۔

ایک انصاری شخص نے عرض کیا: ''یارسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مقام محمود سے کیا مراد ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس دن تمہیں ننگے اور غیر مختون اٹھایا جائے گا اس دن سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میرے خلیل کو لباس پہناؤ''۔

پس دو سفید ملائم کپڑوں کو لایا جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں پہنیں گے پھر آپ علیہ السلام عرش کی جانب رخ کر کے تشریف فرما ہوں گے۔ ان کے بعد مجھے لباس فاخرہ دیا جائے گا میں اسے پہنوں گا میں عرش کے دائیں جانب ایسے بلند مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا کوئی اور نہیں ہوگا۔ (میرے اس مقام کی وجہ سے) مجھ پر اولین وآخرین رشک کریں گے''۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 398، رقم الحدیث 3787۔ مسند بزار، جلد 4، صفحہ 340، رقم الحدیث 534۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 10، صفحہ 80، رقم الحدیث 10017۔ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، جلد 4، صفحہ 238)۔

مقامِ محمود کا معنی ومفہوم:

محمود ایک بلند مقام ہے جس پر ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فائز کیا جائے گا۔ بعض علماء امت نے اس سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''قیام فرما ہونا'' مراد لیا ہے۔ مقام چونکہ ظرف

ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن جس مقام پر کھڑا کیا جائے گا وہ مقامِ محمود ہے۔

بعض علماء نے مذکورہ معنی کے برعکس مقامِ محمود سے مراد وہ خاص مقام، منصب، درجہ مرتبہ اور منزلت لیا ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزِ قیامت فائز کیا جائے گا۔ اس معنی میں زیادہ وسعت ہے، زیادہ صحت اور زیادہ بلاغت ہے۔ نیز وہ تمام روایات اور احادیث جو مقامِ محمود کو بیان کرتی ہیں انہیں اگر جمع کیا جائے تو یہی معنی مراد کو پہنچتا ہے۔

اس مقام کو مقامِ محمود کیوں کہا گیا؟ اس کی تفصیل و تعبیر کتب حدیث میں بھی آئی ہے اور تمام تفاسیر میں بھی موجود ہے۔ لیکن سب سے نفیس اور اعلیٰ بات حافظ ابن کثیر دمشقی نے مقامِ محمود کا بیان کرتے ہوئے فرمائی ہے، چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

افعل هذاالذی امرتك به ، لنقيمك يوم القيامة مقاما يحمدك فيه الخلائق كلهم وخالقهم تبارك وتعالى

''اے محبوب! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ یہ عمل (یعنی نماز تہجد) ادا کیجئے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے تاکہ روزِ قیامت آپ کو اُس مقام پر فائز کیا جائے جس پر تمام مخلوقات اور خود خالق کائنات بھی آپ کی حمد و ثناء بیان فرمائے گا۔''

محمود کا لغوی معنی:

محمود ''حمد'' سے ہے اور اس کا معنی ہے ''جس کی تعریف کی جائے'' جس کے ذاتی کمالات، خصائص، فضائل اور عظمت و کمال کی حمد کی جائے اسے ''محمود'' کہتے ہیں۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ''مقامِ محمود'' کے معانی:

حضرت ابوالفضل قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمۃ اللہ علیہ چھٹی صدی ہجری کے ایک بلند پایہ محقق اور عظیم محدث تھے آپ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں مقامِ محمود کے دس معانی اور اطلاقات بیان کیے ہیں۔ قدرے

اختصار کے ساتھ ان کو احاطہ تحریر میں لایا جاتا ہے۔

1: شفاعت کبریٰ کا عطا کیا جانا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور مفسرین کرام تصریحات اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں کہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شفاعت فرمانا ہی مقام محمود ہے۔

آدم بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

ان الناس یصیرون یوم القیامة جثا کل امة تتبع بینها یقولون: یافلان اشفع یافلان اشفع حتی تنتهی الشفاعة الی النبی ﷺ فذلك یوم یبعثه الله المقام المحمود۔

ترجمہ: "قیامت کے دن لوگ گروہ در گروہ اپنے اپنے نبی کے پیچھے پیچھے چلیں گے اور عرض کریں گے: "اے نبی! ہماری شفاعت فرمائیے۔ اے نبی! ہماری شفاعت فرمائیے"۔ حتی کہ طلب شفاعت کا سلسلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ کر ختم ہو جائے گا۔" (سنن کبریٰ بیہقی' جلد 4' صفحہ 381)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ رب العزت کے اس فرمان: "یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ھی الشفاعۃ "اس سے مراد شفاعت ہے"۔

(جامع ترمذی' کتاب تفسیر القرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' باب ومن سورۃ بنی اسرائیل' رقم الحدیث 3137۔ تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر' جلد 3' صفحہ 59۔ درمنثور' جلد 8' صفحہ 543)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان یقیمك ربك مقاما محمودا مقام الشفاعة محمود الحمدك الاولون والآخرون۔

ترجمہ: "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب کا آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرنا مقام شفاعت ہے جس جگہ اولین و آخرین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے محو ثنا ہوں گے"۔

(تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس' صفحہ 340)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

يحمدك فيه الاولون والآخرون وهو مقام الشفاعة

"جس جگہ اولین وآخرین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمد کریں گے وہ مقام شفاعت ہوگا"

(تفسیر جلالین، صفحہ 290)

2: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت عطا کرنے سے پہلے پوشاک پہنایا جانا:

☆ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ "مقام محمود" کا دوسرا معنی بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

"شفاعت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبز پوشاک کا پہنایا جانا مقامِ محمود ہے۔"

دلیل کے طور پر حدیث مبارکہ بیان فرماتے ہیں کہ:

☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يبعث الناس يوم القيامة فاكون انا وامتي على تل فيكسوني ربي حلة خضراء ثم يوذن لي فاقول ما شاء الله ان اقول فذاك المقام المحمود۔

ترجمہ: "روزِ قیامت لوگوں کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا تو اس وقت میں اور میرے امتی ایک ٹیلے پر جمع ہوں گے۔ پس میرا پروردگار مجھے سبز رنگ کا فاخرہ لباس پہنائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے کلام کرنے کی اجازت دے گا اس مقام پر میں اللہ رب العزت کی منشاء کے مطابق حمد وثناء کروں گا اور یہی مقام محمود ہے۔"

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 456، رقم الحدیث 15821۔ صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 399، رقم الحدیث 6479۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 395، رقم الحدیث 3383۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 8، صفحہ 336، رقم الحدیث 8797)۔

3: نبی کریم ﷺ کا عرش کے دائیں طرف قیام فرمانا:

قیامت کے دن نبی کریم ﷺ عرش کے دائیں جانب قیام فرما ہوں گے یہ مقام صرف آپ کو ہی عطا فرمایا جائے گا اسی مقام کا نام مقامِ محمود ہوگا۔ اس بات کی صراحت نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے:

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں قیامت کے دن مقامِ محمود پر کھڑا ہوں گا"۔

ایک انصاری شخص نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا "جس دن تمہیں ننگے اور غیر مختون اٹھایا جائے گا اس دن سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "میرے خلیل کو لباس پہناؤ"۔

پس دو سفید ملائم کپڑے ان کو لایا جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں پہنیں گے۔ پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام عرش کی جانب رخ کر کے تشریف فرما ہوں گے۔ اس کے بعد مجھے لباسِ فاخرہ دیا جائے گا میں اس کو پہنوں گا۔ میں عرش کے دائیں جانب ایسے مقامِ رفیع پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا کوئی اور نہیں ہوگا (میرے اس مقام کی وجہ سے) مجھ پر اولین و آخرین رشک کریں گے"

(مسند امام احمد حنبل جلد 1 صفحہ 398، رقم الحدیث 3787۔ مسند بزار جلد 4، صفحہ 340، رقم الحدیث 1534۔ المعجم الکبیر طبرانی، جلد 10، صفحہ 80، رقم الحدیث 10017۔ حلیۃ الاولیاء جلد 4، صفحہ 238)۔

4: اللہ تعالیٰ کا اپنی کرسی پر نزول اور نبی کریم ﷺ کا خصوصی قیام:

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے "مقامِ محمود" کو چوتھا مطلب یہ بیان کیا ہے۔

''اللہ رب العزت اپنی شان کے لائق اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عرش کے دائیں جانب قیام فرما ہوں گے' یہی مقامِ محمود ہے۔''

5: خصوصی نداء اور کلمات حمدیہ کا عطا کیا جانا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دے گا' یوں قیامت کے دن کاروائی کا آغاز ندائے ''یا محمد'' سے ہوگا' جس طرح ہم جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کرتے ہیں قیامت کے دن کاروائی کا آغاز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ پاک سے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی کلماتِ حمدیہ عطا فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں کیے گئے ہوں گے' اس مقام و مرتبہ کا نام مقامِ محمود ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا جائے گا۔

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جمع اللہ الناس فی صعید واحد حیث یسمعھم الداعی وینفذھم البصر حفاۃ کما خلقوا لاتکلم نفس الاباذنہ فینادی محمد فیقول: لبیک وسعدیک والخیر فی یدک والیک لاملجا ولامنجی منک الاالیک تبارکت وتعالیت سبحان رب قال: فذلک المقام المحمود الذی ذکر اللہ۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا فرمائے گا۔ جہاں پکارنے والے کی آواز کو سب سن سکیں گے اور سب نظر آتے ہوں گے، لوگ اسی طرح ننگے ہوں گے جس طرح پیدا ہوئے تھے اور سب خاموش ہوں گے' اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کو بولنے کی جرأت نہیں ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ) آواز دے گا: ''محمد''۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے: ''اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرے لیے اور تیری طرف ہے۔

تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، میں تیرے ہی لیے ہوں اور میری دوڑ تیری ہی جانب ہے۔ تیری بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں۔ تیری ذات بابرکات بلند اور پاک ہے اے بیت اللہ کے رب!"۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (جس جگہ کھڑے ہوکر یہ حمد بیان کریں گے) وہی مقامِ محمود ہے جس کا قرآنِ کریم میں ذکر آیا ہے۔"

6: اہلِ ایمان کے آخری گروہ کی دوزخ سے نجات:

حضور نبی رحمت، شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک دوزخ سے اہلِ ایمان کے آخری گروہ کو بھی نہ نکال لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس منصبِ شفاعت کو مقامِ محمود قرار دیا گیا ہے۔

7: تمام امتوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت عظمیٰ کا اختیار دیا جانا:

قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں سمیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں گے تاکہ حساب جلد شروع ہو اور ہمیں حشر کی سختیوں سے نجات مل سکے"۔

اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوکر حساب جلد شروع کرنے کی درخواست کریں گے جس کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے گا اور حساب و کتاب کا مرحلہ شروع ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اختیار شفاعت مقامِ محمود ہوگا۔

اس کی تائید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہوتی ہے:

"قیامت کے روز لوگ دریا کی موجوں کی طرح بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: "آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے"۔

وہ فرمائیں گے: ''یہ میرا مقام نہیں، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں''۔

پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے جس پر وہ فرمائیں گے ''یہ میرا منصب نہیں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں''۔

پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے تو وہ فرمائیں گے ''یہ میرا منصب نہیں۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔''

پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے ''یہ میرا مقام نہیں، تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ''۔

پس لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: ''ہاں آج شفاعت کرنا تو میرا ہی منصب ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب۔۔۔الخ، رقم الحدیث 7072۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنیٰ اھل الجنۃ منزلھا فیھا، رقم الحدیث 193۔ سنن کبریٰ للبیہقی جلد 6، صفحہ 330، رقم الحدیث 11131۔ مسند ابویعلیٰ، جلد 7، صفحہ 311، رقم الحدیث 4350۔ الایمان لابن مندہ، جلد 2، صفحہ 841، رقم الحدیث 873)۔

8: اللہ تعالیٰ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال:

قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سونے کا منبر بچھایا جائے گا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کی خاطر اس پر تشریف فرما نہیں ہوں گے بلکہ اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھے گا:

ما ترید ان اصنع بامتك

ترجمہ: ''اے محبوب! آپ کیا چاہتے ہیں کہ آپ کی امت سے کیا سلوک کیا جائے''

(مستدرک حاکم علی الصحیحین، جلد 1، صفحہ 135، رقم الحدیث 220۔ المعجم الاوسط، جلد 3، صفحہ 258، رقم الحدیث 2937۔ المعجم الکبیر، جلد 10، صفحہ 317، رقم الحدیث 1077۔ الترغیب والترھیب،

جلد 4، صفحہ 241، رقم الحدیث 5515)۔

اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ سے یہ پیار بھرا سوال فرمانا اور آپ ﷺ کو آپ کی امت کے بارے میں مکمل اختیار عطا فرما دینا مقامِ محمود ہوگا۔

9: اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کا استقبال:

قیامت کے دن جب آپ ﷺ شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے چلیں گے تو اللہ تعالیٰ خود بڑھ کر آپ ﷺ کا استقبال فرمائے گا آپ ﷺ کو اس شان سے نوازا جانا مقامِ محمود ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أقرع باب الجنة فيفتح باب من ذهب وحلقة من فضة فيستقبلني النور الاكبر فأخر ساجدا فألقى من الثناء على الله مالم يلق احد قبلي فيقال لي: ارفع رأسك سل تعطه وقل يسمع واشفع تشفع (الحديث)

ترجمہ: "میں جنت کے دروازے پر دستک دوں گا۔ جنت کا دروازہ کھولا جائے گا جو کہ سونے کا ہوگا اور اس کی زنجیر چاندی کی ہوگی۔ پس نور اکبر ([illegible]) بڑھ کر میرا استقبال فرمائے گا۔ میں فوراً سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے وہ کلمات ادا کروں گا جو اس سے پہلے کسی نے ادا نہیں کیے ہوں گے۔ مجھ سے کہا جائے گا: "اے حبیب! اپنا سر اٹھایئے مانگیے عطا کیا جائے گا کہیے سنا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔"

(مسند ابو یعلی موصلی جلد 7، صفحہ 158، رقم الحدیث [illegible])

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب ﷺ کا استقبال فرمانا یہ صرف آپ کی محبت اور فضیلت و احسان کے اظہار کے لیے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سجدے میں گر جانا شانِ عبدیت کے اظہار کے لیے ہوگا۔

10: اللہ تعالیٰ کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ خصوصی نشست پر بٹھانا:

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے مقامِ محمود کا آخری معنی یہ بیان کیا ہے کہ

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر اپنے ساتھ خصوصی نشست پر بٹھائے گا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن مہمان خصوصی ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مقام ومرتبہ مقامِ محمود ہوگا۔''

اس کی تائید ان تین روایتوں سے ہوتی ہے:

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس فرمان عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے بارے میں فرماتے ہیں:

یجلسه بینه وبین جبریل علیہ السلام ویشفع لامته فذلك المقام المحمود۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے درمیان بٹھائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ یہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقامِ محمود ہے۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی' جلد 12' صفحہ 61' رقم الحدیث 12474۔ درمنثور' جلد 5' صفحہ 287)

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قال رسول الله ﷺ عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا" قال: یجلسنی به علی السریر۔"

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ساتھ پلنگ (خصوصی نشست) پر بٹھائے گا''۔

(درمنثور، جلد 5، صفحہ 287۔ مسند الفردوس، جلد 3، صفحہ 58، رقم الحدیث 4159)

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان عسیٰ ان یبعثک ربک مقام محمودا کے متعلق فرماتے ہیں:

یجلسہ معہ علی عرشہ

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے ساتھ (اپنی شان کے مطابق) عرش پر بٹھائے گا“

جامع البیان فی تفسیر القرآن، جلد 10، صفحہ 98۔ درمنثور للسیوطی، جلد 5، صفحہ 287۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 677-669)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ”خاتم النبیین“ ہونے کا اعلان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاویه فجعل یطوفون به ویتعجبون به یتعجبون له ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنه وانا خاتم النبین۔

ترجمہ: ”میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک بہت زیادہ حسین وجمیل گھر بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس مکان کے اردگرد گھومتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں۔ ”یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی“۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں“۔

(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 501۔ صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 248۔ سنن الکبریٰ للنسائی، جلد 6، صفحہ 436۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 398۔ صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 315۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 511)۔

☆ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا:

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جوشش حسن سے

نہ بہار آور یہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل بنى دارا فاتمها واكملها الا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويتعجبون منها يقولون: لولا موضع اللبنة! قال رسول الله ﷺ فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء۔

ترجمہ: ''مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہو کر اسے دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی بھی کمی نہ دیکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں، میں نے آ کر انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔''

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث 341، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین، رقم الحدیث 2287۔ جامع ترمذی، کتاب الامثال، باب فی مثل النبی والانبیاء قبلہ، رقم الحدیث 2862۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 324، رقم الحدیث 31770۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3 صفحہ 361 رقم الحدیث 14931۔ سنن کبریٰ بیہقی، جلد 9، صفحہ 5۔ مسند طیالسی، جلد 1، صفحہ 247، رقم الحدیث 1785)۔

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مثل ومثل النبيين من قبلي كمثل رجل بنى دارا فاتمها الا لبنة واحدة فجئت أنا فاتممت تلك اللبنة۔

ترجمہ: ''میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گھر بنایا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی میں نے اپنی بعثت کے ساتھ اس اینٹ کو مکمل کر دیا۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 9، رقم الحدیث 11082۔ صحیح مسلم، الفضائل، رقم باب ذکر

کو نہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، جلد 4، صفحہ 179، رقم الحدیث 2286۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6، صفحہ 323، رقم الحدیث 31769)۔

وجوہات افضلیت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء علیہم السلام پر اپنی افضلیت کی چھ وجوہات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فضلت على الانبياء بست: اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب وجلت لى الغنائم وجعلت لى الارض طهورا ومسجدو ارسلت الى الخلق كافة وختم بى النبيون

ترجمہ: ''مجھے دوسرے انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے: میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے اور میرے لئے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، رقم الحدیث 523۔ جامع ترمذی، کتاب السیر، باب ما جاء فی الغنیمۃ، رقم الحدیث 1553۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 411، رقم الحدیث 9326۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 11، صفحہ 377۔ صحیح ابن حبان، جلد 6، صفحہ 87، رقم الحدیث 2313۔ مسند ابو عوانہ، جلد 1، صفحہ 330، رقم الحدیث 2313۔ التدوین فی اخبار قزوین، جلد 1، صفحہ 178۔ مسند [illegible] جلد 3، صفحہ 123، رقم الحدیث 4334)۔

جوامع الکلم کی وضاحت:

جوامع الکلم کا مطلب یہ ہے کہ دین کی حکمتیں اور احکام ہدایت کی باتیں اور دینی و دنیاوی امور سے متعلق گفتگو کرنے کا ایسا مخصوص اسلوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا گیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی بھی نبی کو عطا نہیں ہوا تھا اور نہ ہی آج تک دنیا سے کسی فصیح وبلیغ

شخص کو نصیب ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اسلوب کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھوڑے سے الفاظ کے ایک جملے میں معانی و مفہوم کا ایک گنجینہ پنہاں ہوتا ہے۔ پڑھیے اور لکھیے تو ہو سکتا ہے کہ چھوٹی سی سطر بھی پوری نہ ہو لیکن جب اس کا مفہوم بیان کرنے لگیں تو بڑی بڑی کتابیں تیار ہو جائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وارشادات میں اس طرح کے کلمات کی ایک بڑی تعداد ہے جن کو "جوامع الکلم" کہا جاتا ہے حصولِ برکت کیلئے ان میں سے گیارہ (11) کلمات کو نقل کیا جاتا ہے۔

گیارہ جوامع الکلم

1۔ انما الاعمال بالنیات

ترجمہ: "اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

(صحیح بخاری' جلد 1' صفحہ 2)

2۔ الدین النصیحۃ

ترجمہ: "دین خیر خواہی کا نام ہے" (صحیح مسلم' جلد 1' صفحہ 54)

3۔ العدۃ دین

ترجمہ: "وعدہ قرض کی طرح ہے" (مجمع الزوائد' جلد 4' صفحہ 169)

4۔ المستشار موتمن

ترجمہ: "جس سے مشورہ کیا جائے وہ امانت دار ہے"

(جامع ترمذی' جلد 2' صفحہ 60۔ مشکوٰۃ شریف' صفحہ 230)

5۔ ان خیر دینکم أویسرہ

ترجمہ: "تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو۔"

(مسند امام احمد' جلد 5' صفحہ 289' ابن عساکر' جلد 7' صفحہ 388)

6۔ ان اللہ یحب الرفق فی الامر کلہ۔

ترجمہ: ”اللہ ہر کام میں نرمی پسند کرتا ہے۔“

(مسند امام احمد جلد 6 صفحہ 36، جامع ترمذی رقم الحدیث 2771)

7۔ انما الامانۃ فی الصوم

ترجمہ: ”روزے میں امانت ہے“

(کنز الحقائق رقم الحدیث 1498 مطبوعہ ملتان)

8۔ باب الرزق مفتوح الی باب العرش

ترجمہ: ”رزق کا دروازہ عرش تک کھلا ہوا ہے“

(کنز العمال رقم الحدیث 16128)

9۔ بر الوالدین یجزئ من الجہاد

ترجمہ: ”والدین کی خدمت کرنا جہاد کے قائم مقام ہے“

(کنوز الحقائق رقم الحدیث 1986 مطبوعہ ملتان)

10۔ الحیاء شعبۃ من الایمان

ترجمہ: ”حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے“ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 414)

11۔ من جعل قاضیا فقد ذبح بغیر سکین

ترجمہ: جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا“

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 230۔ جامع ترمذی رقم الحدیث 1325۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث 2308)۔

تذکرہ فصاحت زبان مصطفی ﷺ اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی فصیح زبان کی تعریف کرتے اپنا میلاد یوں بیان کیا:

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا اعربکم عربیۃ انا قریشی واسترضعت فی بنی سعد

ترجمہ: ”میری عربی (زبان) تم سب سے بہتر ہے میں قریشی ہوں اور بچپن میں

نے بنوسعد میں پرورش پائی ہے۔"

(انسان العیون فی سیرۃ النبی المامون، جلد 1، صفحہ 89)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں اس حقیقت کا اعتراف کیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما رایت افصح منك یا رسول اللہ ﷺ

ترجمہ: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ سے زیادہ فصیح وبلیغ کوئی نہیں دیکھا"

(سیرت حلبیہ، جلد 1، صفحہ 89)

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشات فی بنی سعد فانی یاتینی اللحن۔

ترجمہ: "میں تمام عربوں سے زیادہ کھول کر بات کرنے والا ہوں، میں قریش میں پیدا ہوا، میری پرورش بنو سعد میں ہوئی تو اب میرے کلام میں لحن (یعنی غلطی) کہاں سے آئے۔" (علی ہامش الشفاء، جلد 1، صفحہ 178)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک سب سے اہم خصوصیت "آدم علیہ السلام کو تخلیق سے بھی پہلے مقامِ نبوت پر فائز ہونا" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟"

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وآدم بین الروح والجسد

ترجمہ: ”(میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کی درمیانی مرحلے میں تھی۔“ (یعنی ابھی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی قائم نہ ہوا تھا)“

(جامع ترمذی، کتاب المناقب، رقم الحدیث 3609، جلد 2، صفحہ 202۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 66، جلد 5، صفحہ 59۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 666-665، رقم الحدیث 4210-4209۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 369، رقم الحدیث 36553۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 4، صفحہ 4175، رقم الحدیث 4175۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 12، صفحہ 92، 119، رقم الحدیث 12646-12571، جلد 20، صفحہ 353، رقم الحدیث 833۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 7، صفحہ 122، جلد 9، صفحہ 53۔ دلائل النبوۃ، جلد 1، صفحہ 17۔ التاریخ الکبیر للبخاری، جلد 7، صفحہ 374، رقم 1606۔ السنۃ للخلال، جلد 1، صفحہ 188، رقم الحدیث 200۔ السنۃ لابن ابی عاصم، جلد 1، صفحہ 179، رقم الحدیث 411۔ الآحاد والمثانی للشیبانی، جلد 5، صفحہ 347، رقم الحدیث 2918۔ طبقات ابن سعد، جلد 1، صفحہ 148۔ الثقات لابن حبان، جلد 1، صفحہ 47۔ معجم الصحابہ، جلد 2، صفحہ 127، رقم الحدیث 591۔ الطبقات لابن خیاط، جلد 1، صفحہ 59، رقم الحدیث 125۔ الاحادیث المختارۃ، جلد 9، صفحہ 142، رقم الحدیث 1231۔ معتصر المختصر، جلد 1، صفحہ 10۔ مسند الفردوس، جلد 3، صفحہ 284، رقم الحدیث 4845۔ تاریخ دمشق الکبیر، جلد 26، صفحہ 382، جلد 45، صفحہ 489-488۔ اعتقاد اہل السنۃ، جلد 4، صفحہ 753، رقم الحدیث 2472، جلد 10، صفحہ 146، رقم الحدیث 5292۔ اخبار القزوینی، جلد 2، صفحہ 244۔ تہذیب التہذیب، جلد 5، صفحہ 147، رقم الحدیث 290۔ الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، جلد 6، صفحہ 239۔ تعجیل المنفعۃ، جلد 1، صفحہ 1488، رقم الحدیث 2582۔ سیر اعلام النبلاء للذہبی، جلد 7، صفحہ 384، جلد 11، صفحہ 110۔ الخصائص الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 8-7۔ الحاوی للفتاوی، جلد 2، صفحہ 100۔ البدایہ والنہایہ، جلد 2، صفحہ 307۔ تاریخ جرجان، جلد 1، صفحہ 392، رقم 653۔ المواہب اللدنیہ، جلد 1، صفحہ 60۔ مجمع الزوائد، جلد 8، رقم 653۔ المواہب اللدنیہ، جلد 1، صفحہ 60۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 223۔ مسند الحارث، جلد 4، رقم الحدیث 1856۔ مشکوۃ المصابیح، صفحہ 513)۔

روایت مذکورہ کی محدثانہ اسنادی تحقیق:

☆ امام ابوعیسیٰ ترمذی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

هذا حديث حسن صحيح

ترجمہ: ''یہ حدیث حسن صحیح ہے۔'' (جامع ترمذی، کتاب المناقب، رقم 3609)

☆ حافظ ہیثمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ:

"وراہ احمد والطبرانی ورجالہ رجال الصحیح"

ترجمہ: ''اس روایت کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں'' (مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 223)

☆ امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد حاکم نے کہا:

ھذا حدیث صحیح الاسناد

ترجمہ: ''یہ حدیث صحیح الاسناد ہے''

☆ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ھذا حدیث صالح السند

ترجمہ: ''یہ حدیث صالح السند ہے''۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد 7، صفحہ 384)

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

رجالہ رجال الصحیح

ترجمہ: ''اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں''

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 66)

مخالفینِ میلاد کے ماضی قریب کے محدث ''شیخ ناصر الدین البانی'' نے ''سلسلہ احادیث الصحیحہ'، جلد 4، صفحہ 471، رقم 1856'' پر اس حدیث کو نقل کر کے اس کی بھرپور تائید کی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وسیع علم کے ذریعے اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے قیامت تک کی خبریں دے کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ:

قام فینا رسول اللہ ﷺ مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذالک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ۔

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: آپ ﷺ نے اپنے اس دن کھڑے ہونے سے لے کر قیامت تک کوئی چیز نہ چھوڑی جس کو آپ ﷺ نے بیان نہ فرما دیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔''

(صحیح بخاری، کتاب القدر، باب وکان امر اللہ قدرا مقدورا، رقم الحدیث 6291۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب اخبار النبی ﷺ فیما یکون الی قیام الساعۃ، رقم الحدیث 2891۔ جامع ترمذی عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ، کتاب الفتن، باب ما جاء اخبر النبی ﷺ اصحابہ بما ہو کائن، رقم الحدیث 2191۔ سنن ابو داؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلھا، رقم الحدیث 4240۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، رقم الحدیث 2332۔ مسند بزار، جلد 7، صفحہ 231، رقم الحدیث 8499، وقال ہذا حدیث صحیح۔ مسند الشامیین عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ، جلد 2، صفحہ 247، رقم الحدیث 1287۔ مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث 5379)۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''بے شک نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہو گئے پس آپ ﷺ نے قیامت کا ذکر شروع کیا اور فرمایا: ''جو شخص کچھ پوچھنا چاہتا ہو پوچھے میں یہاں کھڑے اس کو بتا دوں گا''۔

لوگوں نے کثرت سے گریہ زاری شروع کر دی۔ اور آپ ﷺ نے بار بار یہی فرمایا: ''مجھ سے پوچھو''۔

عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے اور عرض کی: ''میرا باپ کون ہے؟''

فرمایا: ''حذافہ''۔

آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''پوچھو''۔

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دو زانوں ہو کر بیٹھے اور عرض کی: ''ہم اللہ کے رب، اسلام کے دین اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے''۔

اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے، اس کے بعد فرمایا: ''جنت اور دوزخ میرے سامنے ابھی دیوار کے گوشے میں لائی گئیں، ایسی عمدہ اور مکروہ چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی''

(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 77، کتاب مواقیت الصلوٰۃ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان)

یہ دونوں احادیث مبارکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ''علم غیب شریف'' پر پختہ دلیل ہیں۔

☆ اعلیحضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

سرِ عرش پر ہے تیری گزر، دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

لوح بھی تو، قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

☆ حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا:

فاشهدان الله لارب غيره
وانك مامون على كل غائب

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی رب نہیں ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہر قسم کے غیبوں کا امین بنایا گیا ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر سب سے پہلے قیامت کا ذکر فرمایا: معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں۔ تب ہی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ''چیلنج'' فرمایا کہ میں اسی وقت بتاؤں گا۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جبرائیل امین کے بھی محتاج نہیں کہ وہ وحی لے کر آئیں گے تو پھر بتاؤں گا۔ بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے مستفیض ہیں۔ گویا کہ میرے آقا کے سامنے مشرق و مغرب شمال و جنوب، تحت و فوق کے تمام حجابات اٹھا لیے

گئے ہیں، تمام فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں۔

☆ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا ہے:

سرِ عرش پر ہے تیری گذر، دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

اور

یہی وہ علم ہے علمِ لدنی جس کو کہتے ہیں
یہی وہ غیب ہے "علمِ غیب" سنی جس کو کہتے ہیں

اور

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی یہ نیازمندانہ گذارش ثابت کرتی ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوگئے، اس لحاظ سے کہ اس نے اپنے محبوب ﷺ کو بے پناہ کمالات اور علوم و معارف سے سربلند فرمایا، اسلام مذہب حق ہونے پر راضی ہوگئے اس لیے کہ یہ نبوت و رسالت کی تعظیم کرنے اور اس کے تمام تر شئون اور [illegible] کو دل سے تسلیم کرنے کا نام ہے۔

مغزِ قرآں روحِ ایماں جانِ دیں
ہست حبِ رحمۃ للعالمین ﷺ

حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اس لئے راضی ہوگئے کہ آپ شان [illegible] ہیں اور تمام علوم غیبیہ اور معارف دینیہ کے عالم ہیں۔

ان پہ کتاب اتری تبیاناً لکل شیء
تفصیل جس میں ما عبر و ما غبر کی ہے

اور

عرش والے تیری، شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کائنات کی ابتداء سے لے کر کائنات کی انتہا تک کی خبریں دے کر اپنا میلاد منایا۔:

☆ حضرت عمر بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صلی بنا رسول الله ﷺ الفجر. وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظهر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما هو کائن قال: فاعلمنا أحفظنا.

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے تشریف لے آئے، نماز پڑھائی اس کے بعد پھر منبر پر تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو جو آج تک وقوع پذیر ہو چکی تھی اور قیامت تک ہونے والی تھی''۔ حضرت عمر بن اخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو سب سے زیادہ حافظہ والا تھا''۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب: اخبار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما یکون الی قیام الساعۃ، رقم الحدیث 2892۔ جامع ترمذی، کتاب الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء ما اخبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابہ بما ھو کائن الی یوم القیامۃ، رقم الحدیث 2191۔ صحیح ابن حبان، جلد 15، صفحہ 9، رقم الحدیث 6638۔ مستدرک حاکم علی الصحیحین، جلد 4، صفحہ 5533، رقم الحدیث 8498۔ مسند ابو یعلی موصلی، جلد 17، صفحہ 28، رقم الحدیث 46۔ المعجم الکبیر لطبرانی، جلد 17، صفحہ 28، رقم الحدیث 46۔ الاحاد والمثانی،

جلد 4، صفحہ 199، رقم الحدیث 2183)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنے وسیع علم کا اظہار کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أتاني ربي في احسن صورة فقال: يامحمد قلت لبيك وسعد يك قال: فيم يختصم الملاالاعلى؛ قلت ربي لاادري فوضع يده بين كتفي حتي وجدت بردها بين ثديي فعلمت مابين المشرق والمغرب

”(معراج کی رات) میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین صورت سے آیا اور فرمایا: ”یا محمد!“

میں نے عرض کیا: ”میرے پروردگار! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں“۔

فرمایا: ”عالم بالا کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟“

میں نے عرض کیا: اے میرے رب پروردگار! میں نہیں جانتا“۔

پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں ٹھنڈک محسوس کی۔ اور میں سب کچھ جان گیا جو بھی مشرق و مغرب کے درمیان ہے“۔

(ترمذی، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب: سورۃ ص، رقم الحدیث 323 ... کتاب الرؤیا، جلد 2، صفحہ 170، رقم الحدیث 2149۔ مسند احمد، جلد 1، صفحہ 368، رقم الحدیث 3484، جلد 5، صفحہ 44، رقم الحدیث 33258۔ المعجم الطبرانی، جلد 5، صفحہ 290، رقم الحدیث 8117، جلد 20، صفحہ 109، رقم الحدیث 216۔ المسند الرویانی، جلد 1، صفحہ 429، رقم الحدیث، جلد 2، صفحہ 299، رقم الحدیث 1241۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 4، صفحہ 475، رقم الحدیث 26) (مصنف ابن شیبہ، جلد 6، صفحہ 313، رقم الحدیث 31706۔ الاحاد، جلد 5، صفحہ 49، رقم

الحدیث 2585 ۔ المسند لعبد بن حمید' جلد 1 ' صفحہ 228 ' ۔ السنۃ لابن عاصم' جلد 1 ' صفحہ 33 ' رقم الحدیث 465 ' قال اسنادہ حسن وثقات ۔ السنۃ لعبداللہ بن احمد' جلد 2 ' صفحہ 489 ' رقم الحدیث 1121 ۔ نوادر' جلد 3 ' صفحہ 120 ۔ الترغیب والترھیب للمنذری' جلد 1 ' صفحہ 159 ۔ التمہید لابن عبدالبر' جلد 24 ' صفحہ 323 ۔ مجمع الزوائد' جلد 7 ' صفحہ 186-187) ۔

تذکرہ منصب ملکیت اور محفلِ میلاد:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک خصوصی منصب '' زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک ہونا '' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منانا ۔ چنانچہ

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رأیتنی أتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی ۔

ترجمہ: '' میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور جب میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں ''

(صحیح بخاری' کتاب الاعتصام الکتاب والسنۃ' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت بجوامع الکلم' جلد 6' صفحہ 2654 ' رقم الحدیث 6845 ' کتاب الجھاد' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصرت بالرعب مسیرۃ شھر' رقم الحدیث 2815 ۔ کتاب التعبیر باب: المصابیح فی البدر رقم الحدیث 6611 ۔ صحیح مسلم' جلد 1 ' صفحہ 199 ۔ مشکوۃ المصابیح' صفحہ 512 ۔ سنن کبریٰ' جلد 3 ' صفحہ 3 ' رقم الحدیث 7575-9867 ۔ صحیح امام احمد بن حنبل' جلد 2 ' صفحہ 277 ' رقم الحدیث 6363 ۔ مسند ابوعوانۃ' جلد 1 ' صفحہ 330 ' رقم الحدیث 1170 ۔ شعب الایمان للبیہقی' جلد 1 ' صفحہ 161 ' رقم الحدیث 139)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین کے سارے خزانوں کا مالک بنایا ہے اور مالک بھی اختیار والا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کو جو چاہیں عطا فرما دیں ۔

☆ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

☆ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
ہر کار بنایا تمہیں مختار بنایا
بے یارو مددگار جسے کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا تمہیں یارو مددگار بنایا

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا اور میں نے اس کے تمام مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور جو زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی عنقریب میری امت کی حکومت وہاں پہنچے گی اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیئے گئے اور میں نے اپنی امت کیلئے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ اس کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان کے علاوہ ان پر کوئی اور دشمن مسلط نہ کیا جائے جو ان سب کی جانوں کو مباح کرے۔ اور بیشک میں نے تمہاری امت کیلئے فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے اوپر کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جانوں کو مباح کرے خواہ ان کے خلاف تمام روئے زمین کے لوگ جمع ہو جائیں۔ ہاں اس امت کے بعض لوگ بعض دوسروں کو ہلاک کر دیں گے اور بعض بعض کو قید کریں گے۔"

(صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 390، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان۔ مشکوۃ المصابیح، صفحہ 512 مطبوعہ مطبع مجتبائی لاہور پاکستان)۔

ایک اہم علمی نکتہ:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان "زوی لی الارض" کی شرح میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

"ساری زمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دی گئی جس طرح کہ دیکھنے کے سامنے

آئینہ ہوتا ہے۔" (مرقاۃ المفاتیح)

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح لکھتے ہیں کہ:

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرق و مغرب کی سلطنت عطا فرمائی گئی" (اشعۃ اللمعات)

☆ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ یہ دونوں اقوال نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اس سے معلوم ہوا کہ زمین و آسمان مشرق و مغرب حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں بھی ہیں اور تصرف میں بھی۔ سمٹ دینے اور دکھا دینے سے یہ دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ حاظر و ناظر کا یہ ہی معنی ہے۔ مشرق و مغرب دیکھنے کا معنی یہ ہے کہ میں نے ساری زمین دیکھ لی' اس کا کوئی زرہ چھپا نہیں رہا۔ یہاں سمیت دینے کا ذکر تو ہوا ہے مگر بعد میں چھپا لینے کا ذکر نہیں' جس سے معلوم ہوا کہ کائنات اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہے۔"

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح' جلد 8' صفحہ 30)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اعطیت مالم یعط احد من الانبیاء قلنا یارسول اللہ ماھو؟ قال نصرت بالرعب واعطیت مفاتیح الارض وسمیت احمد وجعل لی التراب طھورا وجعلت امتی خیر الامم۔

ترجمہ: "مجھے وہ کچھ دیا گیا ہے جو انبیاء میں کسی کو نہیں ملا"۔

ہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کیا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "رعب سے میری مدد کی گئی اور مجھے زمین کی چابیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا' میرے لئے مٹی کو پاک بنایا گیا اور میری امت کو سب سے بہتر امت بنایا گیا۔"

(مصنف عبدالرزاق' جلد 7' صفحہ 411' کتاب الفضائل)

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

اوتیت مفاتیح کل شیء

ترجمہ: "مجھے ہر چیز کی کنجیاں دے دی گئی ہیں"

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 86۔ الجامع الصغیر، جلد 1، صفحہ 110۔ السراج المنیر، جلد 2، صفحہ 79)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبریل علی الصفا فاتاہ اسرافیل فقال ان اللہ سمع ما ذکرت فبعثنی الیک بمفاتیح خزائن الارض۔

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل امین ایک دن صفا (کی پہاڑی) پر تھے پھر آپ کے پاس حضرت اسرافیل آئے اور کہا: "بے شک جو آپ نے ذکر کیا اللہ نے اسے سن لیا تو اس نے مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے کر آپ کی طرف بھیجا ہے"۔ (الخصائص الکبریٰ جلد 2 صفحہ 333)

☆ حضرت ابن طاؤس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نصرت بالرعب واعطیت الخزائن وخیرت بین ان ابقی حتی اری ما یفتح علی امتی وبین التعجیل فاخترت التعجیل

ترجمہ: "میری رعب سے مدد کی گئی ہے اور مجھے جوامع کلمات عطا کئے گئے ہیں اور مجھے خزانے عطا فرمائے گئے ہیں اور مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں دیر تک باقی رہوں حتیٰ کہ دیکھ لوں کہ میری امت پر کیا فتوحات ہوتی ہیں یا جلدی چلا جاؤں تو میں نے جلدی چلے جانے کو پسند کیا ہے"۔

(مجمع البحرین جلد 7 صفحہ 48)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

زویت لی الارض حتی رأیت مشارقھا ومغاربھا واعطیت الکنزین الاصفر والاحمر الابیض یعنی الذھب والفضۃ۔

ترجمہ: ''میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا گیا یہاں تک کہ میں نے اس کے مشارق ومغارب دیکھ لئے اور مجھے پیلے، سرخ اور سفید خزانے یعنی سونے اور چاندی کے خزانے دیئے گئے ہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب ما یکون الفتن، صفحہ 296، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے چھ چیزوں کی وجہ سے دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے، مجھے جوامع الکلم عطا ہوئے، رعب سے میری مدد کی گئی، اس دوران کہ میں سو رہا تھا زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں، مجھے تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا۔ میرے لئے غنیمتوں کو حلال کیا گیا اور میرے ساتھ نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔'' (مسند سراج، صفحہ 175، رقم الحدیث 492)

فائدہ: اس روایت کے حاشیہ میں مخالفینِ میلاد کے محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری نے اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

ایک غلط فہمی کا تحقیقی ازالہ:

مخالفین اہلسنت اکثر یہ شوشہ چھوڑتے ہیں کہ ''خزانوں کی چابیاں'' ملنے کا واقعہ حالت بیداری کا نہیں بلکہ خواب کا ہے۔ لہٰذا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مالک ومختار ہونے پر دلیل نہیں بن سکتا''۔

ان حضرات سے گزارش ہے کہ یہ خواب کسی ایرے غیرے کا نہیں کہ جس کا کوئی اعتبار نہ کیا جائے، بلکہ یہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خواب ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے خوابوں کی شرعی حیثیت:

یہ بات یاد رہے کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی الٰہی ہوتے ہیں۔

☆ حضرت عبید بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رئویاالانبیاء وحی

''انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی خداوندی ہیں''

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 25 کتاب الوضوء)

یہ تھا مخالفین کی غلط فہمی کا تحقیقی جواب اب ہم اس کا ایک الزامی جواب بھی دیے جاتے ہیں تا کہ کوئی دقیقہ بھی فروگزاشت نہ رہے۔

ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ خواب کی بات کو معتبر تسلیم نہیں کرتے تو پھر نمازوں کیلئے اذان دینا بھی چھوڑ دیں چونکہ وہ بھی خواب میں ملی تھی۔

اگر صاحب بہادر یہ جواب دیں کہ چونکہ اس کی تائید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیداری میں کر دی تھی لہٰذا یہ حجت ہے۔

تو ہماری عرض یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ احادیث بیداری میں جاگتے ہوئے ہی بیان فرمائی تھیں اگر غلط ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا رد فرما دیتے۔

یوں نظر نہ دوڑانہ برچھی تان کر

اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر (میدان احد کی طرف) نکلے پھر آپ نے اُحد کے شہیدوں پر میت کی دعا کی طرح دعا فرمائی اس کے بعد منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: ''میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ (یعنی تمہارے احوال سے باخبر) ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں، اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اور

خدا کی قسم! مجھے تم پر خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، اور اس بات کا خطرہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔''

(صحیح بخاری' کتاب الجنائز' باب الصلاۃ علی الشھید' جلد 1 'صفحہ 179 'رقم الحدیث 1279 'المناقب' باب علامات النبوۃ' جلد 1 ' صفحہ 508 ' رقم الحدیث 1401 ' کتاب المغازی' احد یحبنا' جلد 2 ' صفحہ 585 ' رقم الحدیث 3857 ' کتاب الرقاق' باب ما یحذر زہرۃ الدنیا' جلد 2 ' صفحہ 951 ' رقم الحدیث 6296 ' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان مسلم' کتاب الفضائل' باب اثبات الحوض' جلد 2 ' صفحہ 250 ' رقم الحدیث 2296 ' امام احمد بن حنبل' جلد 4 ' صفحہ 149 ' صفحہ 153۔ صحیح ابن حبان جلد 7 ' صفحہ 473 ' رقم الحدیث 3148 ' جلد 8 ' صفحہ 18 ' رقم الحدیث 3224)۔

حدیث مذکورہ سے حاصل ہونے والے دو اہم نکات:

اس حدیث مبارکہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مالک و مختار ہونا تو روزِ روشن کی طرح ہے اس کے علاوہ بھی اس سے دو اہم نکات ظاہر ہوتے ہیں۔

(1) اس حدیث مبارکہ کے الفاظ ''ثم انصرف الی المنبر'' (''پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے'') سے ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا قبرستان میں بھی منبر ہوتا ہے؟

منبر تو خطبہ دینے کیلئے مساجد میں بنائے جاتے ہیں وہاں تو کوئی مسجد نہ تھی' صرف شہدائے احد کے مزارات تھے' اس وقت صرف مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی منبر ہوتا تھا۔ اس لیے شھدائے احد کی قبور پر منبر کا ہونا بظاہر ایک ناممکن سی بات نظر آتی ہے۔

مگر در حقیقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر شھدائے اُحد کے قبرستان میں منبر نصب کرنے کا اہتمام کیا گیا' جس کا مطلب ہے کہ منبر شہرِ مدینہ سے منگوایا گیا یا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساتھ ہی لے کر گئے تھے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اتنا اہتمام کس لئے کیا گیا؟

یہ سارا اہتمام و انتظام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و مناقب بیان کرنے کیلئے منعقد ہونے والے اجتماع کیلئے تھا۔ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود منعقد فرما رہے تھے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس نورانی اجتماع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنا

شرف اور فضیلت بیان فرمائی جس کے بیان پر پوری حدیث مشتمل ہے۔ اس طرح یہ حدیث جلسہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے انعقاد کی واضح دلیل ہے۔

اور اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے شرف وفضیلت کو بیان کرنے کے لئے اجتماع کا اہتمام کرنا خود سنتِ رسول ﷺ ہے۔ لہذا میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محافل سجانا اور جلسوں کا اہتمام کرنا مقتضائے سنت رسول ﷺ ہے۔ آج کے پرفتن دور میں ایسی محافل واجتماعات کے انعقاد کی ضرورت پہلے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ تا کہ امت کے دلوں میں تاجدار کائنات ﷺ کا عشق ومحبت نقش ہو اور لوگوں کو آپ ﷺ کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی ترغیب دی جائے۔

(2) سرورِ دو عالم ﷺ نے اپنی ذات پر اللہ تعالیٰ کے بے پایاں انعامات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کے ذریعے صدیوں کے حجاب اٹھا دیئے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم شرک سے محفوظ رہو گے، ہاں دنیا کے حصول میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرو گے۔ جس کا نتیجہ تباہی وبربادی ہے۔ تو جب سرکارِ اعظم ﷺ ہی مطمئن ہیں کہ میری امت شرک سے محفوظ رہے گی، مگر مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگانے والے معلوم نہیں کیوں بے چین ہیں؟ انہیں ہر دوسرا آدمی مشرک کیوں نظر آتا ہے؟

امتِ مسلمہ کے شرک نہ کرنے پر نبی کریم ﷺ کے واضح فرمان ہونے کے باوجود جو امتِ مسلمہ پر شرک کا فتویٰ لگائے اس کے متعلق بھی ذرا نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک سن لیجئے۔

سُنّی مسلمانوں کو مشرک کہنے والے رسول اللہ ﷺ کی نظر میں:

☆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ کام جن کے بارے میں میں تم پر اندیشہ رکھتا ہوں خوف زدہ ہوں اور ان

میں سے ایک یہ ہے کہ ایک آدمی قرآن پڑھے گا حتی کہ جب اس کی رونق اس پر نمایاں ہوگی اس پر چادر لپٹی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کو جدھر چاہے گا لے جائے گا۔ اور اس کو پس پشت پھینک دے گا' اور وہ اپنے پڑوسی پر تلوار کے ساتھ حملہ کرے گا اور اسے مشرک کہے گا''۔

حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ ''میں نے عرض کیا، ان دونوں میں سے کون ہوگا؟''
تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دوسرے کو مشرک کہنے والا خود مشرک ہونے کا حق دار ہوگا۔'' (تفسیر ابن کثیر' جلد 1' صفحہ 265)

بات بات پر سنی مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگانے والوں کو یہ حدیث مبارکہ سن کر ہوش کے ناخن لینے چاہیے کہ وہ اہلِ اسلام پر مشرک ہونے کا فتویٰ لگا کر کہیں خود تو مشرک نہیں بن بیٹھے؟

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر تو نہیں

مشرک ساز مفتیوں پر حضرت عبداللہ ابن عمر کا فتویٰ:

اس زمانے کے خارجی ملا و مفتی سنی مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کیلئے ان پر وہ آیات چسپاں کرتے ہیں جو کافرون اور ان کے بتوں کے متعلق نازل ہوئیں تھیں۔

بخاری شریف میں موجود ہے کہ: ''عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں کو بدترین مخلوق جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ لوگ قرآنی آیات جو کافروں کے متعلق نازل ہوئی ہیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔''

(صحیح بخاری' جلد 2' صفحہ 102)

نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت "قاسم نعمت ہونا" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور بے شک تقسیم کرنے والا میں ہی ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے"

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 16 کتاب العلم باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین رقم الحدیث 71 کتاب فرض الخمس باب قول اللہ تعالیٰ فان للہ خمسہ وللرسول رقم الحدیث 2948 کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب قول النبی ﷺ لاتزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق اہل العلم رقم الحدیث 1037 ۔ جامع ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 2645 ۔ سنن ابن ماجہ عن معاویہ وابوہریرہ رضی اللہ عنہما: المقدمہ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم رقم الحدیث 220 ۔ سنن الکبریٰ للنسائی کتاب العلم باب فضل العلم جلد 3 صفحہ 425 رقم الحدیث 5839 ۔ موطا امام مالک رقم الحدیث 1599 ۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 234 رقم الحدیث 793 ۔ سنن دارمی جلد 1 صفحہ 85 رقم الحدیث 224-225)

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ
ساری کثرت پاتے یہ ہیں

تشریح وتوضیح:

ہمارے پیارے آقا والی کائنات تاجدار انبیاء دو عالم کے داتا حضرت محمد

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب اور تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اس کے قریب ہیں محبت کا تقاضا یہ ہے کہ محب اپنے محبوب سے کوئی چیز روک نہ رکھے' اور کسی شئے سے اسے محروم نہ کرے۔ اس کی ہر ضرورت پوری کرے۔

آخر خدا تعالیٰ سے بڑھ کر محبت کے تقاضوں کو کون پورا کرسکتا ہے؟ الفت کے لوازمات کو اس سے زیادہ کون ادا کرسکتا ہے؟ پیار کی چاہتوں کو اس سے بہتر کون بروئے کار لاسکتا ہے؟

کیونکہ اس سے بڑا جواد' فیاض اور کرم فرما کوئی نہیں' یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے محبوب کی محبت کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اس قدر عنایتیں اور نوازشیں فرمائیں اور احسان' انعام' کرم' فضل' بخشش اور رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں کہ کائنات بھر میں کوئی ان کا اندازہ' احاطہ' احصاء اور شمار نہیں کرسکتا۔ صرف یہی نہیں کہ اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بے شمار' ان گنت' بے حساب اور لاتعداد نعمتیں عطا فرمادیں اور پھر رک گیا؟

نہیں نہیں! بلکہ قرآن مجید میں اس نے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیئے گئے خزانوں کے جگہ جگہ ڈھنڈورے پیٹے ہیں۔ موقع بموقع دھومیں مچائی ہیں، گاہے گاہے واشگاف الفاظ میں اعلانات کردیئے ہیں' تاکہ محبوب کے دیوانے، مستانے، پروانے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام لینے والے، سب کچھ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھنے والے، ان کے غلام' نیاز مند' جانثار' امتی' کلمہ گو اور عشاق اس حقیقت کو بگوش محبت سن لیں اور بچشم عقیدت پڑھ لیں اور ذہن نشین کرلیں کہ خدائے لم یزل نے ہمیں جو محبوب و مطلوب عطا فرمایا ہے وہ بے اختیار' تہی دامن اور خالی ہاتھ نہیں بلکہ منبع برکات و فیوض اور عالم ماکان و مایکون ہے اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا مالک ومختار بن کر آیا ہے۔

ہم تنگ دستوں' فاقہ مستوں اور بے سروسامان لوگوں کو اگر ضرورت اور حاجت ہو تو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں بارگاہ رسالت سے رابطہ استوار کرلو، در نبوت پر دست

سوال دراز کرلو، عرض مدعا کرو تو سہی وہ لجپال اور بندہ پرور ہیں، ہم پر حریص اور رؤف ورحیم ہیں۔ لہٰذا ضرور کرم فرمائیں گے۔

☆ بقول اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ۔

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا
سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو
باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

بلکہ قرآن مجید میں ایک مقام پر تو کھلے بندوں گنہگاروں کو در محبوب پر جانے کی یوں ترغیب دی ہے۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ (النساء: 64)

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں''

اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ محبوب کے دروازے پر پہنچ جائیں بارگاہ رسالت میں حاضر ہو جائیں اور ادھر محبوب کو حکم فرمایا:

وَاَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ (الضحیٰ: 10)

''اور منگتے کو نہ جھڑکو''

مطلب یہ ہے کہ محبوب ہم نے اپنی مخلوق اور تیری امت کو تیرے در کا راستہ دکھا دیا ہے۔ تجھ سے مانگنے کا طریقہ سکھا دیا ہے۔ تیری بارگاہ میں آ کر کاسہ گدائی دراز کرنے کا سلیقہ بتا دیا ہے۔ اور:

وَوَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰى ۝ (الضحیٰ: 8)

''اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا''

کے مطابق میں نے تجھے غنی، سخی اور بندہ پرور بنا دیا۔ جب تیرے غلام۔ تیرے امتی۔ اور تیرے نیاز مند تیری بارگاہ میں آ کر اپنا مدعا پیش کریں۔ جو بھی آ کر طلب کریں تو نے انہیں جھڑکنا نہیں ان سے کچھ روکنا نہیں، انہیں ٹوکنا نہیں، ان پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمانا، بلکہ وہ جو مانگیں انہیں عطا فرما دینا' کیونکہ تیرے خدا نے تجھ پر اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے ہیں۔

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

چنانچہ میرے محبوب نے اپنے غلاموں، اپنے دیوانوں اور گداگروں کو گاہے گاہے بتانا شروع کر دیا کہ مجھے خدا نے ان گنت خزانوں کا مالک بنا دیا ہے۔ بلکہ خزانوں کی چابیاں ہی میرے ہاتھ میں تھما دی ہیں، مجھے سرخ وسفید خزانوں کی ملکیت دے دی ہے۔ مجھے خزانچی اور تقسیم کرنے والا بنا دیا ہے۔

تو پھر کیا تھا' ان ارشاداتِ نبویہ کو سنتے ہی شمع رسالت کے پروانے مسرت سے جھوم اٹھے، وجد کرنے لگے جس نے سنا وہ دست سوال دراز کیے، جھولیاں کھولے، کاسہ گدائی اٹھائے، کشکول بھیک پھیلائے، در رسول کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے، دیکھتے ہی دیکھتے در محبوب پہ گداگروں' منگتوں اور سوالیوں کی بھیڑ لگ گئی۔ ایک اژدھام کثیر اور گروہ کبیر آ موجود ہوا ہر کوئی اپنی حاجت طلب کرنے لگا، اپنی ضرورت بتانے لگا، اپنی مشکل سنانے لگا، لیکن محبوب نے کسی کو خالی نہ لوٹایا، بعض کو ان کے کہنے پر نوازا اور بعض کو خود مانگنے کا ڈھب سکھا کر مالا مال کر دیا۔

جب اس محبوب حجازی نے کرم فرمائی کا حق ادا کرتے ہوئے کائنات کو نوازا اور خوب نوازا، پھر تو مانگنے والوں میں جہاں تک انسان دکھائی دے رہے تھے، وہاں حیوانات کی قطاریں بھی نظر آنے لگیں اور ہر کوئی کہہ رہا تھا:

دیکھا جو ان کو بانٹتے میں نے بھی بڑھ کر شوق سے

دست عطا کے سامنے دست طلب بڑھا دیا

اور جب اس کریم نے ان کی اوقات سے بڑھ کر نوازا تو ہر کسی کی زبان پر یہ نعرہ تھا:

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے

دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

اور کوئی یہ کہہ رہا تھا:

''بھر بھر کے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا ہی نہیں''

اور کوئی یہ کہہ رہا تھا:

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے کتنی ملی خیرات نہ پوچھو

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

دین و دنیا کی ساری نعمتیں علم، ایمان، مال اور اولاد وغیرہ جس کو بھی ملتا ہے حضور نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں سے ملتا ہے۔ کیونکہ مذکورہ حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے کوئی قید نہیں لگائی کہ میں فلاں نعمت تقسیم کرتا ہوں اور فلاں نہیں بلکہ مطلقاً فرمایا: ''انما انا قاسم'' آپ ﷺ کی تقسیم دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ دنیا و آخرت کی چیزیں لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ چند مثالیں پیش خدمت ہے:

تقسیمِ مصطفی ﷺ کی چند مثالیں:

☆ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

کنت ابیت مع رسول اللہ ﷺ فاتیتہ بوضوء وحاجتہ فقال سل فقلت اسئلک مرافقتک فی الجنۃ قال او غیر ذالک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود

ترجمہ: ''میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس رات کو حاضر رہتا ایک رات حضور ﷺ کیلئے وضو کرنے کیلئے پانی اور ضروریات حاجت لایا تو

آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مانگ کیا مانگتا ہے؟''

میں نے عرض کی: ''میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں مجھے آپ اپنا ساتھ عطا فرمائیں!''

آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ اور؟''

میں نے عرض کی: ''میری مراد تو صرف یہی ہے۔''

آپ نے فرمایا: ''تو میری کثرت سجود سے اپنے نفس پر مدد کر۔''

(صحیح مسلم' جلد 1 'صفحہ 193 'سنن نسائی' جلد 1 'صفحہ 134 ۔سنن ابوداؤد' جلد 1 'صفحہ 228 'المعجم الکبیر لطبرانی' جلد 5 'صفحہ 57-58 ۔مسند امام احمد بن حنبل' جلد 4 'صفحہ 59 'مشکوۃ المصابیح' صفحہ 84)

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیارے صحابی رضی اللہ عنہ کو مانگنے کا حکم دیا کہ جو تمہارا جی چاہے مانگو' دنیا کا سوال کرو یا آخرت کا' اس سے معلوم ہوا کہ اللہ نے دنیا و آخرت کی ہر چیز اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمادی ہے۔ اور صحابی کا بھی عقیدہ تھا کہ ہمارے نبی ہر چیز دے سکتے ہیں چاہیے ان سے اس جہاں کی چیز مانگیں یا اگلے جہاں کی۔ اور پھر صحابی نے بھی کوئی دنیا کی چیز نہیں مانگی بلکہ جنت میں آقا علیہ السلام کی رفاقت مانگی تو آقا علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالٰی کے اختیار میں ہے' میں کیسے دے سکتا ہوں۔ نہیں! بلکہ فرمایا: اس کے علاوہ اور بھی کچھ مانگنا چاہتے ہو تو مانگ لو! آج میرا دریائے رحمت جوش میں ہے تو صحابی نے کہا بس مجھے یہی کافی ہے اس لئے کہ:

تجھ کو تجھی سے مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی منگتا نہیں تجھ سا کوئی داتا نہیں

(ماخوذ از حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم مالک و مختار ہیں' از علامہ ابو الحقائق غلام مرتضٰی ساقی مجددی حفظ اللہ تعالٰی)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ پانی کی کمی واقع ہوگئی۔

آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کچھ بچا ہوا پانی ہے تو لے آؤ''۔

لوگوں نے ایک برتن آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا

پانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں ڈالا اور فرمایا: ''پاک برکت والے پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے''۔

میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے (چشمہ کی طرح)۔ پانی ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم کھانا کھاتے وقت کھانے سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔''

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، رقم الحدیث 3633۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 460، رقم الحدیث 4393۔ صحیح ابن خزیمہ جلد 1، صفحہ 102، رقم الحدیث 204۔ سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 28، رقم الحدیث 29۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6، صفحہ 316، رقم الحدیث 31722۔ مسند بزار، جلد 4، صفحہ 301۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 4، صفحہ 384، رقم الحدیث 4501۔ مسند ابویعلیٰ جلد 9، صفحہ 253، رقم الحدیث 5372)۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی چادر پھیلاؤ''

میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فضا میں) چلو بھر بھر کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: ''اسے سینے سے لگا لو''

میں نے ایسا ہی کیا: پس اس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا''۔

(صحیح بخاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، رقم الحدیث 119۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضائل ابی ہریرہ الدوسی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 3491۔ جامع ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب لابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 3838۔ مسند ابویعلیٰ جلد 11، صفحہ 121، رقم الحدیث 6248۔ المعجم الاوسط جلد 1، صفحہ 247، رقم الحدیث 881)

تقسیم میں سخاوت:

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف تقسیم فرماتے تھے بلکہ تقسیم کے ساتھ ساتھ سخاوت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم وصف تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟ دیکھیے حضرت ربیعہ کو خود فرماتے

ہیں مانگ کیا مانگتا ہے؟ اس نے ایک ہی جملہ میں جنت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیگی مانگی یعنی جنت بھی لے لی اور معیت بھی لے لی لیکن یہ عطا کر کے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ اور بھی مانگ لے' بھلا اب کیا چیز رہ گئی ہے جو وہ مانگیں۔

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے متعلق بالترتیب فرمایا: ابوبکر فی الجنة. عمر فی الجنة۔ ....الخ دنیا کے سخی تو محض روپیہ پیسہ ہی دے سکتے ہیں مگر ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارگاہ کا پہلا لنگر ہی جنت ملتا ہے۔ بادشاہوں کے بارگاہ میں منگتے آ ہی نہیں سکتے اگر آ ہی جائیں تو ان کی طلب کے مطابق ملتا نہیں کیونکہ ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

لیکن دربارِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم ہے کہ یہاں داتا بار بار پوچھتا ہے کہ اور بھی کچھ مانگ لو۔

گھڑیاں بندھ گئیں ہاتھ تیرا بند نہ ہوا
بھر گئیں جھولیاں نہ بھری دینے سے نیت تیری

☆ جناب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کوفہ میں جاتے ہیں' لوگ کہتے ہیں کہ "حاتم طائی بڑا سخی تھا"۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کتنا سخی تھا؟"

انہوں نے کہا: "اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کے محل میں دس دروازے تھے ایک ہی سائل ہر دروازے سے بار بار آتا، وہ ہر بار عطا کرتا یہ بھی نہ کہتا کہ تو پہلے بھی آیا ہے۔"

تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اس کو تم اس کی سخاوت سمجھتے ہو میں کنجوسی کہوں گا"۔

وہ کیسے؟"

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اس کی ضرورت پوری نہ ہوئی تب ہی تو بار بار آیا۔

میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جس کو ایک بار دے دیا اسے ساری عمر دوبارہ مانگنے کی

حاجت نہ ہوئی بلکہ وہ خود داتا بن گیا۔"

منگتے تو منگتے ہیں کوئی شاہوں میں دکھا دو

جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

آتا ہے فقیروں سے انہیں پیار کچھ ایسا

خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

ہم یہ کہتے ہیں کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ دیتا ہے مگر ڈائریکٹ نہیں دیتا۔ دولت کاروبار کے ذریعے دیتا ہے اولاد جماع کے ذریعے دیتا ہے اور جنت ایمان و اعمال کے ذریعے دیتا ہے۔ شفا ڈاکٹر اور حکیم کے ذریعے دیتا ہے اور یہ سب کچھ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے کیونکہ:

لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا

بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

اگر کسی نے اپنے گناہ معاف کروانے ہوں تو اس کو فرمایا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ (النساء:64)

"اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں"

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یا اللہ! ہم نافرمانی تو تیری کریں اور معافی لینے کے لیے جائیں نبی ﷺ کے در پر! اس اتنی منطق کی سمجھ نہیں آتی! تو فرمایا یہ کہ محبوب کا دروازہ در نہیں ہے بلکہ وہ بھی میرا ہی در ہے۔ جس کی ترجمانی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح کی:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (الکوثر) فرما کر یہ کامل ہر نعمت کثرت سے عطا فرمادی اور ساتھ ہی یہ فرمایا:

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ (الضحیٰ)

یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب میں نے ہر چیز تجھے عطا کر دی ہے تو جو بھی مانگنے والا آئے اسے دیتے جاؤ جو ایمان مانگنے آئے اسے ایمان دو' جو جنت مانگنے آئے اسے جنت دو' جو دنیا مانگنے آئے اسے دنیا دو اور جو آخرت مانگنے آئے اسے آخرت دو۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

بخل یہ ہوتا ہے کہ خود کھائے اور دوسروں کو نہ کھلائے' شح یہ ہے کہ نہ کھائے اور نہ دوسروں کو کھلائے' سخاوت یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے اور جود یہ ہے کہ خود بھوکا رہ کر دوسروں کو کھلاتا رہے۔

☆ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بکریوں کی بھری ہوئی وادی تھی ایک شخص نے کہا، "یہ ساری مجھے دے دیں' تب میری ضرورت پوری ہوگی"۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب بکریاں اسے دے دیں۔ اس نے اپنے قبیلہ میں جا کر اعلان کیا کہ "جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ وہ اتنا دیتے ہیں کہ فقر کی فکر ہی نہیں کرتے"۔

(مشکوٰۃ المصابیح' صفحہ 519)

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

سائلو دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

مفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو
باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے مصلّی پر کھڑے ہوئے کہ ایک سوالی نے کہا: "پہلے میری ضرورت پوری کرو"۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصلّٰی چھوڑ کر پہلے اس کی حاجت پوری کی پھر اس کے بعد نماز پڑھائی۔

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹیں کتنی ملی خیرات نہ پوچھو
ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

☆ حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ فضل وکرم والے تھے اور رمضان میں بہت زیادہ سخاوت وعطا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بھیجی گئی تیز ہوا سے بھی زیادہ لوگوں کی تمام حاجات کے مطابق عطا وسخا فرماتے تھے۔''
(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 457-403 جلد 1 صفحہ 502-457 جلد 2 صفحہ 891-748)

معلوم ہوا کہ کوئی بھی مانگنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت سے محروم نہیں رہتا تھا۔

جو منکر ہے ان کی عطا کا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں

اور

سرکار کا در ہے در شاہاں تو نہیں ہے
جو مانگ لیا وہ مانگ لیا اور بھی کچھ مانگ
اس در پہ یہ انجام ہوا حسن طلب کا
جھولی میری بھر بھر کے کہا اور بھی کچھ مانگ

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا شرک ہے؟

بعض لوگ اہل ایمان کو یہ مغالطہ دے کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا کرنا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا شرک ہے۔ لہٰذا اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ہم کہتے ہیں۔ ہم نے پچھلے صفحات میں اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک ومختار بنایا ہے۔ زمین وآسمان کی ہر چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ

واختیار میں ہے تو پھر آپ سے مانگنا کس طرح شرک ہوسکتا ہے؟

☆ حکم خداوندی ہے:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ (الضحیٰ:10)

''یعنی اے محبوب! مانگنے والے کو نہ جھڑکنا''

اس آیت کریمہ سے یہ مسئلہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگنا درست ہے۔ کیونکہ اگر یہ مانگنا شرک ہوتا تو پھر حکم یہ ہوتا کہ مانگنے والوں کو جھڑکو اور منع کرو۔

☆ اور دوسرے مقام پر تو یہاں تک ارشاد فرما دیا:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ (الحشر: 7)

یعنی اے مسلمانو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمہیں عطا کریں' دامن محبت اور کشکول عقیدت پھیلا کر اسے حاصل کرلو! کیونکہ میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انہی احکامات پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متعدد مواقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں لامحدود عطا کیا۔ جیسا کہ پیچھے روایات گزر چکی ہیں۔

تذکرہ بے مثل بشریت اور محفلِ میلاد:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بے مثل بشریت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صوم وصال (یعنی سحر وافطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی لست منکم انی اطعم واسقی

''میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں' مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب: الوصال ومن قال: لیس فی اللیل صیام، رقم الحدیث 1861۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب: النھی عن الوصال فی الصوم، رقم الحدیث 1102۔ سنن ابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی الوصال، رقم الحدیث 1102۔ سنن الکبریٰ للنسائی، جلد 2، صفحہ 24، رقم الحدیث 3263۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 282، رقم الحدیث 8157۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 4، صفحہ 2168، رقم الحدیث 7755۔ صحیح ابن حبان، جلد 8، صفحہ 341، رقم الحدیث 3575۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 102، رقم الحدیث 5790۔ موطا امام مالک، رقم الحدیث 667)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نہی رسول اللہ ﷺ عن الوصال فی الصوم فقال لہ رجل من المسلمین: انک تواصل یارسول اللہ قال: وایکم مثلی انی أبیت یطعمنی ربی یسقین۔ (الحدیث۔)

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ''یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ خود تو صوم وصال رکھتے ہیں''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کون میری مثل ہو سکتا ہے؟ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے''۔

(صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب: کم التعزیر والادب، رقم الحدیث 6459، وبلفظہ کتاب التمنی رقم الحدیث 6815۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، صفحہ 242، رقم الحدیث 3664۔ سنن دارمی، کتاب الصوم، باب النھی عن الوصال فی الصوم، جلد 2، صفحہ 15، رقم الحدیث 1706۔ دارقطنی جلد 9، 332۔ معجم الاوسط للطبرانی، جلد 2، صفحہ 68، رقم الحدیث 1274)۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

نہی رسول اللہ ﷺ عن الوصال رحمۃ لھم فقالوا: انک تواصل! قال: انی لست کھیئتکم انی یطعمنی ربی ویسقین

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر شفقت کے باعث انہیں صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ

تو وصال کے روزے رکھتے ہیں"۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔"

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب: الوصال ومن قال: لیس فی اللیل صیام، رقم الحدیث 1863، کتاب التمنی، باب: ما یجوز اللو، رقم الحدیث 6815۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 282، رقم الحدیث 8161 مسند اسحق بن راھویہ، جلد 2، صفحہ 168، رقم الحدیث 669۔ جامع العلوم والحکم لابن رجب، جلد 1، صفحہ 437)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

واصل النبی ﷺ آخر الشهر وواصل أناس من الناس فبلغ النبی ﷺ فقال: لو مدبی الشهر لواصلت وصالا یدع المتعمقون تعمقهم انی لست مثلکم انی اظل یطعمنی ربی ویسقین۔

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہینے کے آخر میں سحری وافطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ جب یہ بات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لئے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تاکہ میری برابری کرنے والے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے۔ میں قطعاً تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے میرا رب (اپنے ہاں) کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔"

(صحیح بخاری، کتاب التمنی، باب ما یجوز من اللو وقولہ تعالیٰ: لو ان لی بکم قوۃ: (ھود: 0 7) رقم الحدیث 6814۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب: النھی عن الوصال فی الصوم، رقم الحدیث 1104۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 124، رقم الحدیث 1227۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 282، رقم الحدیث 8160۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 330، رقم الحدیث 9585۔ مسند ابی یعلیٰ موصلی، جلد 6، صفحہ 36، رقم الحدیث 3282)۔

الحمد للہ ہمارا اہلسنت وجماعت (حنفی بریلوی) کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق احادیث پچھلے صفحات پر گزر چکی

ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت نص قطعی سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرح بشر نہیں بلکہ بے مثل بشر ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود یہ مسئلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سمجھایا ہے۔

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
محوِ حیرت ہے یہ دنیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہم خصوصیت "آگے اور پیچھے سے یکساں دیکھنا" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صلی بنا رسول الله ﷺ یوما ثم انصرف فقال: یافلان! ألا تحسن صلاتك، ألا ینظر المصلی إذا صلی کیف یصلی فإنما یصلی لنفسه إنی والله! لأبصر من ورائی کما أبصر من بین یدی۔

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں جماعت سے نماز پڑھانے کے بعد چہرہ انور پھیرا پھر ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے شخص! تم نے نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی؟ کیا نمازی نماز ادا کرتے وقت یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ شخص اپنے لیے نماز پڑھتا ہے خدا کی قسم! میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے کہ سامنے سے دیکھتا ہوں۔"

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب: الامر بتحسین الصلاۃ وإتمامها والخشوع فیها، رقم الحدیث 423۔ سنن نسائی، کتاب الامامۃ، باب: الرکوع دون الصف، رقم الحدیث 872۔ سنن نسائی، جلد 1

صفحہ 303، رقم الحدیث 944۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 2، صفحہ 290، رقم الحدیث 3398۔ سنن صغری للبیہقی، جلد 1، صفحہ 495، رقم الحدیث 878۔ مسند ابوعوانہ، جلد 2، صفحہ 105۔ الترغیب والترھیب للمنذری، جلد 1، صفحہ 202، رقم الحدیث 768۔ شعب الایمان، جلد 3، 134)۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أتموا الركوع والسجود فوالله انی لاراكم من بعد ظهری اذا ماركعتم واذا ما سجدتم. وفی حديث سعيد: اذا ركعتم واذا سجدتم.

ترجمہ: ''رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم! بیشک میں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی تمہارے رکوع و سجود کو دیکھتا ہوں۔''

اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''میں تمہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں بھی دیکھتا ہوں۔''

(صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب: کیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث 6268۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب: الامر بتحسین الصلاۃ انما بھاوالخشوع فیھا، رقم الحدیث 425۔ سنن نسائی، کتاب التطبیق، باب: الامر باتمام السجود، رقم الحدیث 1117۔ سنن کبریٰ لنسائی، جلد 1، صفحہ 235، رقم 704۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 115، رقم الحدیث 12169۔ مسند ابو یعلیٰ موصلی، جلد 5، صفحہ 341، رقم الحدیث 2971)۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هل ترون قبلتی هاهنا؟ فوالله! ما يخفى علی خشوعكم ولاركوعكم انی لاراكم من وراء ظهری.

ترجمہ: ''کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے نہ تمہارے (دلوں کی حالت اور ان کا) خشوع و خضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے (ظاہری حالت کے) رکوع، میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی (اسی طرح) دیکھتا ہوں (جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔''

(صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب: عظۃ الامام الناس فی اتمام الصلاۃ وذکر القبلۃ، رقم الحدیث 408،

کتاب الاذان' باب: الخشوع فی الصلاۃ' رقم الحدیث 708۔ صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب: الامر بتحسین الصلاۃ و اتمامھا والخشوع فیھا رقم الحدیث 424۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 2' صفحہ 303' صفحہ 365' صفحہ 375' رقم الحدیث 8011' 8756' 8864)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی' آخری صفوں میں ایک شخص تھا جس نے اپنی نماز خراب کردی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اسے پکارا:

یافلان! الاتتقی اللہ' الاتری کیف تصلی' انکم ترون انہ یخفی علی شیء مما تصنعون' واللہ انی لاری من خلفی کما اری من بین یدی۔

ترجمہ: ''اے فلاں! کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو جو تم کرتے ہو اس میں سے مجھ پر کچھ پوشیدہ رہ جاتا ہے' اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے بھی اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں''

(مسند امام احمد بن حنبل' جلد 2' صفحہ 449' رقم الحدیث 9795۔ صحیح ابن خزیمہ' جلد 1' صفحہ 336' رقم الحدیث 664۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری' جلد 2' صفحہ 226)

عالم میں کیا ہے جس کی تجھ کو خبر نہیں
ذرہ ہے کون سا تری جس پر نظر نہیں

اور

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ ہی خدا چھپا تم پہ کروڑوں درود

دستِ اقدس کی طاقت اور محفل میلاد:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کی قدرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں بیان کر کے اپنا میلاد منایا چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

خسفت الشمس علی عهد رسول اللهﷺ فصلی. قالوا: یارسول الله رأیناك تناول شیئا فی مقامك ثم رأیناك تكعكعت؟ فقال: انی اریت الجنة فتناولت منها عنقودا، ولو اخذته لاكلتم منه مابقیت الدنیا۔

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کسوف پڑھائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے؟"

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مجھے جنت نظر آئی تھی، میں نے اس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیا، اگر اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے (اور یہ ختم نہ ہوتا)"

(صحیح بخاری، کتاب: صفة الصلاة، باب البصر الی الامام فی الصلاة، رقم الحدیث 715، کتاب الکسوف، باب: صلاة الکسوف جماعة، رقم الحدیث 1 0 9 4۔ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب: ماعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی صلاة الکسوف من امر الجنة والنار، رقم الحدیث 904۔ سنن نسائی، کتاب الکسوف، باب: قدر قراءة فی صلاة الکسوف، رقم الحدیث 3 9 4 1۔ سنن کبریٰ لنسائی، جلد 1، صفحہ 8 7 5، رقم الحدیث 1878۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 298، رقم الحدیث 2711، 3374۔ صحیح ابن حبان، جلد 7، صفحہ 73، رقم الحدیث 2732، 2853۔ موطا امام مالک، رقم الحدیث 445۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 3، صفحہ 8 9، رقم الحدیث 5 2 9 4۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 3، صفحہ 1 2 3، رقم الحدیث 6096۔ السنن الماثورہ للشافعی، جلد 1، صفحہ 14، رقم الحدیث 47)۔

سبحان اللہ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس کی، کہ کھڑے تو زمین پر ہیں، لیکن ہاتھ جنت تک پہنچا ہوا ہے۔ اور جنت کے خوشے کو پکڑ رہے ہیں۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا:

جس کو بار دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبہ دین وایمان کے دونوں ستون
ساعدِ بین رسالت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موج بحر کرم
اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانے کی خصوصیت بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ ادرک بی الاجل المرحوم واختصر لی اختصاراً فنحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیامۃ وانی قائل قولاً غیر فخر ابراہیم خلیل اللہ وموسیٰ صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد القیامۃ.

ترجمہ: "جب رحمت خاص کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور مجھے ایسے مال اختصار دیا ہم ظہور میں پیچھے اور روز قیامت سبقت میں آگے ہیں۔"

میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر و ناز کو دخل نہیں۔ ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ صفی اللہ اور میں حبیب اللہ ہوں اور میرے ساتھ روز قیامت لواء حمد ہوگا۔"

(صحیح بخاری، رقم الحدیث 226۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث 855۔ سنن نسائی رقم الحدیث 1367 سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 29۔ البدایہ والنھایہ، جلد 6، صفحہ 305۔ مسند احمد، رقم الحدیث 7308 صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 2784۔ صحیح ابن خزیمہ 1720۔ سنن کبریٰ للنسائی رقم الحدیث 1653۔ سنن کبریٰ للبیہقی، رقم الحدیث 1320۔ مسند ابویعلیٰ، رقم الحدیث 6269۔ مسند حمیدی رقم الحدیث 954۔ مسند اسحاق بن راہویہ، رقم الحدیث 291۔ ابن ماجہ: رقم الحدیث 26)۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

آپ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"علماء فرماتے ہیں: اختصر لی اختصارا' کا مطلب ہے کہ مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنیٰ کثیر۔ یا میرے لئے زمانہ مختصر کیا کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔"

اقول (اب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح کرتے ہیں): وباللہ التوفیق' یا یہ کہ میرے لئے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں، گناہ کم ہوں، نعمت باقی تک جلد پہنچیں۔

یا یہ کہ میری امت کے لئے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا یا یہ کہ اے امت محمد! میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کئے، آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ۔

یا یہ کہ میرے غلاموں کے لئے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردے گا کہ چشم زدن میں گذر جائیں گے یا جیسے بجلی کوند گئی۔

کمافی الصحیحین یا یہ کہ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے، میرے غلاموں کے لئے اس سے کم دیر میں گذر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھیے۔

کمافی حدیث احمد وابی یعلی وابن جریر وابن حبان وابن عدی والبغوی والبیہقی رضی اللہ عنہم۔

یا یہ کہ علوم و معارف جو ہزار ہا سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں وہ میری چند روزہ خدمت گذاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرما دیئے۔

یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہو لیا۔

یا یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جس کے معدود ورقوں میں تمام اشیائے گذشتہ آئندہ یا روشن مفصل بیان کیں جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں' اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور۔

یا یہ کہ مشرق و غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرما دیا کہ میں ان سے جو کچھ قیامت تک اس میں ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ عند الطبرانی۔

یا یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیے۔ کما فی حدیث الصحیحین۔

یا اگلی امتوں پر جو اعمال شاق تھے ان سے اٹھا کے پچاس نمازوں کی پانچ رکھیں اور حساب کرم میں پوری پچاس زکوٰۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہا اور ثواب فضل میں وہی ربع کا ربع و علی ھذا القیاس والحمد للہ رب العلمین۔

یہ بھی حضور ﷺ کا اختصار کلام ہے کہ ایک لفظ کے اتنے معنی۔

(تجلی یقین صفحہ 105)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا معلم کائنات بن کر مبعوث ہونا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

خرج رسول اللہ ﷺ ذات یوم من بعض حجرہ فدخل المسجد

فاذاھو بحلقتین احدھما یقرئون القرآن ویدعون اللہ و الاخری یتعلمون ویعلمون فقال النبی ﷺ کل علی خیر ھولاء یقرء ون القرآن ویدعون اللہ فان شاء اعطاھم وان ساء منعھم وھولاء یتعلمون ویعلمون و انما بعثت معلما فجلس معھم۔

ترجمہ: ''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرہ مبارک سے مسجد نبوی میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دو حلقے بنا کر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک جماعت تلاوت قرآن مجید اور دعا میں مشغول ہے، اور دوسری جماعت علمِ دین سیکھنے اور سکھانے میں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دونوں جماعتیں بھلائی پر قائم ہیں، یہ لوگ تلاوت قرآن اور دعا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چاہے تو انہیں عطا فرمادے ورنہ رد کردے۔ اور یہ لوگ علمِ دین سیکھنے سکھانے میں لگے ہیں اور مجھے بھی معلم کائنات بنا کر بھیجا گیا ہے''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی کے ساتھ تشریف فرما ہوگئے۔''

(سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، جلد 1، صفحہ 21۔ التمہید لابن عبدالبر، جلد 5، صفحہ 118۔ کنزالعمال، جلد 15، صفحہ 147، رقم الحدیث 28751۔ تفسیر بغوی، جلد 7، صفحہ 25۔ المغنی للعراقی، جلد 1، صفحہ 11)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انما انا لکم بمنزلۃ الوالد اعلمکم

''میں تمہارے والد کی مثل ہوں کہ تم کو ہر ہر مسئلہ سکھاتا ہوں۔''

(سنن ابن ماجہ، باب الاستخارہ بالحجارۃ، جلد 1، صفحہ 27) (مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2 صفحہ 247) (فتاویٰ رضویہ قدیم، جلد 6، صفحہ 459) (جامع الاحادیث، جلد 5، صفحہ 5356)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ذکر کی عظمت و فضیلت بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اتانی جبریل علیہ السلام فقال: ان ربی وربك يقول: كيف رفعت لك ذكرك، قال: الله اعلم قال: اذا ذكرت ذكرت معی۔

ترجمہ: ''میرے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: ''میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے: ''کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے تمہارا ذکر کیسے بلند کیا؟'' میں نے عرض کی: ''اللہ عزوجل خوب جانتا ہے''۔ عرض کی: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جہاں میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ اے محبوب! تیرا ذکر بھی ہوگا''۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 1، صفحہ 12۔ تفسیر ابن جریر، جلد 15، صفحہ 235۔ جامع الاحادیث، جلد 5، صفحہ 356، رقم الحدیث 224)۔

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دوسری روایت میں یوں ہے:

جعلتك ذكرا من ذكری فمن ذكرك فقد ذكرنی

''اے محبوب! میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا، جس نے تمہارا ذکر کیا بیشک اس نے میرا ذکر کیا''

(فتاویٰ رضویہ قدیم، جلد 3، صفحہ 478، جلد 9، حصہ دوم، صفحہ 128۔ جلد 9، حصہ دوم، صفحہ 306

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر اونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خاص اعزاز "قیامت کے دن سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا آپ کو نداء کرنا" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یجمع اللہ تعالیٰ الناس فی صعید واحد فلا تکلم نفس فاول نداء محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیقول: لبیك وسعدیك والخیر فی یدیك۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو کوئی کلام نہ فرمائے گا' سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نداء ہوگی۔ حضور عرض کریں گے "الٰہی! میں حاضر ہوں' خدمتی ہوں' تیرے دونوں ہاتھوں میں بھلائی ہے۔"

(کنز العمال' جلد 15' صفحہ 1852' رقم الحدیث 43391۔ حلیۃ الاولیاء' جلد 2' صفحہ 9۔ در منثور' جلد 5' صفحہ 50۔ السنۃ لابن عاصم' جلد 2' صفحہ 215)

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن مندہ نے کہا:

حدیث مجمع علی صحۃ اسنادہ وثقۃ رجالہ

ترجمہ: "اس حدیث کی صحت اسناد اور عدالت رواۃ پر اجماع ہے۔"

(صفائح اللجین' صفحہ 17)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہم خصوصیت "قیامت تک کی تمام چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظروں کے سامنے ہیں" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ عزوجل قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی

ماھو کائن فیھا الی یوم القیامة کانما انظرالی کفی ھذہ جلیان من امر اللہ عزوجل جلاہ لنبیه کما جلاہ للنبیین قبله۔

ترجمہ: ''بیشک اللہ ﷻ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں نے اسے اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے دیکھ لیا اور میرے لئے تمام چیزیں روشن ہیں جیسے دیگر انبیاء ﷺ کے لئے روشن تھیں۔''

حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء' جلد 6' صفحہ 101۔ مجمع الزوائد' جلد 8' صفحہ 287۔ کنز العمال' جلد 11' صفحہ 378' رقم الحدیث 31810۔ جمع الجوامع' رقم الحدیث 4849۔ جامع الاحادیث' جلد 5' صفحہ 386' رقم الحدیث 325)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ''جنتیوں اور جہنمیوں کے نام مع ولدیت اور خاندان جاننا'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف فرما ہوئے تو آپ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جانتے ہو یہ دو کتابیں کیا ہیں؟''

ہم نے عرض کی: ''نہیں یا رسول اللہ ﷺ ہاں آپ خبر دیں تو معلوم ہو''۔

دائیں ہاتھ میں جو کتاب تھی اس کی طرف اشارہ کرکے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے' اس میں اہل جنت کے نام' ان کی ولدیت' ان کے قبیلوں کے نام ہیں' پھر آخر میں ان سب کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے۔ اب نہ ان میں زیادہ ہو سکتے ہیں اور نہ کم''۔

پھر آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ کی کتاب کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں اہل جہنم کے نام' ان کی ولدیت اور ان کے خاندانوں کے نام ہیں' پھر آخر میں ٹوٹل لگا دیا گیا ہے۔

اب ان میں نہ کبھی کمی ہو سکتی ہے اور نہ زیادتی۔"

(جامع ترمذی، جلد 2، صفحہ 36۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 127۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 3 صفحہ 181)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہم خصوصیت "اپنی امت کے ہر شخص کو پہچاننا" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عرضت علی امتی البارحۃ لدن ہذہ الحجرۃ حتی لاعرف بالرجل منہم من احدکم بصاحبہ۔

ترجمہ: "گذشتہ رات مجھ پر میری امت اس حجرے کے پاس میرے سامنے پیش کی گئی۔ بے شک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانتا ہے"۔

(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 207۔ سنن ابوداؤد، جلد 1، صفحہ 66۔ الادب المفرد، صفحہ 36۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 267۔ الجامع الصغیر للسیوطی، جلد 2، صفحہ 36۔ انباء المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صفحہ 18۔ الجامع الاحادیث، جلد 5، صفحہ 399، رقم الحدیث 3261)۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعثت کا ایک خاص مقصد "اپنی امت کو جہنم سے بچانا" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مثلی مثلکم کمثل رجل اوقد نارا، فجعل الفراش والجنادب یقعن فیہا وہو یذبہن عنہا وانا آخذ بحجزکم عن النار، وانتم تفلتون من یدی۔

ترجمہ: "میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی' پتنگے اور جھینگر اس میں گرنا شروع ہوئے' وہ انہیں آگ سے ہٹا رہا ہے۔ اور میں تمہاری کمریں پکڑ کر تمہیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلنا چاہتے ہو"۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی' جلد 1' صفحہ 367۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 3' صفحہ 392۔ الترغیب والترھیب للمنذری' جلد 4' صفحہ 453)

☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لیس منکم الا انا ممسك بحجزته الی ان یقع فی النار

ترجمہ: "تم میں سے ایسا کوئی نہیں کہ میں اس کا کمربند پکڑے روک نہ رہا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے"۔ (المعجم الکبیر للطبرانی' جلد 7' صفحہ 269)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ لم یحرم حرمة الا وقد علم انه سیطلعها منکم مطلع الا وانی ممسك بحجزکم ان تهافتوا فی النار کتهافت الفراش والذباب۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے جو حرمت حرام کی اس کے ساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی جھانکنے والا اسے ضرور جھانکے گا' سن لو! اور میں تمہارا کمربند پکڑے ہوں کہ کہیں آگ میں گر نہ پڑو جیسے پروانے اور مکھیاں"۔

(مسند امام احمد بن حنبل' جلد 1' صفحہ 424)

سبحان اللہ! کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی حکمت و دانائی بھری مثال بیان کی کہ کوئی شخص آگ جلائے' جب آگ روشن ہو جاتی ہے تو پتنگے اس میں گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جلانے والا ان کو روکتا ہے وہ اس پر غالب آ جاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری مثال بھی ایسے ہی ہے کہ میں تمہیں پکڑ کر دوزخ سے نکال رہا ہوں تم ہو کہ اس میں گرنے پہ زور لگا رہے ہو۔

معلوم ہوا کہ اس فانی دنیا کی لذتیں آگ ہیں ہم ناسمجھ پتنگوں کی طرح ان کا غلط استعمال کر کے اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنا رہے ہیں' ہمیں اس سے بچنے کی اتنی فکر نہیں ہے جتنی ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہے۔

☆ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ (التوبہ:128)

''مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان اور رحم فرمانے والے''۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رو رو کر دعائیں مانگا کرتے تھے' پیدا ہوتے وقت بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر رب ھب لی امتی کا ورد جاری تھا۔

☆ عبدالستار خان نیازی صاحب نے کیا خوب کہا:

جن کے لب پر رہا امتی امتی
یاد ان کی نہ بھولو نیازی کبھی
وہ کہیں امتی تو بھی کہہ یا نبی
میں ہوں حاضر تیری چاکری کے لئے

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے غاروں میں جا جا کر اور رو رو کر صرف ہمارے لئے ہی دعائیں فرمائیں۔ معراج پر گئے تو وہاں بھی عرش کے نیچے سجدے میں گر کر دعائیں مانگیں' اور بروز قیامت بھی سجدے میں سر رکھ کر ہمارے لیے ہی دعائیں مانگیں گے۔

☆ کسی شاعر نے یہ منظر بڑے حسین پیرائے میں شعروں کے اندر قلمبند کیا:

تہہ عرش سجدے میں سر کو جھکایا
بکھر کر زلفوں نے یہ رنگ لایا

یہ کہہ کر خدا نے نبی کو اٹھایا
کہ پیارے تیرے گیسو کیا مانگتے ہیں

یہ سن کر کہا مصطفیٰ نے الٰہی
یہ کہتی میرے گیسوؤں کی سیاہی

سیاہ بخت امت کی کردے رہائی
الٰہی یہ گیسو دعا مانگتے ہیں

خدا نے کہا تو نہ گھبرا محمد
میرے سامنے عرش پہ آ محمد

تو چاہے جسے بخشوا یا محمد
کہ پیارے تیری ہم رضا مانگتے ہیں

(ﷺ واصحابہ وبارك وسلم)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت کی حقانیت بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنگ حنین کے موقع ارشاد فرماتے جاتے تھے:

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

ترجمہ: ''میں نبی ہوں' کچھ جھوٹ نہیں' میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں''۔

(صحیح بخاری' جلد 1' صفحہ 427۔ صحیح مسلم' کتاب الجھاد۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 4' صفحہ 280۔ سنن کبریٰ للبیہقی' جلد 9' صفحہ 155۔ شرح السنۃ' جلد 11' صفحہ 64' رقم الحدیث 2706۔ مجمع الزوائد' جلد 1' صفحہ 289۔ مصنف ابن ابی شیبۃ' جلد 8' صفحہ 527۔ التمھید لابن عبدالبر' جلد 6' صفحہ 225۔ المعجم الکبیر للطبرانی' جلد 6' صفحہ 43۔ حلیۃ الاولیاء' جلد 7' صفحہ 132۔ منثور' جلد 3' صفحہ 225۔ تاریخ دمشق' جلد 1' صفحہ 289۔ البدایہ والنھایہ' جلد 4' صفحہ 69)

☆ حضرت سیابہ بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے:

النبی لا کذب انا ابن العواتك من سلیم

ترجمہ: ''میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا میں ہوں ان بیبیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ تھا''

(معجم الکبیر' جلد 7' صفحہ 201۔ تاریخ دمشق لابن عساکر' جلد 1' صفحہ 289۔ مجمع الزوائد' جلد 8' صفحہ

219۔ کنزالعمال' جلد 11' صفحہ 402' رقم الحدیث 31873۔ جامع الصغیر' جلد 1' صفحہ 160۔ السنن لسعید بن منصور' رقم 2840۔ سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی' رقم 1569)۔

"عواتک" کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"منادی صاحب تیسر' امام مجدالدین فیروز آبادی صاحب قاموس' جوھری صاحب حجاج اور صنعانی وغیرہم نے کہا: "نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جدات میں سے نو کا نام عاتکہ تھا" ابن بری نے کہا: "وہ بارہ بیبیاں عاتکہ نام کی تھیں۔"

تین سلیمیات یعنی قبیلہ بنی سلیم سے اور دو قرشیات' دو عدوانیات ایک ایک کنانیہ اسدیہ' ھندلیہ' قضاعیہ' ازدیہ ذکر فی تاج العروس۔

عبداللہ دوسی نے کہا:

بیبیاں چودہ تھیں۔ تین قرشیات' چار سلمیات' دو عدوانیات' اور ایک ھذلیہ' قحطانیہ' قضاعیہ' ثقفیہ' اسدیہ بنو اسد خزیمہ ہے۔

ظاہر ہے کہ قلیل منافی کثیر نہیں۔ حدیث آئندہ میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مقام مدح وفضائل کریمہ میں اکیس پشت تک اپنا نسب نامہ ارشاد کر کے فرمایا:

"میں سب سے نسب میں افضل باپ میں افضل' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔"

(فتاویٰ رضویہ قدیم' جلد 30' صفحہ 295)

☆ ایک دوسرے مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گود میں لئے راہ میں جاتی تھیں، تین نوجوان کنواری لڑکیوں نے وہ خدا بھاتی صورت دیکھی جوشِ محبت میں اپنی پستانیں دہن اقدس میں رکھیں، تینوں کے دودھ اتر آیا، تینوں پاکیزہ بیبیوں کا نام عاتکہ تھا۔ عاتکہ کے معنی زن شریفہ، رئیسہ، کریمہ، سراپا، عطر آلود، تینوں قبیلہ بنی سلیم سے تھیں کہ سلامت سے مشتق اور اسلام سے ہم اشتیاق ہے۔"

ذکرہ ابن عبد البر فی الاستیعاب

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بحوالہ الاستیعاب، المقصد اول، جلد 1، صفحہ 127، دار المعرفۃ بیروت)

اقول:

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"الحق کسی نبی نے کوئی آیت و کرامت ایسی نہ پائی کہ ہمارے نبی اکرم نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مثل اور اس سے اکمل عطا نہ ہوئی۔ یہ اس مرتبے کی تکمیل تھی کہ مسیح کلمۃ اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے کو بے باپ کنواری بتول کے پیٹ میں پیدا کیا۔ حبیب اشرف بریۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین عفیفہ لڑکیوں کے پستان میں دودھ پیدا فرمایا۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(فتاویٰ رضویہ، جلد 30، صفحہ 295)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت کے اثبات کیلئے چاند کے دو ٹکڑے کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان اہل مکۃ سألوا رسول ﷺ ان یریہم آیۃ فأراہم انشقاق القمر مرتین۔

ترجمہ: "اہل مکہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھا دیے۔"

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب سوال المشرکین ان یریہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ، رقم الحدیث 4[illegible]۔ کتاب التفسیر، سورۃ القمر، باب: وانشق القمر: وان یروا آیۃ یعرضوا (1، 2) رقم الحدیث 4687۔ صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامہم، باب انشقاق القمر، رقم الحدیث 2801۔ جامع ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ومن سورۃ القمر، رقم الحدیث 3289۔ سنن الکبریٰ نسائی جلد 6 صفحہ 476، رقم الحدیث 1553۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 377، رقم الحدیث 3583۔

ابن حبان' جلد 4' صفحہ 420' رقم الحدیث 6495۔ مستدرک حاکم' جلد 2' صفحہ 513' رقم الحدیث 3758-3761 قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح۔ مسند بزار' جلد 5' صفحہ 202' رقم الحدیث 1801-1802۔ مسند ابویعلیٰ' جلد 5' صفحہ 30610' رقم الحدیث 2929۔ المعجم الکبیر للطبرانی' جلد 2' صفحہ 132' رقم الحدیث 1561۔ مسند طیالسی' جلد 1' صفحہ 137' رقم الحدیث 280۔ المسند الشاشی' جلد 1' صفحہ 402' رقم 404)۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

انشق القمر علی عہد رسول اللہ فلقتین۔ فستر الجبل فلقة وکانت فلقة فوق الجبل۔ فقال رسول اللہ ﷺ: اللھم اشھد۔

ترجمہ: ''چاند کے ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں پیش آیا' ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا۔''

(صحیح بخاری' کتاب المناقب' باب: سوال المشرکین ان یریھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاراھم انشقاق القمر' رقم الحدیث 3437۔ کتاب التفسیر' سورۃ القمر وانشق: وان یروآیۃ یعرضوا' 1' 2' رقم الحدیث 4583۔ صحیح مسلم' کتاب صفات المنافقین واحکامھم' باب: انشقاق القمر' رقم الحدیث 2800۔ جامع ترمذی' کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سورۃ القمر' رقم الحدیث 3685۔ سنن کبریٰ للنسائی' جلد 4' صفحہ 476' رقم الحدیث 1552)۔

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے' چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

عطش الناس یوم الحدیبیة والنبی ﷺ بین یدیه رکوة فتوضأ فجهش الناس نحوه فقال: مالکم؟ قالوا: لیس عندنا ماء نتوضأ ولا نشرب الا ما بین یدیك، فوضع یده فی

الركوة فجعل يثور بين اصابعه كامثال العيون، فشربنا وتوضانا قلت: كنتم؟ قال: لو كنا مائة الف لكفانا، كنا خمس عشرة مائة.

ترجمہ: ''حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وضو فرمایا، لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھپٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا ہوا ہے؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے پاس نہ وضو کے لئے پانی ہے اور نہ پینے کیلئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے''۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا۔ چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔''

(سالم کہتے ہیں) ''میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''اس وقت آپ کتنے تھے؟''

انہوں نے کہا: ''اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کیلئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔''

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب: علامات النبوۃ فی الاسلام، رقم الحدیث 338، کتاب المغازی، باب: غزوۃ الحدیبیۃ، رقم الحدیث 3963، کتاب الاشربۃ، باب: شرب البرکۃ والماء المبارک، رقم الحدیث: 52۔ کتاب التفسیر، سورۃ الفتح، باب: اذ یبایعونک تحت الشجرۃ، رقم الحدیث 4560۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 329، رقم الحدیث 14562۔ صحیح ابن خزیمہ، جلد 1، صفحہ 65، رقم الحدیث 125۔ صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 480، رقم الحدیث 6542۔ سنن دارمی، [illegible] رقم الحدیث 27۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 4، صفحہ 82، حدیث 2107۔ بیہقی، جلد 1، صفحہ 272۔ مسند ابن جعد، جلد 1، صفحہ 29، رقم الحدیث 82)۔

☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

کنا مع رسول اللہ ﷺ فی سفر فقل الماء فقال: اطلبوا فضلة

من ماء فجاؤ وابإناء فيه ماء قليل فادخل يده في الاناء ثم قال: حي على طهورا لمبارك والبركة من الله۔ فلقد رأيت الماء ينبع من بين أصابع رسول الله ﷺ ولقد كنا نسمع تسبيح الطعام وهو يؤكل

ترجمہ: ''ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ''۔

لوگوں نے ایک برتن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں ڈالا اور فرمایا: ''پاک برکت والے کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے''۔

میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے (چشمہ کی طرح) پانی ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم کھانا کھاتے وقت کھانے سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔''

(صحیح بخاری' کتاب البیوع' باب: النجار' رقم الحدیث: 1989' کتاب المناقب' باب: علامات النبوة فی الاسلام' رقم الحدیث 3392-3391۔ کتاب المساجد' باب: الاستعانة بالنجار والصناع فی اعواد المنبر والمسجد رقم الحدیث 438' جامع ترمذی' کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم' باب نمبر 6' رقم الحدیث 3627۔ سنن نسائی' کتاب الجمعا باب: مقام الامام فی الخطبة' رقم الحدیث 1396۔ سنن ابن ماجہ' کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها' باب: ماجاء فی بدء شان المنبر' رقم الحدیث 1417-1414۔ مسند امام احمد بن حنبل' جلد 3' صفحہ 226۔ سنن دارمی' جلد 1' صفحہ 23' رقم الحدیث 42۔ صحیح ابن خزیمہ' جلد 3' صفحہ 139' رقم الحدیث 1777-1776۔ مصنف عبدالرزاق' جلد 3' صفحہ 186' رقم الحدیث 5253۔ صحیح ابن حبان' جلد 14' صفحہ 43-48' رقم الحدیث 6506۔ مسند ابویعلی' جلد 6' صفحہ 114' رقم الحدیث 3384)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أتی نبی ﷺ باناء' وهو بالزوراء فوضع يده في الاناء' فجعل الماء ينبع من بين اصابعه فتوضأ القوم۔ قال قتادہ: قلت: لأنس كم كنتم؟ قال: ثلاث مائة' اوزهاء ثلاث مائة' وفي

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھ کر اسلام قبول کر لیا''۔

(جامع ترمذی' کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ' باب: فی اثبات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما قد خصہ اللہ عزوجل' رقم الحدیث 3628۔ المعجم الکبیر للطبرانی' جلد 12' صفحہ 110' رقم الحدیث 12622۔ تاریخ الکبیر للبخاری' جلد 3' صفحہ 3' رقم الحدیث 6۔ الاحادیث المختارہ' جلد 9' صفحہ 538-539' رقم الحدیث 527۔ الاعتقاد للبیہقی' جلد 1' صفحہ 48۔ مشکوٰۃ المصابیح' رقم الحدیث 5924)۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بچپن کے حالات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے بچپن کا عالم کیا تھا؟''

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری دایہ کا تعلق بنو سعد بن بکر سے تھا۔ ایک مرتبہ میں اور ان کا بیٹا اپنی بکریاں چرانے کے لئے گئے' ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ میں نے کہا: ''اے میرے بھائی! تم جاؤ اور امی جان سے ہمارے کھانے کے لئے کچھ لے آؤ''۔

میرا بھائی چلا گیا۔ میں ان جانوروں کے پاس ٹھہر گیا۔ اس دوران دو سفید پرندے جو گدھوں کی مانند تھے آئے اور ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ''کیا یہ وہی ہے؟''

دوسرے نے جواب دیا: ''ہاں''۔

وہ دونوں تیزی سے میری طرف لپکے۔ انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے سیدھا لٹا کر میرے پیٹ کو چیر دیا۔ پھر انہوں نے میرا دل نکال کر اسے چیر دیا۔ اور اس میں سے سیاہ خون کے دو لوتھڑے نکالے۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ''برف کا پانی لاؤ''۔

پھر اس نے اس پانی کے ذریعے میرے پیٹ کو دھویا۔ پھر وہ بولا: ''ٹھنڈا پانی لاؤ''۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر اس نے اس کے ذریعے میرے دل کو دھویا۔ پھر وہ بولا: "سکینت لاؤ"۔ وہ اس نے میرے دل پر چھڑک دی۔ پھر اس نے اپنے ساتھی سے کہا: "اسے سی دو"۔

اس نے اسے سی دیا۔ اس نے اس پر مہر نبوت لگا دی۔ پھر اس نے کہا: "انہیں ایک پلڑے میں رکھو اور ان کی امت کے ایک ہزار افراد کو دوسرے پلڑے میں رکھو"۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب میں نے دیکھا کہ ایک ہزار افراد میرے اوپر تھے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ میرے اوپر نہ گر جائیں تو ان میں سے ایک شخص بولا: "اگر ان کی پوری امت کے ساتھ بھی ان کا وزن کیا جائے تو ان کا پلڑا بھاری ہوگا"۔

پھر وہ دونوں چلے گئے۔ انہوں نے مجھے وہیں رہنے دیا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ "مجھے بہت الجھن محسوس ہوئی۔ میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا جو مجھے پیش آئی تھی، وہ ڈر گئیں کہ شاید مجھے کوئی ذہنی مرض لاحق ہو گیا ہے۔ وہ بولیں: "میں تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں"۔

پھر وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئیں اور مجھے بھی اس پر سوار کیا یہاں تک کہ ہم لوٹ میری والدہ (سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آ گئے۔ میری دایہ نے کہا: "میں امانت اور اپنا ذمہ ادا کر چکی ہوں"۔

پھر انہوں نے میری والدہ کو وہ واقعہ بتایا جو میرے ساتھ پیش آیا تھا۔ تو وہ اس سے خوف زدہ نہیں ہوئیں اور بولیں: "جب ان کی ولادت ہوئی تھی تو میں نے دیکھا تھا کہ میرے اندر سے کوئی چیز نکلی ہے"۔

(راوی کہتے ہیں) یعنی نور نکلا (سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) جس کے ذریعے شام کے محلات روشن ہو گئے"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(سنن دارمی، رقم الحدیث 13۔ مسند امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 17685۔ مصنف عبدالرزاق، رقم الحدیث 323۔ مستدرک حاکم، رقم الحدیث 4230۔ الاحاد والمثانی، رقم الحدیث 1369)۔

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو پہلی مرتبہ کب اس بات کا یقینی علم ہوا کہ آپ نبی ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے میں اس وقت مکہ کے کھلے میدان میں تھا۔ ان میں سے ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا آسمان کے درمیان رہا۔ ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ''کیا یہ وہی ہیں؟''

اس نے جواب دیا: ''ہاں''۔

وہ بولا ''ایک آدمی کے ساتھ ان کا وزن کرو''۔

اس آدمی کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر اس فرشتے نے کہا: ''دس آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو''۔

ان کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر وہ بولا: ''سو آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو''۔

ان کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو بھی میں ہی بھاری تھا۔ پھر وہ بولا: ''ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو''۔

ان کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو بھی میرا ہی پلڑا بھاری تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ ان لوگوں کا پلڑا ہلکا ہونے کی وجہ سے کوئی میرے اوپر نہ گر جائے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ''اگر پوری امت کے مقابلے میں ان کا وزن کیا جائے تو بھی ان کا پلڑا بھاری ہوگا''

(سنن دارمی، المقدمہ، باب: کیف کان اول شان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث 14)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور نبی کریم ﷺ نے درختوں کو اپنے قدموں میں بلا کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

"ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اسی دوران ایک دیہاتی آیا۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کے قریب ہوا تو نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا: "تم کہاں جارہے ہو؟"

اس نے جواب دیا: "اپنے گھر جارہا ہوں"۔

نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا: "کیا تمہیں بھلائی میں کوئی دلچسپی ہے؟"

اس نے جواب دیا: "وہ کیا ہے؟"۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ صرف وہی معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں"۔

وہ دیہاتی بولا: "آپ کی اس بات کی گواہی کون دے گا؟"

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ کیکر کا درخت"۔

پھر نبی کریم ﷺ نے اس درخت کو بلایا وہ درخت وادی کے کنارے پر موجود تھا۔ وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس درخت سے تین دفعہ گواہی مانگی اور اس نے اس بات کی گواہی دی جو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ پھر وہ واپس اسی جگہ پر چلا گیا جہاں وہ موجود تھا۔

وہ دیہاتی اپنی قوم میں واپس جاتے ہوئے بولا: "اگر ان لوگوں نے میری بات مان لی تو میں انہیں آپ کے پاس لے کر آؤں گا اور اگر نہیں مانی تو میں واپس آجاؤں گا اور میں آپ کے ساتھ رہوں گا"۔

(مستدرک [illegible] الحدیث 100 ۔ [illegible] حدیث 264 ۔ [illegible])

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ بہ تنبیہ من ایمان الشجر بہ والبھائم والجن، رقم الحدیث 16)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اتی رجل من بنی عامر رسول اللہ ﷺ فقال رسول اللہ ﷺ الا اریك اية قال بلی قال فاذهب قادع تلك النخلة فدعاها فجاء ت تنفز بين يديه قال قل لها ترجع قال لها رسول الله ﷺ ارجعي فرجعت حتى عادت الى مكانها

ترجمہ: ''بنو عامر قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایک نشانی دوں؟''

اس نے کہا: ''جی ہاں''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جاؤ اور کھجور کے اس درخت کو بلاؤ''۔

اس نے اس کھجور کے درخت کو بلایا تو وہ چلتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اس شخص نے عرض کی: ''آپ اسے حکم دیں کہ یہ واپس چلا جائے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درخت سے کہا کہ ''واپس چلے جاؤ''۔

تو وہ اس جگہ پر واپس چلا گیا جہاں وہ موجود تھا۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 1954۔ سنن دارمی، رقم الحدیث 24)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جاء جبريل الى رسول الله ﷺ وهو جالس حزين وقد تخضب بالدم من فعل اهل مكة من قريش فقال جبريل يا رسول الله هل تحب ان اريك اية قال نعم فنظر الى شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاء ت وقامت بين يديه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول الله ﷺ حسبي حسبي۔

ترجمہ: ''جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت غمگین بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ قریش سے تعلق رکھنے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہلِ مکہ کی زیادتی کے نتیجے میں آپ کا خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کریں گے کہ میں آپ کو ایک نشانی دکھاؤں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: ''ہاں''۔

تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے موجود ایک درخت کی طرف دیکھا اور عرض کی: ''آپ اسے بلائیں''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا تو وہ آ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض کی: آپ واپس جانے کا حکم دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا تو وہ واپس چلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اتنا ہی کافی ہے''

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث 4028۔ سنن دارمی رقم الحدیث 23۔ مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث 12133)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''اپنے ذکر کا خدا کے ذکر کے ساتھ متصل'' ہونا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نزل آدم بالهند واستوحش فنزل جبريل فنادى بالاذان: الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله مرتين اشهد ان محمدا رسول الله مرتين قال آدم: من محمد قال: آخر ولدك من الانبياء.

ترجمہ: ''حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (زمین پر آنے سے) انہوں نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت تنہائی دور کرنے کے لیے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اشہد ان محمد الرسول اللہ دو مرتبہ تو حضرت آدم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام نے دریافت کیا: ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟''

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ''آپ کی اولاد میں آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔''

(تاریخ مدینہ دمشق، جلد 7، صفحہ 437۔ مسند الفردوس، جلد 4، صفحہ 6798۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 5، صفحہ 107)

☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو دورانِ نماز اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اس نے اپنی دعا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا، اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عجل هذا ثم دعاه فقال له أو بغيره: اذا صلى أحدكم فليبدأ بتحميد الله والثناء عليه ثم ليصل على النبي ﷺ ثم ليدع بعد بما شاء.

ترجمہ: ''اس شخص نے جلدی سے کام لیا'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے یا اس کے علاوہ کسی اور کو (ازراہ تلقین) فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی مجھ) پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔''

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ماجاء فی جامع الدعوات، رقم الحدیث: 3477۔ سنن ابوداؤد، رقم الحدیث 1481۔ مسند احمد، جلد 6، صفحہ 18، رقم الحدیث 23982۔ صحیح ابن حبان، جلد 5، صفحہ 290۔ صحیح ابن خزیمہ، جلد 1، صفحہ 351، رقم الحدیث 710-709۔ المستدرک للحاکم، جلد 1، صفحہ 401، رقم الحدیث 989)۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نعت خواں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لحسان: ان روح القدس لایزال یؤ یدك ما نافحت عن اللہ ورسولہ وقالت: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: ھجاھم حسان فشفی واشتفی قال حسان:

ھجوت محمد فاجبت عنہ   وعند اللہ فی ذاك الجزاء

ھجوت محمد برا حنیفا   رسول اللہ شیمتہ الوفاء

فان ابی و اولدہ وعرضی   لعرض محمد منکم وقاء

ترجمہ: "(اے حسان) جب تک تم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (یعنی جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے۔"

نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ "حسان نے کفار قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا)"۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

"تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ ہی کے پاس ہے۔ تم نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی جو نیک اور ادیان باطلہ سے اعراض کرنے والے وہ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔ بلاشبہ میرا باپ میرے اجداد اور میری عزت (سب کے سب) محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔"

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، من احب ان لا یسب نسبہ، رقم الحدیث:3338۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث 2489-3490۔ صحیح ابن حبان، جلد 13، صفحہ 103، رقم الحدیث 5787)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نعت خواں حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی کرکے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

خرجنا مع النبی ﷺ الی خیبر فسرنا لیلا. فقال من القوم لعامر: یاعامر الاتسمعنا من ھنیھاتك وکان عامر رجلا شاعرا. فنزل یحدو بالقوم یقول:

اللھم لا لا انت ما اھتدینا   ولاتصدقنا   ولاصلیتا
فاغفر فداء لك ما ألقینا   وثبت الاقدام ان لاقینا
والقین سکینه علینا   انااذاصیح بنا   ابینا
وبالعیاح عولوا علینا

فقال رسول اللہ ﷺ: من ھذاالسائق: قالوا: عامر بن الأکوع قال: یرحمه اللہ رجل من القوم: وجبت.

ترجمہ: ''ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے۔ ہم رات کے وقت سفر کررہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟''

حضرت عامر شاعر تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے:

''اے اللہ تعالیٰ! اگر تیری مدد ونصرت ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو نہ ہم ہدایت یافتہ ہوتے' اور نہ ہی صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے۔ پس تو ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب دشمنوں سے ہمارا سامنا ہو تو اس میں ثابت قدم رکھ اور ہم پر سکینہ نازل فرما' اور دشمن ہم پر چلائے یا ہم پر حملہ آور ہو تو ہم اس کا انکار کریں۔ (یعنی اس کا مقابلہ کریں)۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟''

لوگوں نے عرض کیا: ''عامر بن اکوع ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے''۔

ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر) کہنے لگے کہ ''ان کے لئے (شہادت اور جنت) واجب ہوگئی''۔

(صحیح بخاری، رقم الحدیث 3960۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: 1802۔ الاحادیث المختارۃ، جلد 1، صفحہ 101، رقم الحدیث 5۔ المعجم الکبیر الطبرانی، جلد 7، صفحہ 31، رقم الحدیث 6294)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے نعت خوانی کرنے پر بنو نجار کی بچیوں کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

أن النبي ﷺ مر ببعض المدينة فإذا هو بجوار يضربن بدفهن ويتغنين ويقلن:

جوار من بني النجار يا حبذا محمد من جار

فقال النبي ﷺ: يعلم الله إني لأحبكن وإذا بن ماجه وفي رواية: فقال النبي ﷺ اللهم بارك فيهن

ترجمہ: ''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزرے تو چند لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا رہی تھیں: ''ہم بنو نجار کی بچیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (جیسی ہستی) ہمارے پاس ہے''۔

تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (ان کی بات سن کر) فرمایا: ''(میرا) اللہ جانتا ہے کہ میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں''۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! انہیں برکت عطا فرما''۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الغناء والدف، رقم الحدیث 1899۔ ...)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جلد 6،صفحہ 134 رقم الحدیث 3409۔فتح الباری،جلد 7 صفحہ 261۔مجمع الزوائد جلد 10،صفحہ 46۔حلیۃ الاولیاء جلد 3،صفحہ 120۔الاحادیث المختارہ،جلد 1،صفحہ 75 رقم الحدیث 62۔عمل الیوم واللیلۃ للنسائی جلد 1،صفحہ 190 رقم الحدیث 229)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے اپنی نعت سن کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

قلت یا رسول اللہ: انی قد مدحت ببامری۔ فقال النبی ﷺ هات وابدأ بمدحة الله

ترجمہ:"میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا:"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت بیان کی ہے"۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"(مجھے بھی سناؤ) اور ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو"۔

(المعجم الکبیر للطبرانی،جلد 1 صفحہ 287 رقم الحدیث: 843۔مسند احمد،جلد 4 صفحہ 24 رقم الحدیث 15711۔شعب الایمان للبیھقی جلد 4 صفحہ 89 رقم الحدیث 4365۔الکامل لابن عدی،جلد 5 صفحہ 200۔الادب المفرد للبخاری جلد 1 صفحہ 126 رقم الحدیث:342)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے اپنی نعت سن کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

کنا عند النبی ﷺ فقال له العباس رضی اللہ عنہما بن عبدالمطلب: یارسول الله انی أرید أن أمدحك

فقال النبی ﷺ هات لا يفضض الله فاك فأنشا العباس رضی اللہ عنہ يقول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاءت بنورك الافق

فنحن فی الضیاء وفی النور وسبل الرشاد نخترق

ترجمہ: ''ہم حضور نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے۔ تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں''۔

تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح وسالم رکھے (یعنی تم اس طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو)''۔

تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا۔

''اور آپ ﷺ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے افق عالم روشن ہوگیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں۔ اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں''۔

(المستدرک للحاکم جلد 3 صفحہ 369 رقم الحدیث 5417۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 4 صفحہ 213۔ مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 217۔ الاصابۃ جلد 2 صفحہ 274 رقم الحدیث 2247۔ الاستیعاب لابن عبدالبر جلد 6 صفحہ 447 رقم الحدیث 664۔ حلیۃ الاولیاء جلد 1 صفحہ 36۔ صفوۃ الصفوۃ جلد 1 صفحہ 53۔ سبل الہدیٰ والرشاد جلد 2 صفحہ 106)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلی کے اشارے سے آسمان سے بارش برسا کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط میں مبتلا ہوئے۔ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ ہمیں پانی عطا فرمائے''۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعۃ المبارک) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سر اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرداگرد برس''۔

تو ہم نے دیکھا کہ اس وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ محتاج ہیں''۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام رقم الحدیث 3389۔ صحیح مسلم کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء رقم الحدیث 897۔ سنن ابوداؤد، کتاب صلاۃ الاستسقاء باب رفع الیدین فی الاستسقاء رقم الحدیث 1174۔ المعجم الاوسط جلد 3 صفحہ 95 رقم الحدیث 2601۔ الادب المفرد جلد 1 صفحہ 214 رقم الحدیث 612)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ کو اپنے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنے کا طریقہ سکھا کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أن رجلا ضرير البصر أتى النبي ﷺ فقال: ادع الله لي أن يعافيني فقال: ادعه فأمر أيتوضأ فيحس وضوءه ويصلي ركعتين. ويدعو بهذا الدعاء: اللهم اني أسألك وأتوجه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الیك بمحمد نبی الرحمة یا محمد انی قد توجهت بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی اللهم فشفعه فی۔

ترجمہ: ''ایک نابینا شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمایئے''۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں''۔

اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ ﷺ) دعا فرما دیجئے''۔

رسول اللہ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: اس کے بعد یہ دعا کرنا: ''اللهم انی اسئلك و اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا محمد انی توجهت بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی۔ اللهم فشفعه فی''۔ ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد مصطفی ﷺ کے وسیلہ سے، اے محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما''۔

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الضعیف، رقم الحدیث 3578۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا، باب ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ، رقم الحدیث 1385۔ [illegible] 168، رقم الحدیث: 10494)

میلاد مصطفی ﷺ پر اظہار مسرت پر کافر کے عذاب میں تخفیف:

☆ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال عروة وثوبية مولاة لابی لهب کان ابولهب اعتقها فا رضعت النبی ﷺ فلما مات ابولهب اریه بعض اهله بشر حیبة قال له ما ذالقیت قال ابولهب لم الق بعد کم غیر انی سقیت فی هذه بعتاقتی تویبة۔

ترجمہ: ''عروہ نے بیان کیا ہے کہ ثوبیہ ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ہے' ابولہب نے اسے آزاد کیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔ پس جب ابولہب مر گیا تو اس کے بعض اہلِ خانہ کو وہ برے حال میں دکھایا گیا' اس نے اسے (یعنی ابولہب سے) پوچھا: ''تو نے کیا پایا؟''

ابولہب بولا: ''تمہارے بعد میں نے کوئی راحت نہیں پائی سوائے اس کے کہ ثوبیہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے جو اس (چھنگلی) سے پلایا جاتا ہے۔''

(صحیح بخاری' کتاب النکاح' باب: وامھاتکم اللاتی ارضعنکم' جلد 2' صفحہ 764' رقم الحدیث 4813)
اس کے علاوہ یہ واقعہ ان کتب میں بھی موجود ہے (مصنف عبدالرزاق' جلد 7' صفحہ 478' رقم الحدیث 13955۔ مصنف عبدالرزاق' جلد 9' صفحہ 26' رقم الحدیث 16350۔ سنن کبریٰ للبیہقی جلد 7' صفحہ 164' رقم الحدیث 16350۔ شعب الایمان للبیہقی' جلد 1' صفحہ 261' رقم الحدیث 281۔ دلائل النبوۃ للبیہقی' جلد 1' صفحہ 149۔ صفوۃ الصفوۃ لابن جوزی' جلد 1' صفحہ 62۔ الروض الانف فی تفسیر السیرۃ النبویہ لابن ہشام' جلد 3' صفحہ 99-98۔ البدایہ والنہایہ جلد 2' صفحہ 230-229۔ تاریخ دمشق الکبیر' جلد 67' صفحہ 172-171۔ نصب الرایۃ' جلد 3' صفحہ 168۔ فتح الباری' جلد 9' صفحہ 145۔ عمدۃ القاری' جلد 20' صفحہ 95۔ حدائق الانوار' جلد 1' صفحہ 134۔ شرح بہجۃ المحافل للعامری' جلد 1' 41۔ الحاوی للفتاوی' جلد 1' صفحہ 196۔ تاریخ الخمیس' جلد 1' صفحہ 222۔ المواہب اللدنیہ' جلد 1' صفحہ 27' مدارج النبوۃ' جلد 2' صفحہ 19۔ عرف التعریف بالمولد الشریف۔ الحاوی' جلد 1' صفحہ 197)۔

اس کے علاوہ اس حدیث کو مخالفین میلاد کے ایک گروہ کے محدث اعظم انور شاہ کشمیری نے ''فیض الباری' جلد 4' صفحہ 278 پر، غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ کے امام العصر ابراہیم میر سیالکوٹی نے ''سیرۃ المصطفیٰ صفحہ 154' حاشیہ پر، وحید الزمان نے ''تیسر الباری جلد 7' صفحہ 31'' پر، اور دیوبندیوں اور ان کے مشترکہ امام عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نجدی نے ''مختصر سیرۃ الرسول' صفحہ 13'' پر میں بطور استدلال نقل کیا ہے۔

ابولہب کو خواب میں دیکھنے والا کون تھا؟

☆ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ''حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ''جب ابولہب مر گیا تو میں نے سال کے بعد اسے خواب میں برے حال میں دیکھا۔'' (فتح الباری' جلد 9' صفحہ 145)

معلوم ہوا کہ ابولہب کو خواب میں نبی کریم ﷺ کے حقیقی چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا۔

فائدہ: مذکورہ بالا روایت سے یہ معلوم ہو گیا کہ ابولہب جیسے بدبخت کافر جس کی مذمت میں قرآن مجید کی ایک پوری سورت

''تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝''

''تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔''

نازل ہوئی جب اسے میلاد مصطفیٰ ﷺ پر خوشی کرنے کی وجہ سے مرنے کے بعد اس کے عذاب میں تخفیف کر دی گئی تو ایک مسلمان جو نبی کریم ﷺ کا سچا مومن اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ بارگاہ خداوندی میں اسے کس قدر انعامات سے نوازا جائے گا۔

روایت مذکورہ پر محدثین کے تبصرے:

اکثر محدثین کرام رحمہم اللہ نے اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے میلاد نبی ﷺ پر خوشی منانے اور محفل میلاد کے انعقاد کے ثبوت پر بطور دلیل پیش کیا ہے۔ چند ایک محدثین کی تصریحات پیش خدمت ہیں۔

شیخ القراء والمحدثین الحافظ شمس الدین محمد بن عبداللہ الجزری متوفی [illegible] اپنی تصنیف ''عرف التعریف بالمولد الشریف'' میں تحریر فرماتے ہیں:

فاذا كان ابولهب الكافر الذى نزل القرآن بذمه جوزى فى النار بفرحه ليلة مولد النبى ﷺ به فما حال المسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الموحد من امة محمد ﷺ فبشرہ مولدہ وبذل مایصل الیه قدرته فی محبته لعمری انما یکون جزاءہ من اللہ الکریم ان یدخله بفضله جنات النعیم۔

ترجمہ: ''جب نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اجر میں اس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کردی جاتی ہے جس کی مذمت میں قرآن مجید میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے۔ تو امتِ محمدیہ ﷺ کے اس مسلمان کو ملنے والے اجروثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت اور آپ کے عشق میں حسب استطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے محبوب ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل جنت عطا فرمائے گا۔''
(الحاوی للفتاوی' جلد' صفحہ 196)

علامہ ابن جزری کی یہ عبارت درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:
(حجۃ اللہ علی العالمین' صفحہ 238۔ سیرت حلبیہ' جلد 1' صفحہ 137۔ تاریخ الخمیس' جلد 1' صفحہ 222۔ سبل الھدی والرشاد' جلد 1' صفحہ 455۔ جواہر البحار' جلد 3' صفحہ 338۔ زرقانی علی الواہب' جلد 1' صفحہ 139۔ حسن المقصد فی عمل المولد' صفحہ 66)۔

(2 حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی المتوفی 842ھ اپنی تصنیف ''مورد الصادی فی مولد الھادی'' میں تحریر فرماتے ہیں:

قد صح ان ابالهب یخفف عنه عذاب النار فی مثل یوم الاثنین باعتاقه ثویبة مسروراً بمیلاد النبی ﷺ۔

''یہ بات صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کرنے کے صلہ میں ہر سوموار کو ابولہب کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے۔''
اس کے بعد آپ نے یہ اشعار کہے:

اذا کان ھذا کافر جاء ذمه
وتبت یداہ فی یوم الجحیم مخلدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتی انہ فی یوم الاثنین دائما
یخفف عنہ للسرور باحمدا
فما الظن بالعبد الذی طول عمرہ
باحمد مسرورا ومات موحدا

''جب ابولہب جیسا کافر و مشرک جس کی مذمت میں ''تبّت یدآ'' نازل ہوئی، وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، یہ بات ثابت ہے کہ ہمیشہ سوموار کو نبی کریم ﷺ کے میلاد پر خوشی کرنے کی وجہ سے اس پر عذاب کم کر دیا جاتا ہے۔ تو کتنا خوش نصیب ہوگا وہ مسلمان جس کی ساری زندگی عبادت الٰہی اور میلاد شریف کی خوشیوں میں بسر ہوئی اور وہ حالت ایمان پر فوت ہوا''

(حجۃ اللہ العالمین صفحہ 238۔ الحاوی للفتاوی جلد 1 صفحہ 197۔ حسن المقصد فی عمل المولد صفحہ 66)

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ابولہب کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ:

''در اینجا سند است مر اہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت ﷺ سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود و قرآن بمذمت وے نازل شدہ چوں بسرور میلاد آنحضرت ﷺ و بذل شیر جاریہ وے بجہت آنحضرت ﷺ جزا دادہ شد تا حال مسلمان کہ مملوست بمحبت و سرور و بذل مال در وے چہ باشد''

ترجمہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی رات خوشی منانے والوں اور اس پر خوشی منانے والوں کے لئے دلیل ہے کہ وہ اس میں مال خرچ کریں، ابولہب جو کافر تھا جس کی مذمت میں قرآن (کی سورت) نازل ہوئی ہے۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کے میلاد کی خوشی منائی تو اس کی جزا ملی تو جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کی محبت اور خوشی میں مال خرچ کریں گے ان کی جزا کا کیا عالم ہوگا؟ (مدارج النبوۃ جلد 2 صفحہ 19)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک تبصرہ منکرین میلاد کے گھر سے:

مخالفین میلاد کے ایک گروہ کے پیشوا مفتی رشید احمد لدھیانوی نے لکھا ہے کہ:

"جب ابولہب جیسے بد بخت کافر کے لیے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو گئی تو جو کوئی امتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں خرچ کرے تو کیوں کر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔"

(احسن الفتاویٰ، جلد 1، صفحہ 348-347)

☆ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

شب ولادت میں سب مسلمان نہ کیوں جان و مال قربان
ابولہب جیسا سخت کافر خوشی میں فیض پا رہا ہے

روایت مذکورہ پر منکرین میلاد کے اعتراضات اور ان کے تحقیقی جوابات:

اب تک ہمارے سامنے منکرین میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پانچ اعتراضات سامنے آئے ہیں اور وہ یہ ہیں:

1۔ یہ روایت مرسل ہے اس لیے قابل حجت نہیں۔

2۔ یہ خواب کا معاملہ ہے اور خواب حجت نہیں ہوتے۔

3۔ یہ قرآنی نصوص کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حالت کفر پر فوت ہونیوالوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

فلا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینظرون

"ان کے عذاب میں تخفیف نہ کی جائے گی اور نہ ہی ان پر نظر عنایت ہوگی۔"

4۔ ابولہب نے ثویبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت آزاد نہیں کیا تھا۔

5۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوشی منانا ابولہب کی سنت ہے۔

اب ہم ان اعتراضات کے ترتیب وار جوابات ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔ اس سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلے ایک بات ذہن نشین کر لیجئے۔

ایک ضروری بات:

یہ بات ذہن نشین رہے کہ محفلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے ہاں یہ روایت بطور بنیاد وحجت نہیں بلکہ ہم اس روایت کو بطور تائید پیش کرتے ہیں۔

محفلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبوت پر تو ہمارے پاس قرآن وسنت سے بے شمار دلائل ہیں جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

پہلا اعتراض اور اس کا جواب:

اعتراض: ”یہ روایت مرسل ہے اس لئے قابل حجت نہیں“۔

جواب: اس کے جواب میں ہم آئمہ حدیث کی آراء نقل کرتے ہیں جس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ مرسل روایت مقبول ہوتی ہے یا نہیں؟

☆ امام نووی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ:

”جب اجل تابعی تک مرسل روایت صحیح ثابت ہو جائے تو قابل حجت ہوگی۔“

(مقدمہ فی اصول حدیث، صفحہ 39)

☆ حافظ الحدیث امام اجل امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ابن جریر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

اجمع التابعون باسرھم علی قبول المرسل ولم یات عنھم انکارہ ولا عن احد من الائمۃ بعدھم الی رأس المائتین

ترجمہ: ”تمام تابعین مرسل روایت کے مقبول ہونے پر متفق ہیں۔ ان میں سے کسی سے بھی انکار منقول نہیں اس کے بعد دو سو سال تک بھی کسی امام نے انکار نہیں کیا“

(تدریب الراوی، جلد 1، صفحہ 198)

آئمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل (رحمہم اللہ) اس بات پر متفق ہیں کہ حدیث مرسل قابل حجت ہوتی ہے۔ تینوں آئمہ سے روایت تو بغیر کسی شرط

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے اور امام شافعی کے نزدیک اس کی مقبولیت کی کچھ شرائط ہیں۔

☆ حافظ ابن عسقلانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''امام احمد کے ایک قول اور مالکی و حنفی فقہاء کے مطابق حدیث مرسل مطلقاً مقبول ہوتی ہے۔ امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی اور سند (خواہ وہ سند متصل ہو یا مرسل) سے مرسل روایت کی تائید ہو جائے تو وہ مقبول ہے ورنہ نہیں۔''

(نزھۃ النظر بشرح نخبۃ الفکر فی مصطلح الحدیث اھل الاثر' صفحہ 37-36)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''نزد امام ابوحنیفہ و مالک رحمۃ اللہ علیہ مقبول است مطلقا وایشاں گویند کہ ارسال بجہت' کمال وثوق واعتماد است زیرا کہ کلام در ثقہ است واگر نزد وے کی صحیح نبوذ ارسال نمی نمود قال رسول اللہ نمی گفت ونزد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اگر حدیث مرسل اعتضاد یا بد بوجھے دیگر مقبول است واز امام احمد در قول است بقولے مقبول و بقولے توقف۔''

ترجمہ: ''امام ابوحنیفہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرسل روایت ہر حال میں مقبول ہے۔ دلیل یہ ہے کہ ارسال کمال وثوق اعتماد کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ گفتگو ثقہ میں ہو رہی ہے اور اگر وہ روایت اس ثقہ کے نزدیک صحیح نہ ہوتی تو وہ اسے روایت کرتے ہوئے یہ نہ کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک اگر کسی اور ذریعہ سے مرسل کی تائید ہو جائے تو مقبول ہوگی اور امام احمد کے دو اقوال ہیں' ایک اب کے مطابق مقبول اور دوسرے کے مطابق توقف۔''

(مقدمہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ)

☆ شیخ محمود الطحان استاذ کلیۃ الشریعۃ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ نے مرسل روایت کے متعلق تین اقوال ذکر کیے ہیں۔ ان میں سے دوسرا اور تیسرا قول ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

(ب) صحیح: تحتج بہ عندالائمۃ الثلاثۃ فی المشھور عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بشرط ان يكون المرسل ثقة ولا يرسل الا عن ثقة وحجتهم ان التابعي الثقة لايستحل ان يقول قال رسول الله ﷺ الا اذا سمعه من ثقة.

ترجمہ: ''دوسرا قول یہ ہے کہ مرسل صحیح اور قابل استدلال ہوتی ہے۔ یہ تین آئمہ ابوحنیفہ مالک اور مشہور قول کے مطابق احمد کا قول ہے۔ بشرطیکہ ارسال کرنے والا ثقہ ہو اور ثقہ سے ارسال کرتا ہو۔ دلیل یہ ہے کہ ثقہ تابعی کسی ثقہ سے سنے بغیر کیسے کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا:

(ج) قبوله بشروط اى يصح بشروط هذا عند الشافعي وبعض اهل علم.

ترجمہ: ''تیسرا قول یہ ہے کہ مرسل شرائط کے ساتھ مقبول ہوتی ہے یہ امام شافعی اور دوسرے اہل علم کی رائے ہے۔'' (تیسیر مصطلح حدیث صفحہ 72)

شیخ محمود الطحان کی اس عبارت نے یہ بھی واضح کر دیا کہ امام احمد بن حنبل سے مرسل روایت میں دو قول منقول ہیں۔ مگر مشہور قول یہی ہے کہ آپ کے نزدیک مرسل روایت مقبول ہے۔

بعض احباب فرما دیتے ہیں کہ مرسل روایت کو محدثین قبول نہیں کرتے۔ تو اس سلسلہ میں ہماری عرض یہ ہے کہ ان آئمہ اربعہ سے بڑا کون محدث ہے۔ یقیناً یہ محدث بھی ہیں مجتہد بھی اور فقیہ بھی۔ ان کی رائے بہر طور دوسرے محدثین پر غالب و فائق ہے۔ رہا یہ کہ محدثین کے متعلق یہ کہنا کہ وہ مرسل کو کسی حال میں بھی قبول نہیں کرتے یہ بھی غلط ہے۔ امام ابوداؤد جو ایک عظیم محدث ہیں فرماتے ہیں کہ:

اما المراسيل فقد كان اكثر العلماء يحتجون بها فيما مضى مثل سفيان الثوري والاوزاعي حتى جاء الشافعي رحمه الله فتكلم في ذلك وتابعه عليه احمد وغيره

ترجمہ: ''مراسیل سے اکثر علماء مثلاً سفیان ثوری، مالک اور اوزاعی حجت لیتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

استدلال کرتے تھے مگر جب امام شافعی تشریف لائے توانہوں نے مرسل کے بارے میں اختلاف کیا اور امام احمد وغیرہ نے ان کی اتباع کی۔"

(رسالہ ابی داؤد الی اہل مکہ صفحہ 24)

ہم نے یہ تمام اقوال مرسل روایت کے مقام کو واضح کرنے کیلئے ذکر کیے ہیں۔

اگر چہ ہماری رائے علماء محققین کے ساتھ ہے جنہوں نے اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"اگر ارسال کرنے والے کے بارے میں معلوم ومعروف ہو کہ وہ ثقہ مشہور سے ہی ارسال کرتا ہے تو پھر اس کی روایت مقبول ہوگی ورنہ نہیں۔"

☆ حافظ صلاح الدین ابوسعید خلیل المتوفی 761ھ نے مرسل روایت کے متعلق دس اقوال ذکر کیے ہیں اور ان میں سے مختار قول کی نشاندہی ان الفاظ میں کی ہے:

سابعها ان كان المرسل عرف من عادته انه لا يرسل الا عن ثقة مشهور قبل والا لا وهو المختار

ترجمہ: "ساتواں قول یہ ہے کہ ارسال کرنے کی اگر عادت معلوم ہو کہ وہ ثقہ سے ہی ارسال کرتا ہے تو اس کی روایت مقبول ہوگی ورنہ نہیں اور یہی قول مختار ہے۔"

دوسرا اعتراض اور اس کا جواب:

اعتراض: اس روایت پر دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ "یہ خواب کا معاملہ ہے اور خواب حجت نہیں ہوتے"۔

جواب: اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے محقق العصر مفتی محمد خان قادری صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ غیر نبی کا خواب واقعی حجت شرعی نہیں ہوتا اور نہ ہی ہم اس روایت کو بطور حجت ذکر کرتے ہیں بلکہ ہم تو بطور تائید اسے لاتے ہیں، لیکن یہ کہاں لازم آجاتا ہے کہ اس سے کوئی فائدہ ہی نہ ہو۔ قرآن تے فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجملہ غیر مسلم کے خواب کا سچا ہونا اور اس سے بعض حقائق کا پتہ چلنا بیان کیا ہے۔ سورہ یوسف میں ہے کہ قید خانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھی تھے انہیں خواب آیا انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے بیان کیا، آپ علیہ السلام نے ان کو تعبیر سے آگاہ فرمایا جو واقعۃً سچی ثابت ہوئیں آپ نے ان کے خواب سننے کے بعد انہیں توحید وایمان کی طرف دعوت دی جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دونوں حالتِ کفر پر تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں دو باتیں ہیں ایک یہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خواب آیا جس میں ابولہب نے کہا ثویبہ کی آزادی کی برکت سے سوموار کو میرے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور دوسری یہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیداری کی حالت میں فرمایا:

وذلک ان النبی ﷺ ویوم الاثنین وکانت ثویبة بشرت ابالهب مولده واعتقها۔

ترجمہ: ''کہ عذاب میں تخفیف کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سوموار کو پیدا ہوئے اور ثویبہ نے ابولہب کو ولادت کی خبر دی تو اس نے اسے آزاد کر دیا۔''

(فتح الباری جلد 9 صفحہ 118)

تو یہ صرف خواب نہیں بلکہ صحابی رسول ترجمان القرآن کا ایک قول ہے جو غیر قیاسی واجتہادی ہونے کی وجہ سے مرفوع کا درجہ رکھتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ معاذ اللہ یہ غلط قسم کا خواب تھا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسے بیان ہی نہ کرتے اور اگر انہوں نے بیان کر دیا تو محدثین بھی تابعین اس کی تردید کرتے حالانکہ ایسی کوئی بات کتب میں نہیں بلکہ سبھی نے اسے نقل کر کے اس سے مسئلہ ثابت کیا ہے۔

یہاں ایک سوال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بات اس لیے قابل اعتبار نہیں کہ اس وقت وہ حالت کفر میں تھے۔

اس کے جواب میں گذارش یہ ہے کہ اولاً وہ اسلام لا چکے تھے یہ خواب کا واقعہ بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے تقریباً دو سال بعد کا ہے اس لئے کہ ابولہب بدر کے ایک سال بعد خواب میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی حالانکہ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ بدر میں شرکت کیلئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے یہ فرمادیا تھا:

من لقی العباس بن عبدالمطلب فلایقتلہ فانہ اخرج کرھا۔

ترجمہ: ''جو عباس بن عبدالمطلب کو پائے وہ اسے قتل نہ کرے۔ کیونکہ وہ مجبوراً شریک ہوئے ہیں''۔ (الکامل فی التاریخ، جلد 2، صفحہ 128)

اس کی تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ جب جنگ بدر کے قیدیوں سے رہائی پانے کے لئے فدیہ طلب کیا گیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میرے پاس تو مال نہیں''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے چچا! اس مال کے بارے میں بتاؤ جو ام فضل کو دے کر آئے ہو'' اس پر حضرت عباس نے عرض کیا:

الذی بعثك بالحق ما علم به احد غیری وغیرها وانی لاعلم انك رسول الله۔

ترجمہ: ''مجھے قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، میرے اور میری بیوی کے سوا اس بات کو کوئی نہیں جانتا تھا اور میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں''۔ (الکامل، جلد 2، صفحہ 123)

ثانیاً اگر ان کو حالت کفر پر تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر بھی یہ روایت قابلِ قبول ہے۔ کیونکہ وقت تحمل اسلام شرط نہیں بلکہ وقت ادا شرط ہے۔ اور جب تابعین نے آپ سے یہ بات سنی تو اس وقت یقیناً آپ مسلمان تھے۔ محدثین نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے حالت کفر میں حضور علیہ السلام سے بات سنی پھر اس نے اسے حالت اسلام میں بیان کیا خواہ حضور علیہ السلام کا وصال ہو چکا ہو تب بھی مقبول ہے۔ ہاں اگر ظاہری حیات میں اسلام قبول کر لیا تو صحابی بھی قرار پائے گا ورنہ وہ تابعی ہوگا۔

☆ ''شرح الفیہ'' میں شیخ احمد شاکر کا قول ہے کہ:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام لانے سے قبل کوئی بات سنی اور پھر آپ کے وصال کے بعد وہ اسلام لایا۔ مثلاً تنوخی ہرقل کا قاصد تو اب وہ اگرچہ تابعی ہے مگر حدیث اس کی متصل ہوگی۔ کیونکہ اعتبار روایت کا ہے یعنی اس نے وہ روایت حضور علیہ السلام سے کی ہے۔ اگرچہ وہ بوقت تحمل مسلمان نہ تھے۔ لیکن بوقت ادا مسلمان تھے۔''

(شرح نخبہ صفحہ 26 بحوالہ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ صفحہ 68-71)

تیسرا اعتراض اور اس کا جواب:

اعتراض: ''یہ روایت قرآنی نصوص کے خلاف ہے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حالت کفر پر فوت ہونے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

فلا یخفف عنہم العذاب ولا ہم ینظرون

''ان کے عذاب میں تخفیف نہ کی جائے گی اور نہ ہی ان پر نظر عنایت ہوگی۔''

جواب: اس اعتراض کے جواب میں گزارش یہ ہے کہ [illegible]

ائمہ محدثین نے اس اعتراض کا قلع قمع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ جو عمل بھی آپ کے حوالے سے ہو، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے کافر پر بھی فضل فرماتا ہے۔ اور [illegible] تخفیف [illegible] ابولہب نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشی منائی [illegible] باعث ہے۔ اور اس کا عمل کافر ہوتے ہوئے بھی اس کے عذاب میں [illegible] سبب بن گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ عمل کرنے والا کون ہے بلکہ یہ دیکھتا ہے کہ [illegible] کے لئے کیا گیا ہے۔ اس سے غرض نہیں کہ عمل کرنے والا [illegible] ساری شفقتیں تو اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] ہیں۔ [illegible] روایت کا قرآن سے معارضہ کرنے والوں کے لئے اس روایت میں [illegible] ''غور وفکر'' کی راہ ہموار کی ہے۔ یہاں چند محدثین کی تصریحات پیش خدمت ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

''اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ بعض اوقات آخرت میں کافر کا عمل صالح بھی اسے مفید ہوسکتا ہے۔ لیکن یہ بات ظاہر قرآن کے مخالف ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ (سورۃ الفرقان:23)

''اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے''

اولاً اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ خبر مرسل ہے کیونکہ عروہ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ کس نے ان سے بیان کیا اگر اسے متصل تسلیم بھی کرلیا جائے تو یہ خواب کا معاملہ ہے، شاید خواب دیکھنے والا اس کے بعد مسلمان ہوا لہٰذا یہ حجت نہیں۔

ثانیاً اگر اسے ہم قبول بھی کرلیں تو اس میں احتمال یہ ہے کہ (یہ کافر کا معاملہ نہیں) بلکہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ اس پر قصہ ابوطالب دلیل ہے جو پہلے گزر چکا ہے کہ ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کی وجہ سے تخفیف ہوئی تو وہ جہنم کے نچلے طبقہ سے منتقل ہوکر سب سے اوپر آگئے۔

☆ امام بیہقی نے فرمایا کہ ''کافر کے بارے میں جو وارد ہے کہ اس کا عمل خیر باطل ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ کافر دوزخ سے نجات پاکر جنت میں داخل نہ ہوگا۔ البتہ ممکن ہے کہ وہ اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے کفر کے علاوہ باقی جرائم کے عذاب میں تخفیف پالے''۔

قاضی عیاض کہتے ہیں کہ ''اس بات پر اجماع ہے کہ کافر کے اعمال سے اسے نفع نہ دیں گے اور انہیں نعمتیں حاصل نہیں ہوں گیں اور نہ عذاب میں تفاوت ہے''۔

میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں یہ بات اس احتمال کو رد نہیں کرسکتی جس کا ذکر امام بیہقی نے کیا ہے کہ جو کچھ وارد ہے وہ کفر کے ساتھ متعلق ہے کفر کے علاوہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف سے کوئی مانع ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور امام قرطبی نے فرمایا کہ ''عذاب میں تخفیف ابولہب کے ساتھ اور ہر اس شخص کے ساتھ مخصوص ہے جس کے بارے میں نص وارد ہے (یعنی ہر کافر کیلئے نہیں)''۔

وہاں ابن منیر نے حاشیہ میں لکھا کہ ''یہاں دو معاملات ہیں ان میں سے ایک محال ہے اور وہ یہ ہے کہ اطاعت کافر کا اعتبار اس کے کفر کے ساتھ کیا جائے گا کیونکہ اطاعت کے لیے یہ شرط ہے کہ اس میں ارادہ صحیح ہو حالانکہ یہ کافر میں نہیں پاتا۔ دوسرا یہ کہ کافر کو اس کے کسی عمل پر محض بطور فضل الٰہی فائدہ حاصل ہوا سے عقل محال سمجھتی۔ جب یہ ضابطے واضح ہو گئے تو جاننا چاہئے کہ اگرچہ ابولہب کا ثویبہ کو آزاد کرنا (اس کے کفر کی وجہ سے) مقبول اطاعت نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس پر تخفیف فرمائی ہو جیسے کہ اس نے ابوطالب کے معاملے میں فضل فرمایا عذاب ماننے یا نہ ماننے والوں میں شریعت کے تابع ہیں۔ (ہماری عقل یہاں نہیں آ سکتی)۔

میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں کہ ابن منیر کی تقریر کا تتمہ یہ ہے کہ یہ فضل (عذاب کا کم ہونا) اس ذات مبارکہ کی تعظیم کی وجہ سے ہے جس کے لیے کافر نے عمل کیا ہوا۔ (تو یہ کافر کی تعظیم نہیں بلکہ نبی کی تعظیم کی وجہ سے ہوا ہے)۔ (فتح الباری جلد 9 صفحہ 119)

2: امام بدرالدین عینی نے بھی یہی گفتگو کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

فی ھذا الحدیث من الفقہ ان الکافر قد یعطی عوض من اعمالہ التی ان منھا قربۃ لاھل الایمان باللہ کما فی حق ابی طالب غیر ان التخفیف عن ابی طالب وذالک لنصرۃ ابی طالب لرسول اللہ ﷺ وحیاطتہ لہ وعداوۃ ابی لھب لہ

''اس حدیث سے یہ مسئلہ واضح ہو رہا ہے کہ بعض اوقات کافر کو بھی ان اعمال کا ثواب ملتا ہے جو اہل ایمان کے لیے قربت کا باعث بنتے ہیں جیسے ابوطالب کے حق میں، فرق صرف یہ ہے کہ ابولہب پر ابوطالب سے تخفیف کم ہے اور وہ اس لیے کہ ابوطالب نے آپ ﷺ کی مدد و حفاظت کی اور ابولہب نے عداوت کی تھی''۔ (عمدۃ القاری جلد 20 صفحہ [illegible])

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

3: امام سہیلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ: روایت میں ہے کہ:

''ابولہب نے کہا: ''میں نے تمہارے بعد آرام نہیں پایا سوائے اس کے کہ ثویبہ لونڈی آزاد کرنے پر مجھے اتنا پانی پلایا جاتا ہے''۔

اور (یہ کہتے ہوئے) اس نے سبابہ (شہادت کی انگلی) اور انگوٹھے کے درمیانی فاصلے کی طرف اشارہ کیا۔

صحیح بخاری کے علاوہ دیگر روایات میں ہے کہ اس کے اہلِ خانہ میں سے جس فرد نے اُسے بہت بری حالت میں دیکھا تو اس نے کہا: ''میں نے تمہارے بعد کوئی آرام نہیں پایا سوائے اس کے کہ ہر سوموار کے روز میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سوموار کے دن ہوئی اور ثویبہ نے ابولہب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سنائی تھی، اور اسے کہا تھا:

''کیا تجھے پتہ چلا ہے کہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے ہاں تیرے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا پیدا ہوا ہے؟''

(اس پر خوش ہوکر) ابولہب نے اس سے کہا: ''جا، تو آزاد ہے''۔

اس (خوشی منانے) نے اُسے دوزخ کی آگ میں فائدہ پہنچایا''

(الروض الانف، جلد 3، صفحہ 99-98)

(4) امام بیہقی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ: ''یہ خصائص مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہے کہ کفار کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا صلہ عطا کیا جاتا ہے۔

وهذا ايضا لان الاحسان كان مرجعه الى صاحب النبوة فلم يضع

ترجمہ: ''اور یہ اس لیے ہے کہ ابولہب کے احسان کا مرجع ذات نبوت تھی، اس لئے اس کا عمل ضائع نہیں کیا گیا۔'' (شعب الایمان، جلد 1، صفحہ 661)

(5) امام کرمانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يحتمل أيكون مايتعلق بالنبى ﷺ مخصوصا من ذالك.

ترجمہ: "اس واقعہ کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ وہ اعمال جن کا تعلق نبی کریم ﷺ کی ذات سے ہو اُن کے ذریعے کافر کے عذاب میں تخفیف ہوجاتی ہے۔" (المواہب اللدنیہ، جلد 1، صفحہ 79)

اس کے علاوہ امام سیوطی، امام قسطلانی، علامہ حلبی، علامہ محمد عبدالباقی زرقانی، امام ابن جزری، علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی، علامہ ابن عابدین شامی، علامہ حسین بن دیار بکری، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حافظ ابن قیم، انور شاہ کشمیری، رشید احمد لدھیانوی، عبداللہ بن محمد نجدی، ابراہیم میر سیالکوٹی اور وحید الزمان حیدرآبادی نے بھی اس واقعہ کو لیا ہے اور اس سے تخفیف عذاب پر استدلال کیا ہے۔

چوتھا اعتراض اور اس کا جواب:

اعتراض: "ابولہب نے ثویبہ کو نبی کریم ﷺ کی ولادت کے وقت آزاد نہیں کیا تھا۔"

جواب: "ابولہب کا ثویبہ کو آزاد کرنے کے متعلق تین قول ہیں:
ایک یہ کہ ابولہب نے ہجرت کے بعد آزاد کیا تھا۔
دوسرا یہ کہ ابولہب نے نبی کریم ﷺ کی ولادت سے پہلے آزاد کیا تھا۔
اور تیسرا یہ کہ ابولہب نے ثویبہ کو نبی کریم ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ولادت کے وقت آزاد کیا۔ لیکن اس کے متعلق موقف یہ ہے کہ ابولہب نے ثویبہ کو نبی کریم ﷺ کی ولادت کے وقت ہی آزاد کیا تھا، اس پر محدثین استدلال کرتے ہیں۔ ... فرماتے ہیں۔

1۔ صحیح بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا: "بعتاقتی ثويبة" یعنی ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے ... پانی پینے کو ملتا ہے۔ ... ہوتی یا ہجرت کے بعد ہوتی تو ... پہلے ... ہوتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(صحیح بخاری' جلد 2' صفحہ 764)

2: حافظ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں کہ:

اعتقها من ساعته فجوزی بذلك لذلك۔

''ترجمہ:''تو ابولہب نے اسے اسی وقت آزاد کر دیا جس کی وجہ سے اسے جزا دی گئی۔''

(البدایہ والنہایہ' جلد 2' صفحہ 273)

3: امام ابوالقاسم سہلی سے متعدد علماء خصوصاً حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام عینی نے یہ روایت نقل کی ہے جس میں صراحت ہے کہ:

وكانت ثويبة بشرت ابالهب بمولده فاتقها

ترجمہ:''ثویبہ نے ابولھب کو بشارت سنائی تو اس نے اسے آزاد کر دیا۔''

(الروض الانف' جلد 2' صفحہ 9۔ فتح الباری' جلد 9' صفحہ 145۔ عمدۃ القاری' جلد 20' صفحہ 5)

4: امام محمد بن عبدالباقی زرقانی نے بھی دوسرے دو اقوال کو رد کرتے ہوئے اسی قول کو علی الصحیح قرار دیا: چنانچہ آپ لکھتے ہیں،

(اعتقها) ابولهب (حين بشرته بولادته عليه السلام) على الصحيح فقالت له اشعرت ان امنة قدولدت غلا مالا خيك عبدالله فقالها اذهبى وقيل انما اعتقها بعد الهجرة قال الشامى وهو ضعيف۔ وقدروى انه اعتقها قبل ولادته بدهر طويل

ترجمہ:''صحیح یہ ہے کہ جب ثویبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی اطلاع دی تو ابولھب نے اسے آزاد کر دیا تھا' ثوبیہ کے کلمات یہ تھے:''اے ابولھب! کیا تجھے علم نہیں کہ آمنہ کے ہاں تیرے بھائی عبداللہ کا بیٹا ہوا ہے''۔

ابولھب نے اسے ہجرت کے بعد آزاد کیا۔ امام شامی نے فرمایا:''یہ قول ضعیف ہے''۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ اسے ابولھب نے ولادت سے کافی عرصہ پہلے آزاد کر دیا تھا۔''

(زرقانی علی المواہب' جلد 1' صفحہ 138)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

5: امام محمد بن یوسف صالحی شامی "صاحب الضرر" کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ:

اختلفوا متی اعتقها فقیل اعتقها حین بشرته بولادة رسول اللہ ﷺ هو الصحیح۔

ترجمہ: "ثویبہ کی آزادی کے بارے میں اختلاف ہے ایک رائے یہ ہے کہ ولادت نبوی ﷺ کی بشارت کے وقت اسے آزادی ملی تھی یہی رائے صحیح ہے۔ (باقی آراء غلط ہیں)۔" (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 1 صفحہ 458)

مخالفین میلاد کے مستند علماء کی تصریحات:

اس کے بعد ہم اس اعتراض کا جواب مخالفین کے معتبر و مستند علماء کے حوالے سے دیتے ہیں تاکہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

1: حافظ ابن قیم نے لکھا ہے کہ:

ولما ولد النبی ﷺ بشرت به ثویبة ابالهب وکان مولاها وقالت قد ولد اللیلة لعبد اللہ ابن فاعتقها ابولهب مسرورا به

ترجمہ: "جب نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی تو ثویبہ نے اپنے آقا ابولہب کو ولادت کی خوشخبری دی اور کہا کہ آج رات تیرے بھائی عبداللہ کے ہاں بیٹا ہوا ہے۔" تو ابولہب نے خوشی میں اسے آزاد کر دیا۔" ([illegible] صفحہ 19)

2: ان کے محدث اعظم نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے لکھا ہے کہ ثویبہ کو ابولہب نے وقت بشارت ولادت آنحضرت ﷺ کے آزاد کیا تھا۔ ([illegible])

3: ان وہابیوں کے امام العصر ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی تسلیم کیا ہے کہ ثویبہ کو ولادت نبوی ﷺ کی خوشی میں آزاد کیا گیا جس کی وجہ سے ابولہب کو ثواب ملنے کی بات کی اور اس کے مخالف موقف کی تردید کی ہے۔ ملاحظہ ہو: ([illegible] صفحہ 154، 155 حاشیہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان تمام تصریحات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی کہ ابولہب نے ثویبہ کو نبی کریم ﷺ کی ولادت کے وقت ہی آزاد کیا تھا' اور یہی صحیح موقف ہے اس کے علاوہ دوسرے دونوں موقف غلط ہیں۔

ان مسائل میں ہے ذرا ژرف نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لب بام نہیں

پانچواں اعتراض اور اس کا جواب:

اعتراض: " میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانا ابولہب کی سنت ہے"۔

جواب: " میلاد النبی ﷺ کو سنت ابولہبی کہنا سراسر غلط اور جہالت کی انتہا ہے۔ کیونکہ ابولہب نے آپ ﷺ کی ولادت پر جو خوشی کا اظہار کیا تھا وہ نبی سمجھ کر نہیں بلکہ بھتیجا سمجھ کر کیا تھا۔ اگر وہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا نبی سمجھ کر خوشی کا اظہار کرتا تو اسے دولتِ ایمان نصیب ہو جاتی' لیکن چونکہ میلاد کی نسبت حضور ﷺ کی طرف تھی اس لیے اسے محروم نہیں رکھا گیا۔ تو اب واضح ہو گیا کہ سنی مسلمان آپ ﷺ کو بھتیجا نہیں بلکہ امام الانبیاء ﷺ سمجھ کر میلاد مناتے ہیں۔

ابولہب کی سنت تو وہ پوری کر رہے ہیں جو اپنے بیٹوں' بھانجوں اور بھتیجوں کا " میلاد" ان کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہیں، لیکن نبی کریم ﷺ کے میلاد منانے پر فتوے جاڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اپنے متعلق کچھ سوچنا چاہئے!

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا ہی گھر نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاتمۃ الکتاب

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، حضور نبی کریم ﷺ کی نظرِ رحمت، حضور غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے باطنی فیض، بزرگانِ دین ڈھوڈا شریف کے روحانی تصرف اور والدین و اساتذہ کی دعاؤں سے آج یکم شوال (بموقع عیدالفطر) 1431ھ 11 ستمبر 2010، بروز ہفتہ بعد از نمازِ عصر یہ کتاب "میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ" پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

آج مسلمان عیدالفطر منا رہے ہیں۔ لیکن میرے لئے آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو عیدیں اکٹھی کردی ہیں۔ ایک عیدالفطر اور دوسری اس کتاب کی تکمیل جو میں نے 3 ربیع الاول شریف 1431ھ 19 فروری 2010، بروز جمعرات بعد از نمازِ فجر شروع کی تھی۔

میلاد شریف کا سہانا موسم تھا۔ میرا جی چاہ رہا تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف پر کچھ لکھوں، پھر موضوع کا انتخاب ایک اہم مسئلہ تھا۔ کیونکہ اس موضوع پر علماء سلف و خلف نے دفتر کے دفتر تحریر کردیئے ہیں۔ اسی سوچ و بچار میں تھا کہ میرے ذہن میں چند موضوعات کے نام آئے۔ جن میں سے یہ موضوع بطور خاص "میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ" میرے ذہن میں رسول اللہ ﷺ کی نظرِ رحمت سے القا ہوا۔ میں نے اس موضوع پر لکھنے کی ضرورت بھی محسوس کی، کیونکہ میرے ناقص علم کے مطابق ابھی مستقل طور پر اس موضوع پر کام نہیں ہوا، اگرچہ کتب میں متفرق مواد موجود ہے۔ میں نے کتب کی اوراق گردانی کرکے مخصوص مواد مرتب کیا ہے۔

کتاب لکھتے وقت میں نے اختصار کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے، کیونکہ آج کل لوگوں کا کتب پڑھنے کا رجحان ختم ہوتا جارہا ہے۔ اگر سارا مواد اکٹھا کیا جاتا تو کئی جلدوں میں کتاب مکمل ہوسکتی تھی۔ میں اسی وجہ سے آج دو عیدیں منا رہا ہوں۔ آج کے دن میں جتنا بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں، شاید کہ میری 20 سالہ زندگی میں یہ پہلی ایسی عید ہے۔

کتاب کا مسودہ تیار کرنے کا کام میں ربیع الاوّل شریف میں کرتا رہا، لیکن اس کے بعد دیگر تعلیمی و تحریری مصروفیات آڑے آگئیں، جس کی وجہ سے یہ کام کا سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا۔ پھر رمضان المبارک کے چند دنوں کو میں نے اس کام کے لئے منتخب کیا۔ مسودہ پر نظر ثانی اور دیگر اضافہ جات کئے۔ پھر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مجھے اپنے مرشد خانے آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات میں اجتماعی اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ کے فضل و کرم سے میرا یہ اس جگہ پر تیسرا اعتکاف تھا۔ آج پھر میں نے مسودہ پر نظر ثانی کر کے اس کو مکمل کر دیا۔

اس کتاب کی تکمیل کے دوران میں نے دیگر تعلیمی مصروفیات کے علاوہ یہ چھ (6) کتابیں مکمل کیں۔ 1۔ جنت کے حسین مناظر۔ 2۔ جنت کی ٹکٹیں۔ 3۔ موت کے مناظر۔ 4۔ شان اولیاء رحمۃ اللہ علیھم۔ 5۔ پیارے رسول ﷺ کی پیاری پیاری باتیں۔ 6 قرآن و حدیث کے بکھرے موتی۔ اور ساتویں کتاب ''ہدایۃ المسلمین من احادیث سید المرسلین ﷺ'' کا مسودہ مکمل ہونے کے بالکل قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ اس کو میرے لئے میرے والدین، میرے اساتذہ کرام، اور میرے تمام دوست احباب کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین ﷺ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسول خیر خلقہ محمد و علیٰ الہ واصحابہ وبارك وسلم

(خادمِ اسلام) محمد تنویر قادری وٹالوی

ڈائریکٹر: ادارہ قاسم المصنفین آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف گجرات

و: قادری ریسرچ سنٹر التوطن پیر مولا وٹالہ ڈاکخانہ کوٹ جمیل تحصیل برنالہ ضلع بھمبر، آزاد کشمیر۔

موبائل: 0341.4165880

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماخذ ومراجع

کتاب ھذا ''میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ'' کی ترتیب وتدوین میں درج ذیل کتب سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	کتاب	مصنف
1	قرآن مجید	تنزیل مین رب العلمین
2	صحیح بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری، متوفی 256ھ
3	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری، متوفی 261ھ
4	سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی 275ھ
5	جامع ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی 279ھ
6	سنن نسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی 303ھ
7	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی متوفی 273ھ
8	مسند احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی 241ھ
9	مشکوۃ المصابیح	امام ولی الدین تبریزی، متوفی 742ھ
10	معجم کبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی 360ھ
11	حلیۃ الاولیاء	حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، متوفی 430ھ
12	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی 458ھ
13	صحیح ابن حبان	امام ابوحاتم محمد بن حبان، متوفی 364ھ
14	تاریخ کبیر	امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری، متوفی 256ھ
15	مسند طیالسی	امام ابوداؤد سلیمان بن داؤد طیالسی، متوفی 204ھ
16	مسند الفردوس	حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

17	مجمع الزوائد	حافظ ابوبکر ہیثمی
18	مسند الشامیین	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی: متوفی 360ھ
19	خصائص الحبیب	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
20	المنتظم	شیخ ابوالفرج عبدالرحمن ابن جوزی: متوفی 579ھ
21	البدایہ والنھایہ	حافظ عماد الدین بن عمر ابن کثیر: متوفی 774ھ
22	السیرۃ النبویہ	امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر: متوفی 571ھ
23	سنن کبریٰ	امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی: متوفی 303ھ
24	سنن کبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی: متوفی: 211ھ
25	المصنف	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی: متوفی 211ھ
26	مسند ابویعلی	امام ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی: متوفی 307ھ
27	فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی: متوفی 852ھ
28	تہذیب الاسماء واللغات	امام یحییٰ بن شرف نووی: متوفی 677ھ
29	تہذیب التہذیب	حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی متوفی 856ھ
30	تہذیب الکمال	امام ابوالحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمن مزی: متوفی 742ھ
31	حسن المقصد فی عمل المولد	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
32	الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ	قاضی ابوالفضل عیاض مالکی: متوفی 544ھ
33	زرقانی علی المواہب	علامہ محمد زرقانی بن عبدالباقی: متوفی 1122ھ
34	مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی: متوفی 1053ھ
35	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان القاری: متوفی 1014ھ
36	مطالع المسرات	علامہ محمد مہدی فارسی
37	روح المعانی	امام ابوالفضل شہاب الدین سید محمود الوسی: متوفی 1270ھ
38	مکتوبات شریف	مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی: متوفی 1034ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

39	خصائص کبریٰ	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی: متوفی 911ھ
40	در منثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی: متوفی 911ھ
41	تفسیر ابن کثیر	حافظ عماد الدین بن عمر ابن کثیر: متوفی 744ھ
42	الجزء المفقود من مصنف عبد الرزاق	امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام: متوفی 211ھ
43	شرح شفاء	علامہ ملا علی بن سلطان القاری: متوفی 1014ھ
44	مولد الروی	امام ملا علی بن سلطان القاری: متوفی 1014ھ
45	کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی: متوفی 1162ھ
46	السیرۃ الحلبیہ	امام علی بن برہان الدین حلبی: متوفی 1404ھ
47	تاریخ الخمیس	شیخ محمد دیار بکری
48	فیوض الحرمین	امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی 1174ھ
49	سر الاسرار	حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی
50	الحدیقۃ الندیہ	شیخ عبد الغنی نابلسی
51	تواریخ حبیب اللہ	مفتی عنایت احمد کاکوروی
52	الذخائر المحمدیہ ﷺ	سید محمد بن علوی مالکی
53	تفسیر نیشاپوری	علامہ نظام الدین حسن بن محمد قمی: متوفی 728ھ
54	شرف المصطفیٰ ﷺ	شیخ عبد الملک بن ابی عثمان نیشاپوری: متوفی 506ھ
55	الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ	ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزی: متوفی 597ھ
56	المواہب اللدنیہ	امام شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی: متوفی 923ھ
57	تاریخ الامم والملوک	امام ابو جعفر بن جریر طبری: متوفی 310ھ
58	صفوۃ الصفوۃ	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی: متوفی [illegible]ھ
59	عوارف المعارف	ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد بن رجب حنبلی: متوفی 798ھ
60	سنن دارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمن: متوفی 255ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

61	الطبقات الکبریٰ	امام محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البصری: المتوفی 230
62	المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفی 405ھ
63	موارد الظمان	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی: متوفی 807ھ
64	السیرۃ النبوۃ	الشیخ محمد بن اسحاق بن یسار: متوفی 151ھ
65	الکامل فی التاریخ	امام علی محمد بن عبد الکریم شیبانی جزری: متوفی 241ھ
66	تاریخ دمشق الکبیر	امام ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر: متوفی 571ھ
67	السیرۃ النبویہ	ابو محمد عبد الملک بن ہشام: متوفی 213ھ
68	المصنف	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی: متوفی 235ھ
69	جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکری سیوطی: متوفی 911ھ
70	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی: متوفی 975
71	المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی: متوفی 360ھ
72	المطالب العالیہ	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی: متوفی 852ھ
73	جامع الاحادیث	مولانا حنیف رضا خان بریلوی
74	فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا خان محدث بریلوی: متوفی 1340ھ
75	تجلی الیقین	امام احمد رضا خان محدث بریلوی: متوفی 1340ھ
76	اللالی المصنوعۃ	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
77	المعجم الصغیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی 360ھ
78	شرح صحیح مسلم	علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی
79	تطہیر الجنان	امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی: متوفی 973ھ
80	تدریب الراوی	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی: متوفی 911ھ
81	کتاب الاذکار	امام محی الدین ابو زکریا بن شرف نووی: متوفی 676ھ
82	اختصار علوم الحدیث	حافظ عماد الدین بن عمر ابن کثیر: متوفی 774ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

83	فتح المغیث	علامہ شیخ عبدالرحمن سخاوی: متوفی 902ھ
84	الانتباہ فی سلاسل الاولیاء	الشاہ ولی اللہ محدث دہلوی: متوفی 1174ھ
85	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری: متوفی 656
86	موطا امام مالک	امام مالک بن انس: متوفی 179
87	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی: متوفی 458ھ
88	مسند حمیدی	امام ابوبکر عبداللہ بن [illegible] حمیدی: متوفی 219ھ
89	مسند ابوعوانہ	امام ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق: متوفی 366ھ
90	شمائل محمدیہ ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی: متوفی 279ھ
91	مسند بزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار: متوفی 292ھ
92	تنویر الحوالک	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
93	کتاب الاعتقاد	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی: متوفی 458ھ
94	سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی: متوفی 748ھ
95	فیض القدیر	علامہ عبدالرؤف مناوی: متوفی 1003ھ
96	[illegible]	شیخ [illegible]: متوفی 28[illegible]ھ
97	حدائق بخشش	امام احمد رضا خان محدث بریلوی: متوفی 1340ھ
98	مسند امام اعظم	امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت: متوفی 150ھ
99	معجم طبرانی	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی: متوفی [illegible]
100	تفسیر مظہری	علامہ ثناء اللہ پانی پتی: متوفی [illegible]
101	تنویر المقیاس	سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
102	تفسیر جلالین	علامہ جلال الدین محلی و امام جلال الدین سیوطی
103	[illegible]	علامہ عبدالرؤف مناوی: متوفی 1003ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

104	کتاب الثقات	امام ابو حاتم محمد بن حبان: متوفی 354ھ
105	الاحادیث المختارہ	الشیخ محمد بن عبد الواحد مقدسی جعلی: متوفی 243ھ
106	تاریخ جرجان	الشیخ ابو قاسم حمزہ بن یوسف جرجانی: متوفی 428ھ
107	الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین ابو بکر سیوطی: متوفی 911ھ
108	الاستعاب فی معرفۃ الاصحاب	حافظ ابو عمرو یوسف بن عبداللہ بن عبد البر: متوفی 463ھ
109	الاصابہ	حافظ احمد بن علی ابنِ حجر عسقلانی: متوفی 852ھ
110	جامع الاحادیث	امام جلال الدین بن ابی سیوطی: متوفی 911ھ
111	التمہید	امام ابو یوسف بن عبداللہ بن محمد ابنِ عبد البر: متوفی 463ھ
112	مسند عبد بن حمید	ابو محمد بن اکی عبد بن حمید: متوفی 249ھ
113	المسند	امام ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی: متوفی 307ھ
114	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی
115	الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی: متوفی 911ھ
116	سنن دار قطنی	امام علی بن عمر دار قطنی: متوفی 285ھ
117	المسند	الشیخ اسحق بن راہویہ
118	جامع العلوم والحکم	شیخ ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد ابنِ رجب حنبلی: متوفی 795ھ
119	سنن صغریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی: متوفی 458ھ
120	السنن الماثورہ	امام محمد بن ادریس شافعی: متوفی 204ھ
121	المغنی	شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد مقدسی: متوفی 620ھ
122	صفائح الجین	امام احمد رضا خان محدث بریلوی: متوفی 1340ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

123	شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی: متوفی 516ھ
124	السنن	شیخ ابو عثمان سعید بن منصور خراسانی: متوفی 227ھ
125	المسند	امام محمد بن ادریس شافعی: متوفی 204ھ
126	میزان الاعتدال	حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذھبی: متوفی 748ھ
127	مشکل الآثار	امام احمد بن محمد طحاوی: متوفی 321ھ
128	الجامع لاحکام القرآن	امام ابو عبداللہ محمد بن انصار: متوفی 671ھ
129	حجۃ اللہ علی العالمین	امام محمد بن یوسف نبھانی: متوفی 135ھ
130	سبل الھدیٰ والرشاد	علامہ یوسف صالحی شافعی
131	جواہر البحار	امام محمد یوسف نبھانی: متوفی 1350ھ
132	آؤ میلاد منائیں	ابو الحقائق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی مدظلہ العالی
133	محفل میلاد پر اعتراضات کا	علامہ مفتی محمد خان قادری مدظلہ العالی

علمی محاسبہ

134	فتاویٰ عبدالحئی	علامہ عبدالحئی لکھنوی
135	الموقظۃ فی علم الحدیث	امام شمس الدین محمد بن عثمان الذہبی: متوفی 748ھ
136	نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر	حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی: متوفی [illegible]
137	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی: متوفی 1053ھ
138	تیسیر مصطلح الحدیث	الشیخ محمود طحان
139	شرح الفیہ	امام جلال الدین ابی بکر سیوطی: متوفی [illegible]
140	عمدۃ القاری	امام بدرالدین ابو محمد محمود عینی: متوفی [illegible]
141	الروض الانف	امام سہیلی
142	حضور ﷺ مالک و مختار ہیں	ابو الحقائق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی مدظلہ العالی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتب علماء منکرینِ میلاد

143	تحفۃ المولود	ابن قیم جوزیہ متوفی 751ھ
144	فتاوی نذیریہ	نذیر احمد دہلوی
145	فتاوی ثنائیہ	ثناء اللہ امرتسری
146	فتاویہ ستاریہ	عبدالستار دہلوی
147	فتاوی علمائے اہلحدیث	عبداللہ روپڑی
148	مختصر سیرۃ الرسول	عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی
149	الشمامۃ العنبریۃ	نواب صدیق حسن خان بھوپالی
150	تیسر الباری	وحیدالزمان حیدرآبادی
151	سیرۃ المصطفیٰ	ابراہیم میر سیالکوٹی
152	سلسلہ احادیث الصحیحہ	ناصرالدین البانی
153	صلوۃ التسبیح	عبداللہ عفیف
154	احسن الکلام	عبدالغفور اثری سیالکوٹی
155	مسک الختام	نواب صدیق حسن بھوپالی
156	حاشیہ نماز نبوی	زبیر علی زئی
157	الدعا	بشیر سلفی
158	التوسل	ناصرالدین البانی: متوفی 1420ھ
159	مجموعۃ الفتاوی	ابن تیمیہ: متوفی 728ھ
160	نشر الطیب	اشرف علی تھانوی
161	فضائل اعمال	زکریا سہارنپوری
162	العطور المجموعہ	زکریا سہارنپوری
162	احسن الفتاوی	رشید احمد دیوبندی کراچوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari